رافضیت کے تجربہ کے بارے میں بشیر حسین نجفی صاحب کا بیان

کیا یہ درست ہے کہ کچھ ایسی روایات ہیں جن سے پتا چلتا ہے امام علیہ السلام کو ایک عورت شہید کرے گی؟؟؟؟؟

ہاں ایک ایسی روایات موجود ہے لیکن اس کی سند ثابت نہیں ہے..... امام ظہور کے بعد کیا کیا کام کریں گے یہ روایات مختلف قسم کی ہیں ان کی سند کو ثابت کرنا مشکل ہے امام کے ظہور کے بعد کیا کیا واقعات رونما ہوں گے ان میں سے کسی بھی چیز کے بارے میں تفصیلی طور پر یقین کرنا نا ممکن ہے پس یہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کی حکومت ایک حقیقی اسلامی حکومت ہوگی جس میں کوئی بھی مومن خوف زدہ نہیں ہوگا

ولادت حضرت امام مہدی صفحہ 85 تا 86

سوال ۲۰ : کیا یہ درست ہے کہ کچھ ایسی روایات ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ امام علیہ السلام کو ایک عورت شہید کرے گی ؟

جواب : ہاں ایک ایسی روایت موجود ہے لیکن اس کی سند ثابت نہیں ہے تھوڑی دیر پہلے میں نے برادران کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ وہ روایات جن میں بیان کیا گیا ہے کہ امام علیہ السلام ظہور کے بعد کیا کیا کام کریں گے یہ روایات مختلف قسم کی ہیں اور ان کی سند کو ثابت کرنا مشکل ہے۔ امام علیہ السلام کے ظہور کے بعد کیا کیا واقعات رونما ہوں گے، ان میں سے کسی بھی چیز کے بارے میں تفصیلی طور پر یقین کرنا ناممکن ہے پس یہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کی حکومت ایک حقیقی اسلامی حکومت ہوگی جس میں کوئی بھی مومن خوف زدہ نہیں ہوگا۔

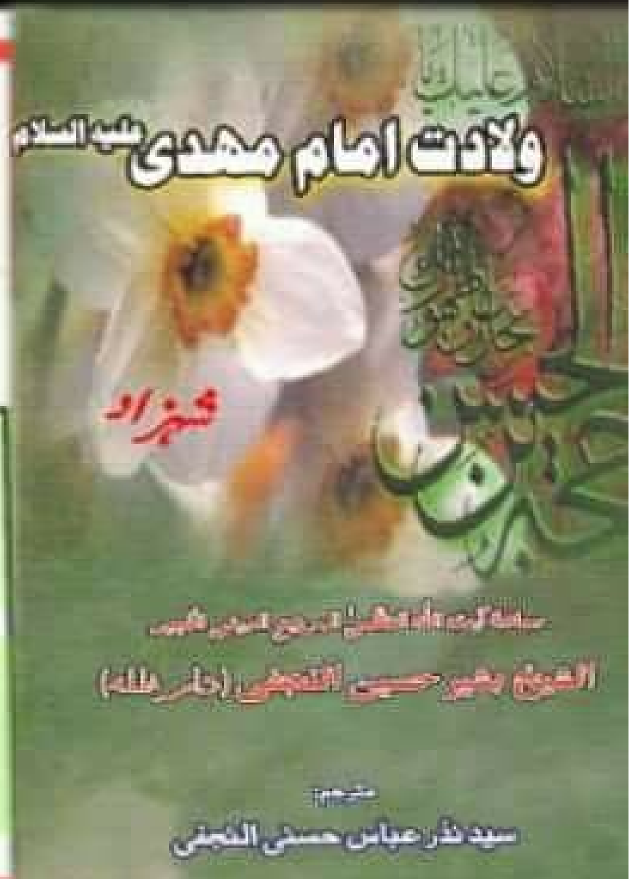

رافضیت کا عجوبہ اہل قریش کے خون کا پیاسا ہوگا

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے جب حضرت قائم آل محمد ﷺ ظہور فرمائیں گے تو قریش کے پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے ان کی گردنیں مار دیں گے پھر ان میں سے پانچ سو کو کھڑا کریں گے اور ان کی گردنیں بھی مار دیں گے اور اسی طرح چھ مرتبہ پانچ پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے ان کی گردنیں مار دیں گے میں نے عرض کیا اس وقت تک اتنی تعداد میں قریش مجود ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں وہ ہوں گے ان کے موالی بھی ہوں گے

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۱

(۷۹) اہلِ قریش کا قتل

عبداللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" اذا قام القائمُ من آلِ محمّد علیہ السلام اَقام خمسمائۃ من قریش فضرب اعناقھم ، ثُمّ اقام خمسمائۃ (فضرب اعناقھم ، ثمّ خمسمائۃ) اُخرٰی حتّٰی یفعل ذٰلکَ سِتَّ مرّات " قلتُ : ویبلغ عدد ھٰؤلاء ھٰذا ؟

قال : نعم منھم ومن موالیھم " (الارشاد)

ترجمہ: " جب حضرت قائم آلِ محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو قریش سے پانچسو آدمیوں کو کھڑا کر کے اُن کی گردن مار دیں گے ، پھر ان میں سے پانچسو کو کھڑا کریں گے اور اُن کی گردنیں بھی مار دیں گے ، اور اسی طرح چھ مرتبہ پانچ پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے اُن کی گردنیں مار دیں گے۔

میں نے عرض کیا ، اُس وقت اتنی تعداد میں قریشی موجود ہوں گے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، وہ ہوں گے اور اُن کے موالی بھی ہوں گے۔" (ارشاد)

(۸۰) بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹے جائیں گے

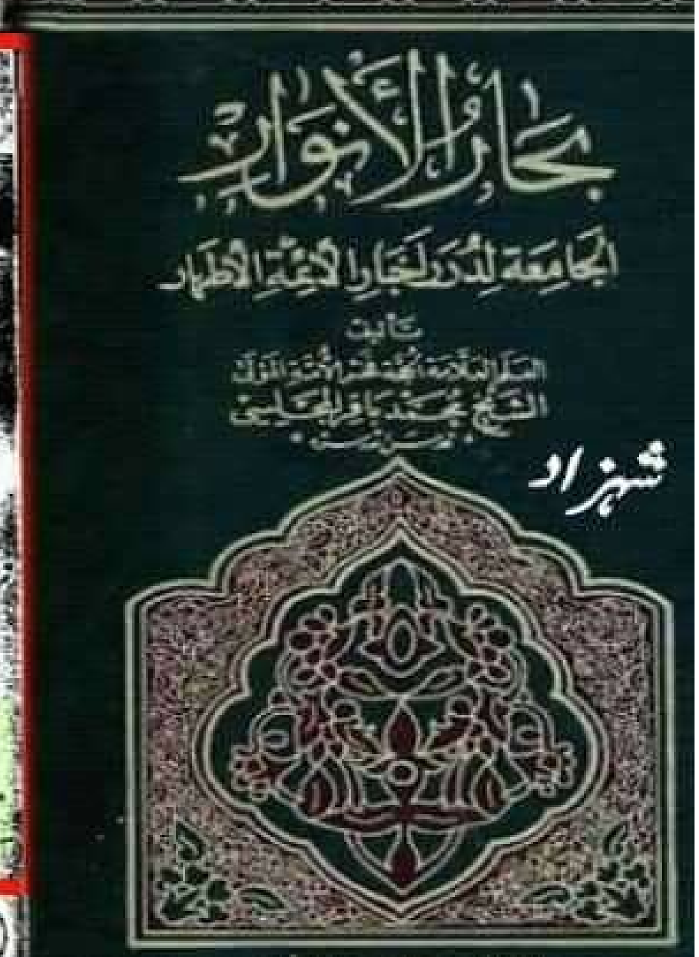

رافضیت کا عجوبہ محمد ﷺ کی سیرت پر عمل نہیں کرے گا

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے ایک دفعہ میں نے آنجناب سے عرض کیا آپ امام قائم کا نام تو بتا دیں
آپ نے فرمایا ان کا نام میرا نام ہو گا
میں نے عرض کیا آنجناب کی سیرت بھی حضرت محمد ﷺ کی سیرت ہو گی؟؟؟؟
آپ نے فرمایا افسوس افسوس اے زرارہ وہ آنحضرت ﷺ کی سیرت پر عمل نہ کریں گے
میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان یہ کیوں؟؟؟
آپ نے فرمایا یہ اس لیے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے امت کے ساتھ نرمی اور تالیف قلوب کا سلوک کیا مگر امام قائم تو قتل کریں گے اور اسی کا ان کو حکم دیا ہو گا اس کتاب میں جو ان کے پاس ہو گی اس میں سیرت قتل کا حکم ہو گا توبہ قبول نا ہو گی ویل ہے اس پر جس نے ان سے منہ موڑا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۳

اعمارے ... کر دیا ہے ۔ (غیبۂ نعمانی)

(۱۰۹) سیرتِ رسول اللہ اور سیرتِ قائمؑ میں فرق

علی بن الحسین نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے بزنطی سے، انھوں نے ابن بکیر سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ (فرزندِ رسولؐ!) آپ امام قائمؑ کا نام تو بتا دیں؟

فقالؑ: اسمہ اسمی۔

قلتُ: أیسیر بسیرۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ۔؟

قالؑ: ھیھات ھیھات یا زرارۃ ما یسیر بسیرتہ۔

قلت: جعلتُ فداك لِمَ؟

قالؑ: إنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سار فی أمّتہ باللّین کان یتألّف النّاس، والقائم علیہ السلام یسیر بالقتل، بذلك أمر فی الکتاب الّذی معہ، أن یسیر بالقتل ولا یستتیب أحداً، ویل لمن ناواہ۔ (غیبۂ نعمانی)

آپ نے فرمایا: ان کا نام میرا نام ہو گا۔
میں نے عرض کیا: کیا آنجنابؑ کی سیرت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہو گی؟
آپ نے فرمایا: افسوس، افسوس، اے زرارہ! وہ آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل نہ کریں گے۔
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کیوں؟
آپ نے فرمایا: یہ اس لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ نرمی اور تالیفِ قلوب کا سلوک کیا مگر امام قائمؑ تو قتل کریں گے اور اسی کا ان کو حکم دیا گیا ہو گا اس کتاب میں جو ان کے پاس ہو گی، اس میں سیرت قتل کا حکم ہو گا، توبہ قبول نہ ہو گی، ویل ہے اس پر جس نے ان سے منہ موڑا۔ (غیبۂ نعمانی)

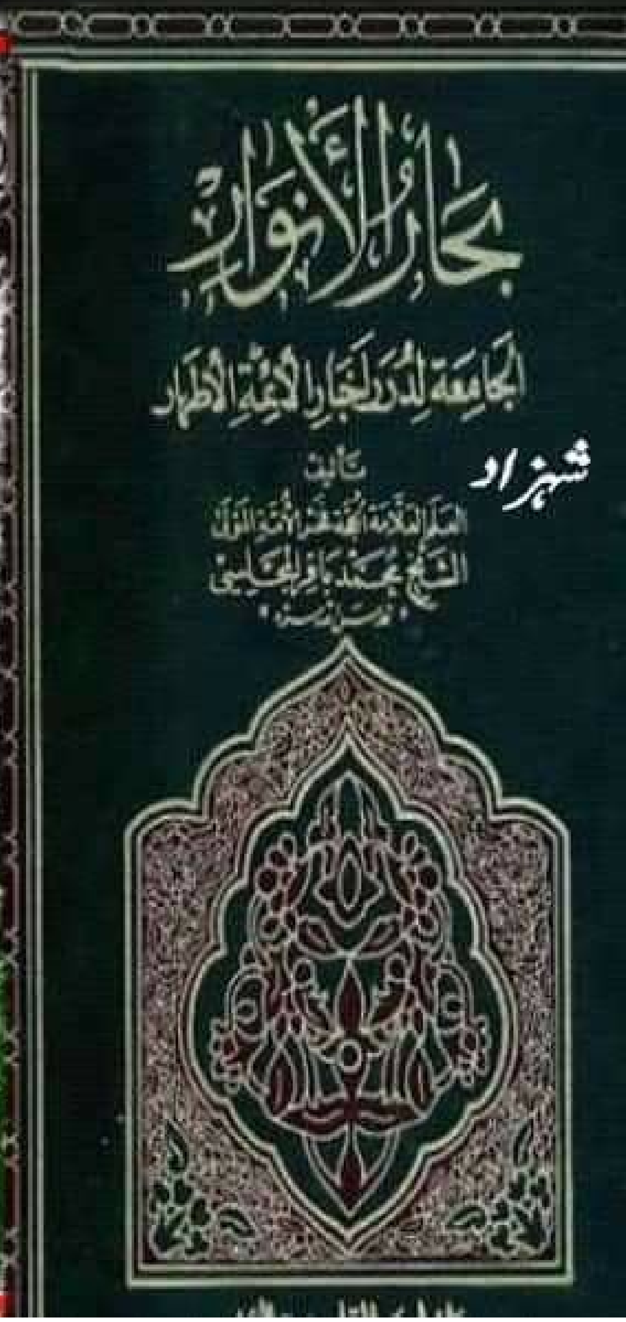

رافضیت کا عجوبہ ہٹلر، ہلاکو چنگیز سے زیادہ ظلم کرے گا

میرے لیے یہ ممکن تھا کہ منہ موڑنے والوں کو قتل کر دو اور زخمیوں کی مرہم پٹی کر دو مگر میں نے اپنے اصحاب کے پیش نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہو جائیں تو قتل نہ کیئے جائیں مگر امام قائم منہ موڑنے والوں کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجہیز) کر دیں گے

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۴

(۱۱۰) سیرتِ امامِ قائم علیہ السّلام

محمد بن علی کوفی نے عبدالرحمان بن (ابی) ہاشم سے، انھوں نے ابوخدیجہ سے اور ابو خدیجہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیرالمومنینؑ کا ارشاد ہے: "کان لی اَن اقتل المولّی و اُجهز علی الجریح، و لکن ترکت ذٰلک للعاقبة من اصحابی ان جُرحوا لم یُقتلوا، و القائم لہ اَن یقتل المولّی و یجهز علی الجریح۔" (غیبتِ نعمانی)

ترجمہ: "میرے لیے یہ ممکن تھا کہ منہ موڑنے والے کو قتل کروں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کروں، مگر میں نے اپنے اصحاب کے انجام کے پیشِ نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہوجائیں تو قتل نہ کیے جائیں، مگر امام قائم منہ موڑنے والے کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجہیز) کردیں گے۔" (غیبتِ نعمانی)

(۱۱۱) [illegible]

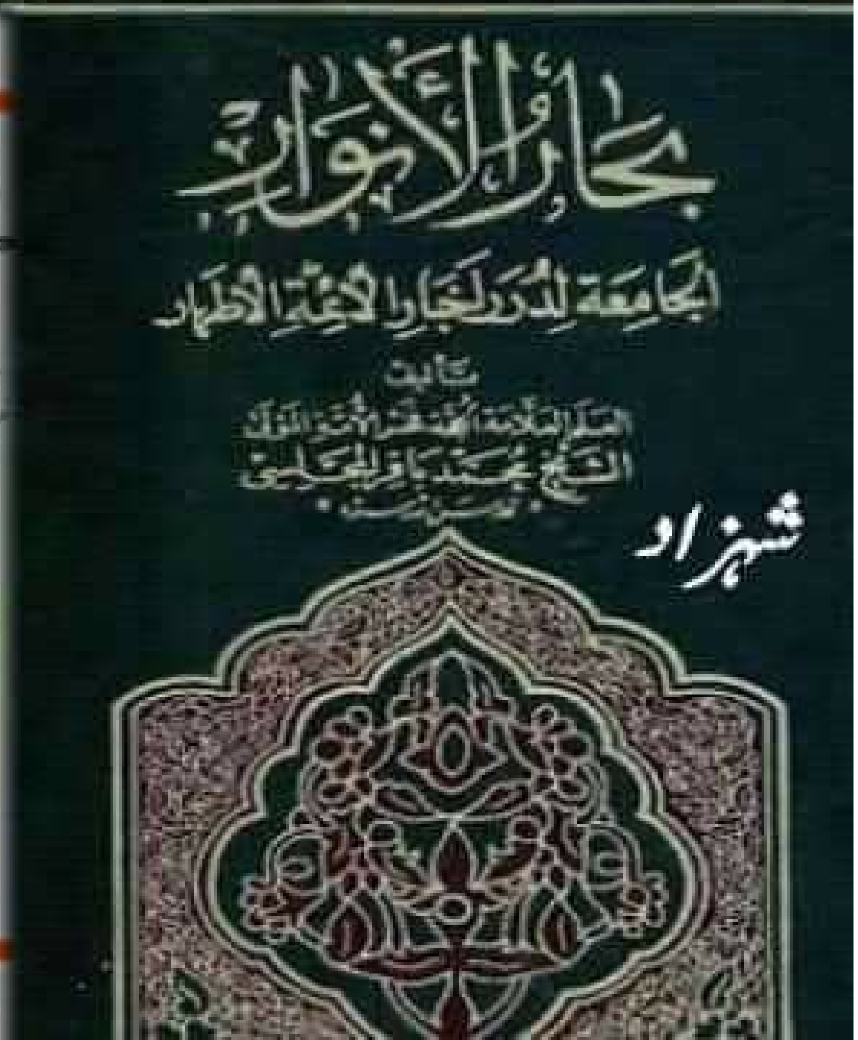

رافضیت کا عجوبہ امر جدید کتاب جدید فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور کرے گا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا امام قائم امر جدید و کتاب جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور کریں گے اور اہل عرب پر شدید ہوں گے وہ سوائے تلوار کے اور کوئی بات نہ کریں گے کسی عزر و توبہ قبول نا کریں گے وہ ملامت کرنے والے کی ملامت کی اللہ کے بارے میں پروا نا کریں گے

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۶

(۱۱۴) امر جدید کے ساتھ ظہور

انہی اسناد کے ساتھ بزنطی نے عاصم بن حمید حناط سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"یقوم القائم بامر جدید وکتاب جدید وقضاء جدید علی العرب شدید، لیس شأنه إلا بالسیف لا یستتیب أحدا ولا یأخذه فی الله لومة لائم" (غیبت نعمانی)

"امام قائم علیہ السلام امر جدید و کتاب جدید اور فیصلۂ جدید کے ساتھ ظہور کریں گے، اور اہل عرب پر شدید ہوں گے، وہ سوائے تلوار کے اور کوئی بات نہ کریں گے، کسی کا عذر و توبہ قبول نہ کریں گے۔ وہ ملامت کرنے والے کی ملامت کی اللہ کے بارے میں پروا نہ کریں گے۔" (غیبت نعمانی)

(۱۱۵) لباس اور غذا میں سادگی

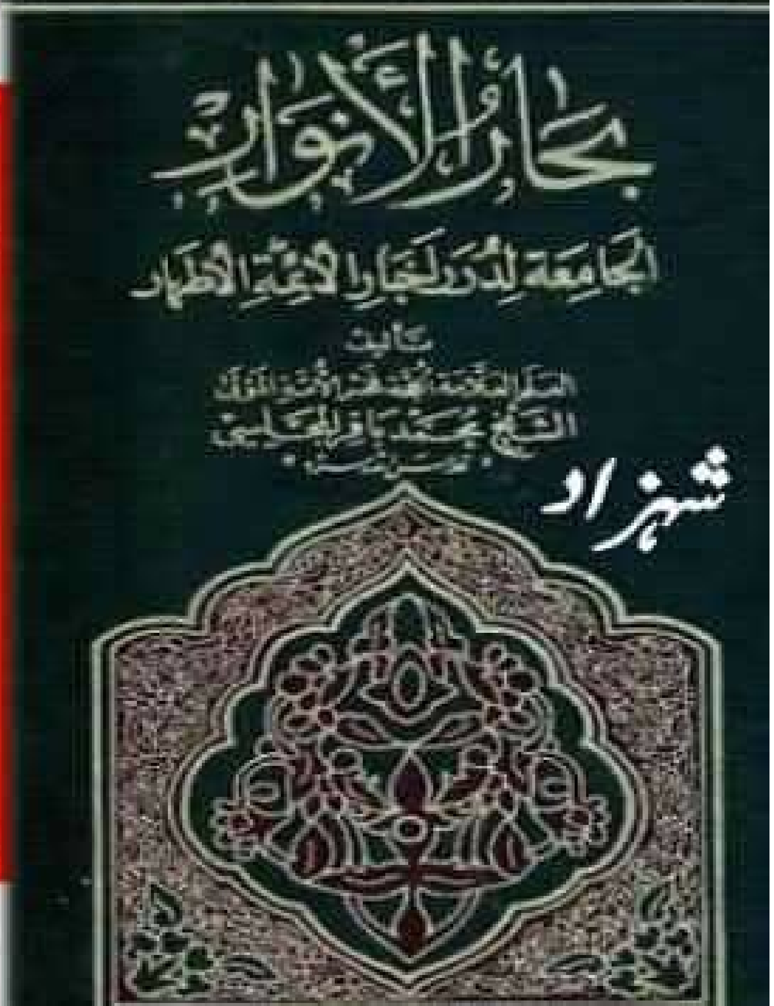

رافضیت کا عجوبہ ایک جدید طرز سے اسلام پیش کرے گا

امام محمد باقرؒ سے روایت ہے آپ نے فرمایا آپ اپنے سے قبل کے جاری شدہ رسم و رواج کو ختم کر دیں گے جس طرح حضرت محمد ﷺ نے کیا تھا اور ایک جدید طرز سے اسلام پیش کریں گے

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۵

(۱۱۲) اسلامی احکام کی تجدید ہوگی

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے رفاعہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آپ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

فقال: "یھدم ما قبلہ کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ویستأنف الاسلام جدیداً"۔ (غیبۃ طوسی)

آپ نے فرمایا: "آپ اپنے سے قبل کے جاری شدہ رسم و رواج کو ختم کر دیں گے جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔ اور ایک جدید طرز سے اسلام پیش کریں گے۔" (غیبۃ نعمانی)

(۱۱۳) قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی

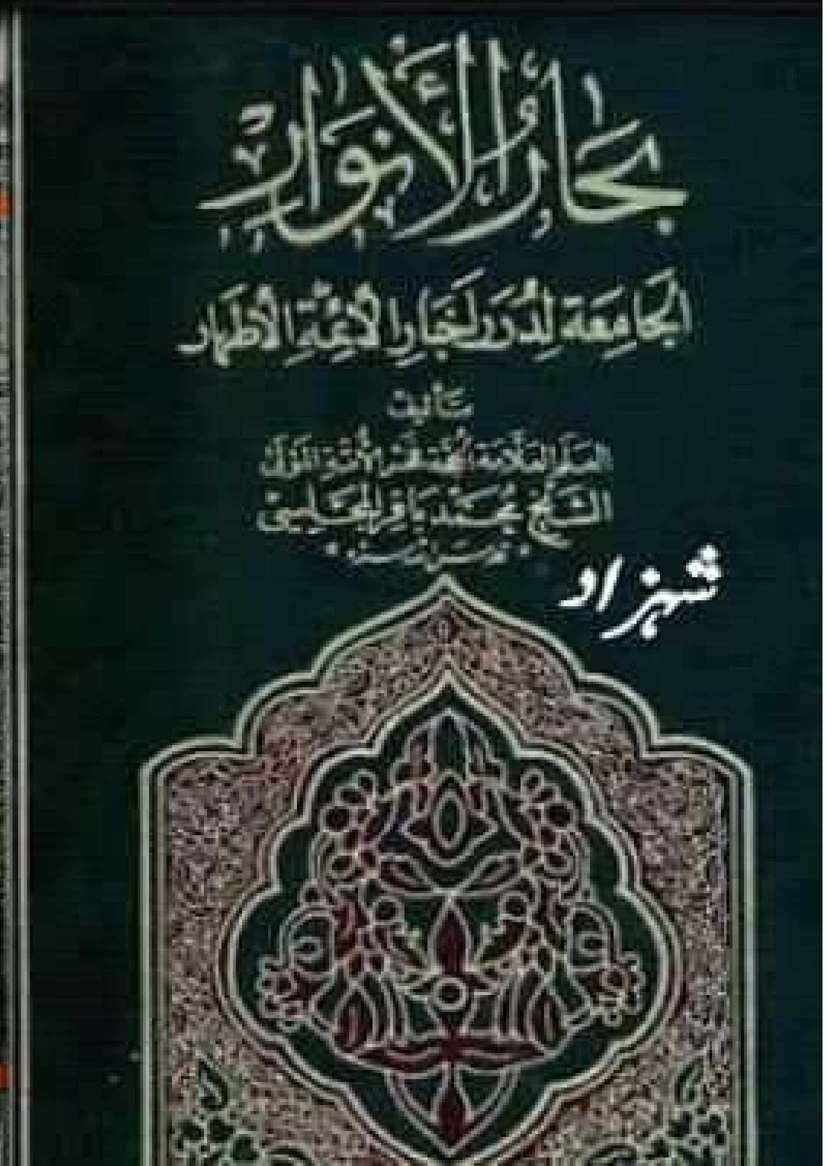

خانہ کعبہ مسمار حجر اسود کوفہ میں رافضیت کے عجوبہ کے ظہور کی نشانی

ابو لبید سے روایت ہے اہل حبشہ خانہ کعبہ کو مسمار کریں گے
اور حجر اسود کو لے جا کر مسجد کوفہ میں نصب کیا جائے گا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱

(انھیں کون توڑنے والا ہوگا) اس میں شک نہیں ہے" (غیبت طوسی)

(۷۰) اہلِ حبشہ کے ہاتھوں انہدام کعبہ

فضل نے احمد بن عمر بن سالم سے، انھوں نے یحییٰ بن علی سے، انھوں نے ربیع سے، انھوں نے ابو لبید سے روایت کی ہے ان کا قول ہے کہ:

" تغیر الحبشة البيت فیکسرونه و یؤخذ الحجر فینصب في مسجد الکوفة "

" اہلِ حبشہ خانۂ کعبہ کو مسمار کریں گے اور حجر اسود کو لیجا کر مسجد کوفہ میں نصب کیا جائے گا۔" (غیبت طوسی)

(۷۱) سفیانی کی مدتِ حکومت

فضل نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا

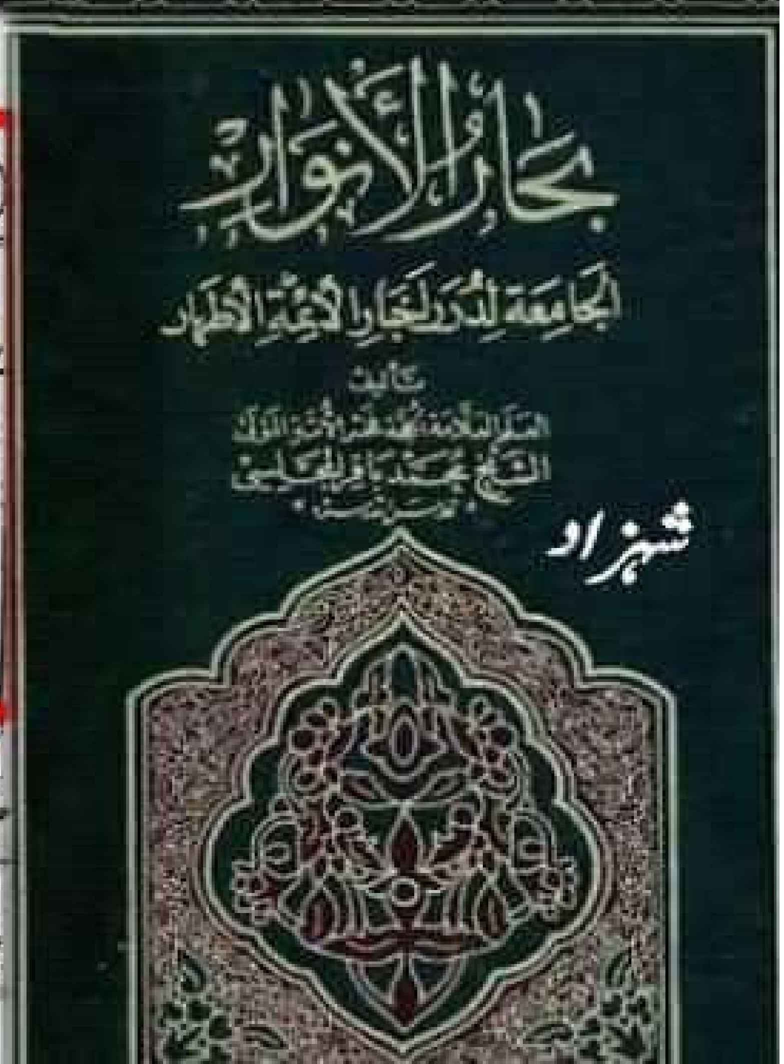

رافضیت کا عجوبہ مسجد کوفہ کو توڑ کر اس کا قبلہ درست کرے گا

حضرت امیر المومنین نے ارشاد فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعہ مسجد کوفہ میں بہت سے خیمے ڈالے ہوئے ہیں اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم اس طرح دے رہے ہیں جس طرح وہ نازل ہوا تھا اور بلاشبہ ہمارا قائم اٹھ کھڑا ہوگا تو اس مسجد کو توڑ کر اس کا قبلہ ازسرنو درست کر دے گا

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۲

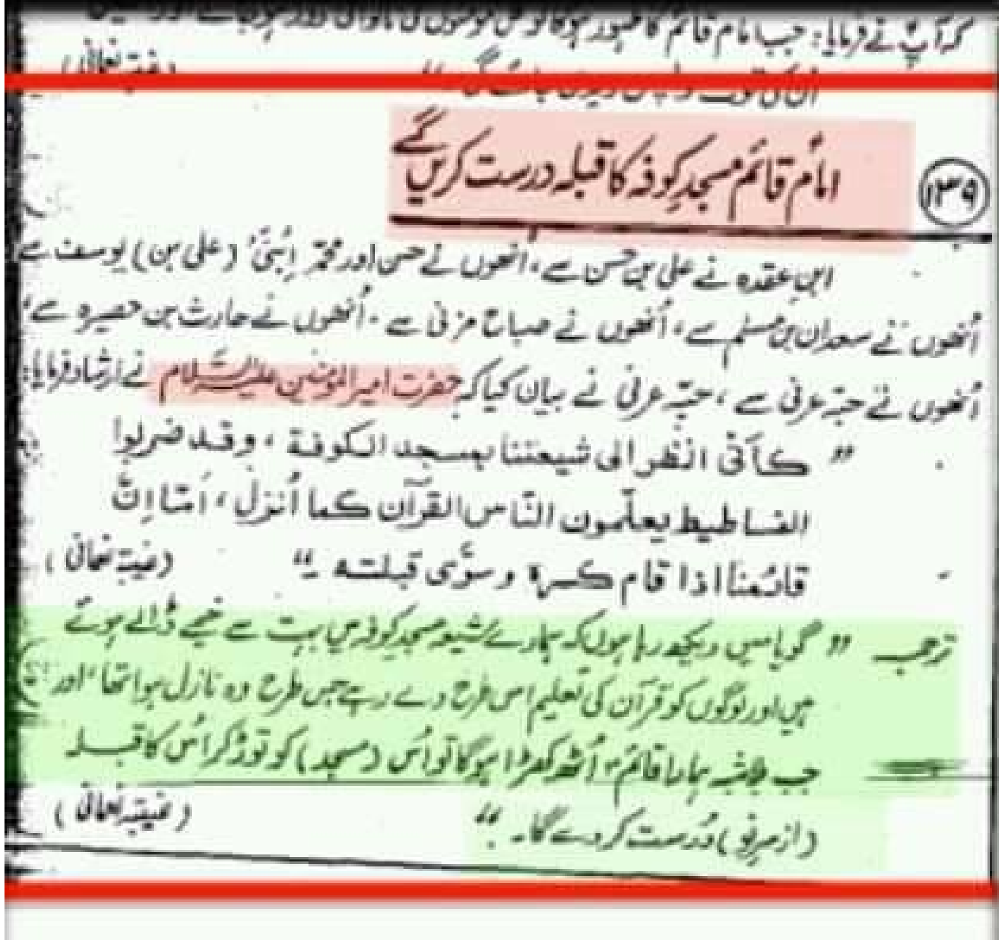

کہ آپ نے فرمایا: جب امام قائم ...

(غیبت نعمانی)

(۱۳۶) امام قائم مسجدِ کوفہ کا قبلہ درست کریں گے

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے حسن اور محمد ابنی (علی بن) یوسف سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے صباح مزنی سے، انھوں نے حارث بن حصیرہ سے، انھوں نے حبہ عرنی سے، حبہ عرنی نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

" کأنی انظر الی شیعتنا بمسجد الکوفة، وقد ضربوا الفساطیط یعلمون الناس القرآن کما اُنزل، اما ان قائمنا اذا قام کسرہ وسوّی قبلتہ "

(غیبت نعمانی)

ترجمہ: " گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعہ مسجد کوفہ میں بہت سے خیمے ڈالے ہوئے ہیں اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم اس طرح دے رہے جس طرح وہ نازل ہوا تھا اور جب بلاشبہ ہمارا قائم اُٹھ کھڑا ہوگا تو اُس (مسجد) کو توڑ کر اُس کا قبلہ (ازسرِنو) درست کر دے گا۔ "

(غیبت نعمانی)

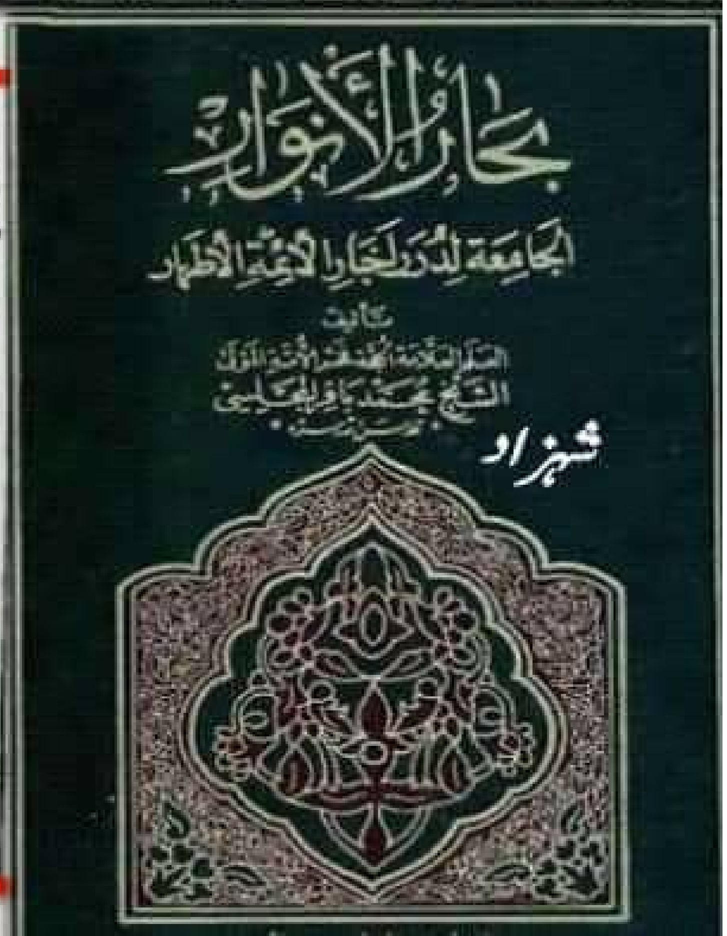

رافضیت کا عجوبہ اور ذریعہ مواصلات ٹی وی وغیرہ

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے آپ فرمارہے تھے کہ امام قائم کے دور میں اگر کوئی مرد مومن مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لے گا اور اسی طرح مغرب والے مشرق والے کو دیکھ لے گے

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۲

(۲۱۳) ذریعۂ مواصلات (ٹی وی وغیرہ)

اور اپنی اسناد کے ساتھ مرفوعاً ابنِ مسکان نے روایت کی ہے کہ: میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یقولُ: "إنّ المؤمن فی زمان القائم وهو بالمشرق لیریٰ أخاه الّذی فی المغرب، وکذا الّذی فی المغرب یریٰ أخاه الّذی فی المشرق۔"

آپ فرما رہے تھے کہ امام قائم کے دور میں اگر کوئی مرد مومن مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لیگا اور اسی طرح مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا۔"

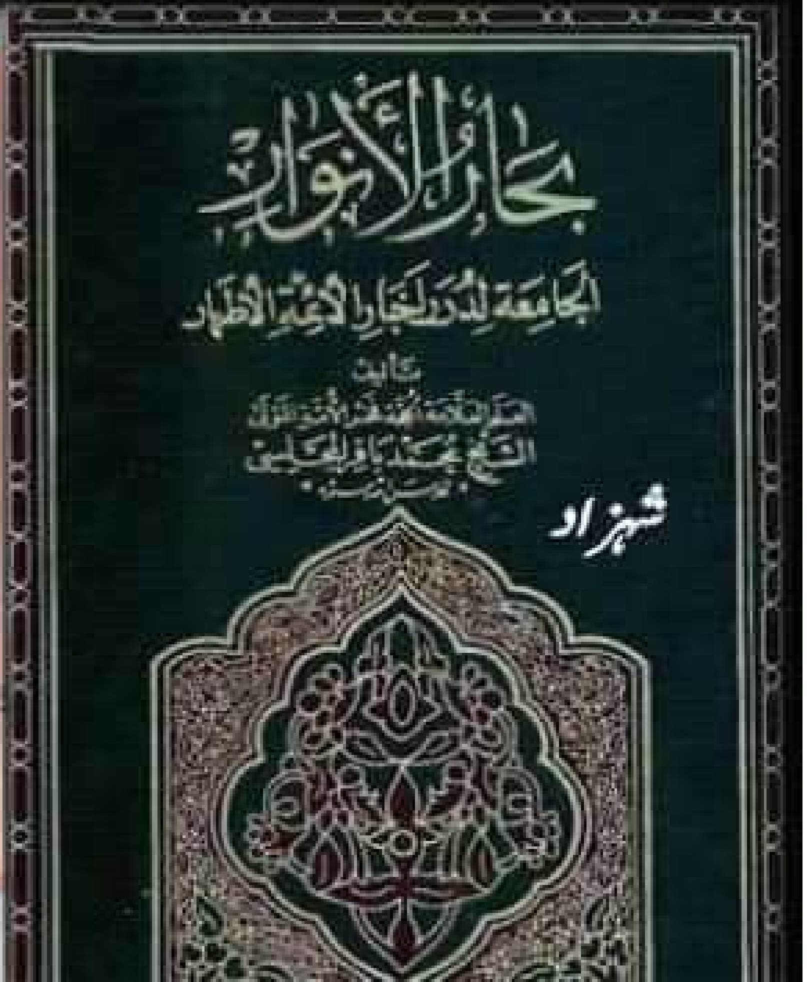

رافضیت کے عجوبہ کا خوف ہر شے پر طاری ہو گا

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے لوگ گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ان کی گردن زدنی کا حکم دیں گے اور دنیاں میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے خوف زدہ نہ ہو

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۷

(رغیبۂ نعمانی)

(۱۱۷) آپ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے حسن بن علی بن یوسف اور محمد بن علی سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اُنھوں نے اپنے بعض اشخاص (رجال) سے، اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا:

"بینا الرّجل علی رأس القائم علیہ السّلام یأمرو ینھاہ إذ قال: أدیروہ فیدیرونہ إلیٰ قدّامہ فیأمر بضرب عنقہ فلا یبقیٰ فی الخافقین شیءٌ إلّا خافہ"

(غیبۂ نعمانی)

"لوگ گرفتار کرکے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اُن کی گردن زدنی کا حکم دیں گے اور دنیا میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے خوفزدہ نہ ہو۔"

(غیبۂ نعمانی)

اپنے والد سے، اُنھوں نے سعدان بن مسلم سے، اُنھوں نے ہشام بن سالم سے اور اُنھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل

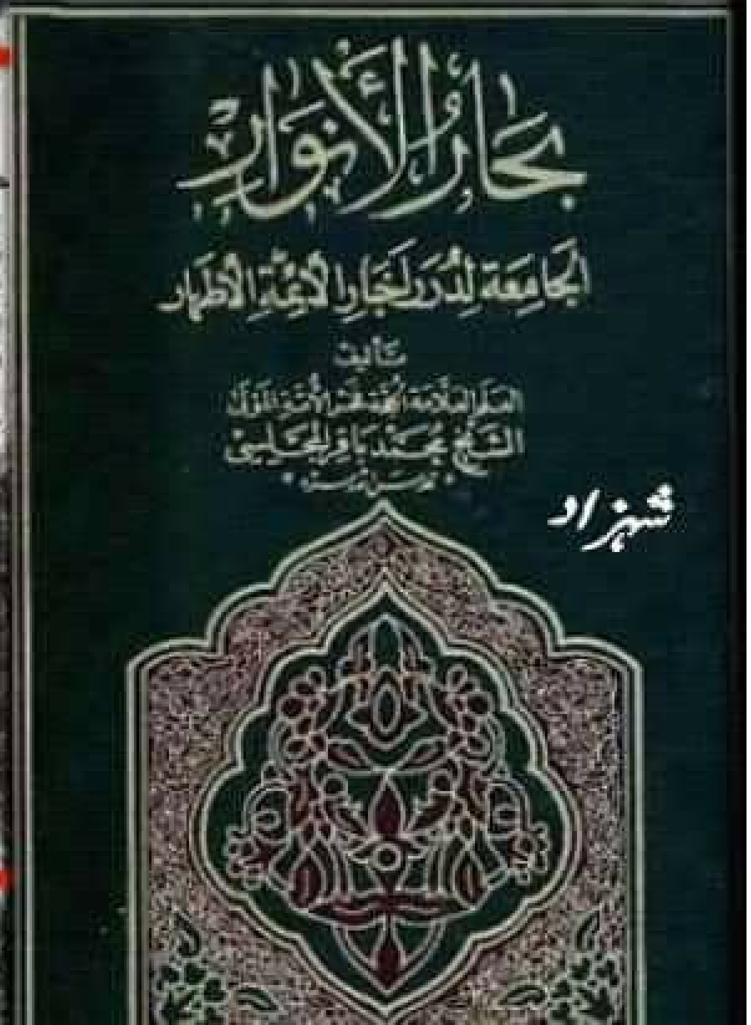

رافضیت کے عجبہ پر ایسا خون سوار ہوگا وہ ہوگا اور تلوار ہوگی

جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو آنجناب کے اور اہل عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہو گی اور تم لوگ ظہور قائم میں تعجیل کیوں چاہتے ہو بخدا ان جناب کی غزا تو صرف جو کی بدمزہ روٹی ہو گی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا اور تلوار کی زیر سایہ موت

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۷

قالؑ: "اذا خرج القائم لم یکن بینه و بین العرب وقریش إلّا السیف (ما یأخذ منها إلّا السیف) وما یستعجلون بخروج القائم؟ واللّٰه ما طعامه إلّا الشعیر الجشب ولا لباسه إلّا الغلیظ، وما هو إلّا السیف والموت تحت ظلّ السیف"

(غیبۃ نعمانی)

آپؑ نے فرمایا: "جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آنجنابؑ کے اور اہلِ عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہوگی اور تم لوگ ظہورِ قائمؑ میں تعجیل کیوں چاہتے ہو؟ بخدا اُن جناب کی غذا تو صرف جو کی بدمزہ روٹی ہوگی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا، اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا، اور تلوار ہی کے زیرِ سایہ موت"

(غیبۃ نعمانی)

(۱۱۷) آپؑ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابنِ عقدہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حسن بن

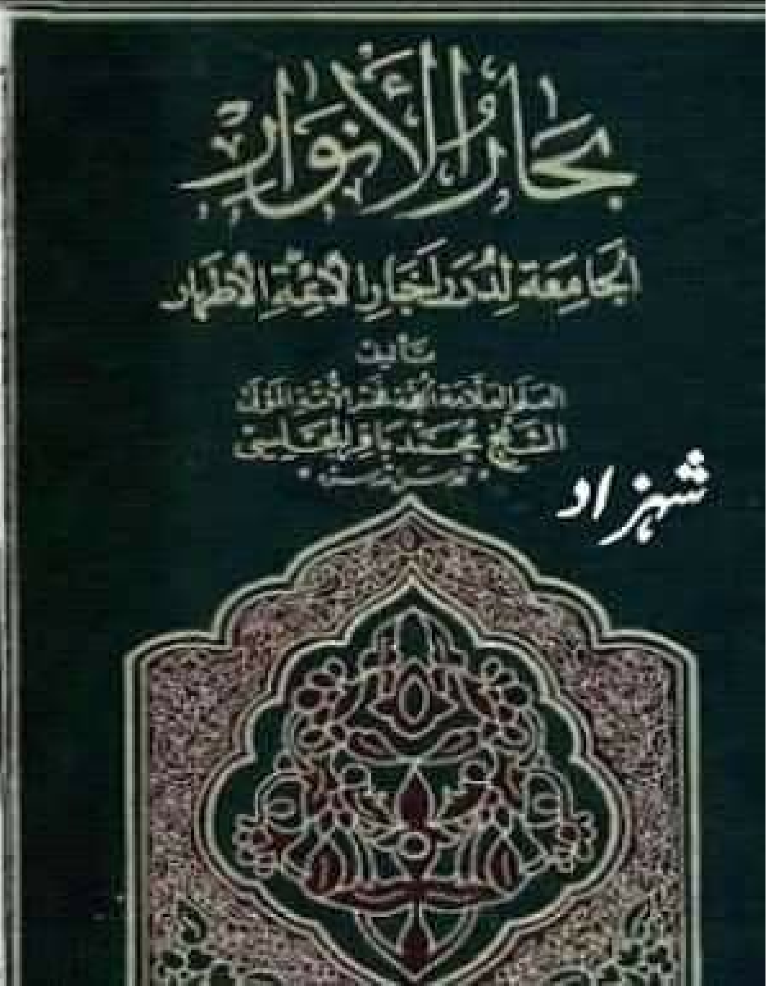

رافضیت کا عجوبہ قتل کی ابتداء قریشیوں سے کرے گا

یہ ضرور ہے کہ آنجناب سب سے پہلے قریش سے شروع کریں گے آپ ان لوگوں سے تلوار کے سوا اور کچھ نا لیں گے اور تلوار کے سوا اور کچھ نا دیں گے یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے یہ شخص آل محمد ﷺ سے نہیں ہے کیونکہ اہل محمد ﷺ میں سے ہوتا تو ضرور رحم کرتا

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۵

(۱۱۲) قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی

علی بن الحسین نے محمد عطار سے، اُنھوں نے محمد بن حسن سے، اُنھوں نے محمد بن علی کوفی سے، اُنھوں نے بزنطی سے، اُنھوں نے علاء سے، اُنھوں نے محمد سے، اور محمد نے حضرت ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سُنا:

یقول: "لو یعلم الناس ما یصنع القائم اذا خرج لأحب اکثرهم ان لا یروه مما یقتل من الناس، اما انه لا یبدء الا بقریش فلا یأخذ منها الا السیف ولا یعطیها الا السیف حتی یقول کثیر من الناس: لیس هذا من آل محمد لو کان من آل محمد لرحم." (غیبۃ نعمانی)

آپ نے فرمایا: "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کیا کریں گے تو پھر اکثر لوگ تو یہی چاہیں گے کہ جس قدر وہ قتل کریں گے (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں۔ یہ ضرور ہے کہ آنجناب سب سے پہلے قریش سے شروع کریں گے آپ اُن لوگوں سے تلوار کے سوا اور کچھ نہ لیں گے اور تلوار کے سوا اور کچھ نہ دیں گے یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ شخص آل محمد میں سے نہیں ہے، کیونکہ اگر آل محمد میں سے ہوتا تو ضرور رحم کرتا۔" (غیبۃ نعمانی)

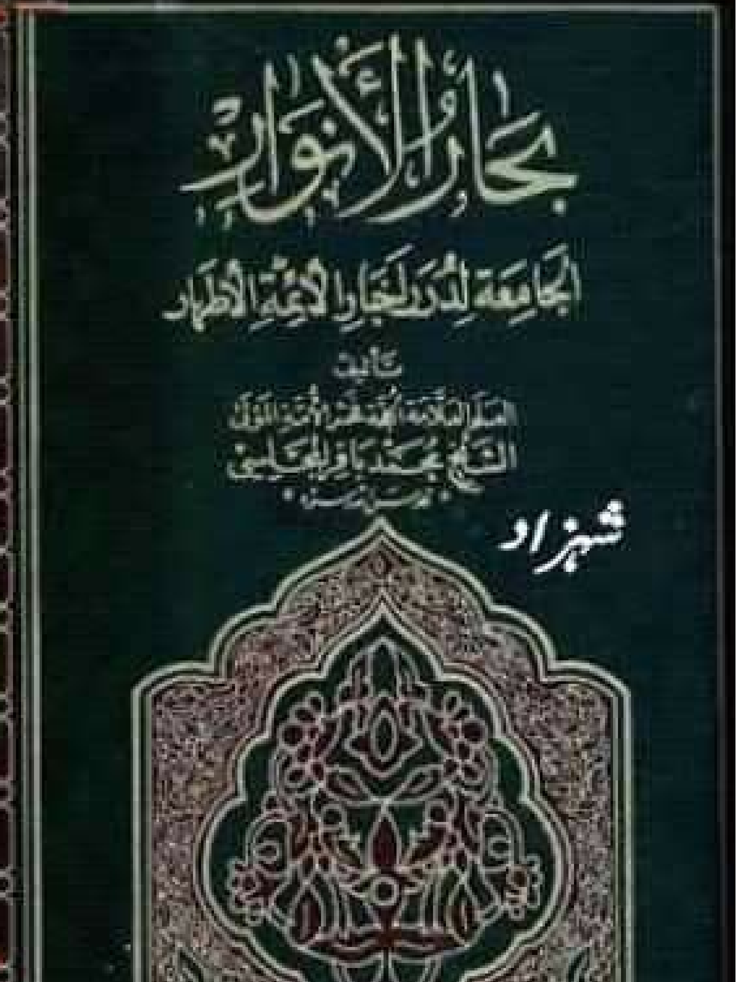

رافضیت کے عجوبے کے بعد اور بارہ مہدی ہوں گے

امام صادقؑ نے فرمایا ہاں انہوں نے بارہ مہدی کہا تھا بارہ امام تو نہیں کہا
تھا لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہو گا جو لوگوں کو ہماری
ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۴

(۱) حضرت امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

دقاق نے اسدی سے (انھوں نے نخعی سے انھوں نے نوفلی سے) انھوں نے
علی ابن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول ! میں نے آپ کے پدر گرامی
سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے۔

لہ ، قال الصادقؑ ، انما قال : اثنی عشر مهديا و لم يقل اثنا عشر
اماما ، و لکنهم قوم من شیعتنا یدعون الناس الی
موالاتنا و معرفة حقنا ۔ (کمال الدین و تمام النعمۃ)

(ترجمہ) امام صادقؑ نے فرمایا : ہاں انھوں نے بارہ مہدی کہا تھا، بارہ امام تو
نہیں کہا تھا لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہو گا جو لوگوں کو
ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا۔

(۲) بعد امام قائم بارہ مہدی امام حسینؑ
کی نسل سے ہوں گے

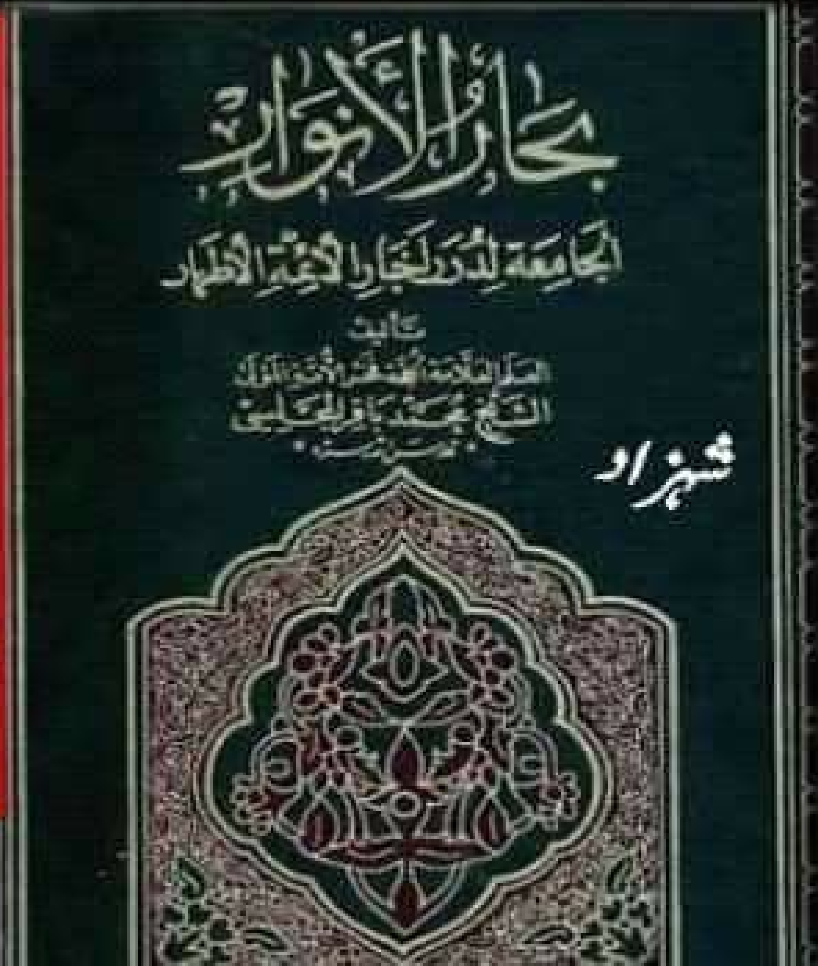

رافضیت کے عجوبہ کے بارہ مہدی ہوں گے

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا امام قائم کے بعد ہم اہلِ بیعت
میں سے اولاد امام حسینؓ سے بارہ مہدی ہوگے

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۰

... بزرگوار کا نام اور وہ عبداللہ اور احمد ہوگا اور تیسرا نام مہدی ہوگا اور وہ اول المومنین ہوں گے۔"

⑦ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

سید علی بن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" اِنَّ مِنَّا بعد القائم علیہ السلام اثنا عشر مھدیًا من ولد الحسین "

"امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم اہلِ بیت میں سے اولادِ امام حسین علیہ السلام سے بارہ مہدی ہوں گے۔" (منتخب البصائر)

⑧ مسجد سہلہ منزلِ امام قائمؑ ہوگی

... نے معبد سے، سعد نے جاموراتی سے، جاموراتی نے حسین بن سیف سے، حسین نے اپنے والد سیف سے، سیف نے حضرمی سے، اور حضرمی نے حضرت ابو جعفر اور حضرت ابو عبداللہ علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کوفہ کے بارے میں: " فیہا مسجد سہیل الّذی لم یبعث اللہ نبیًّا اِلَّا وقد صلّی فیہ ومنہا یظہر عدل اللہ، وفیہا یکون قائمہ والقوّام من بعدہ ...

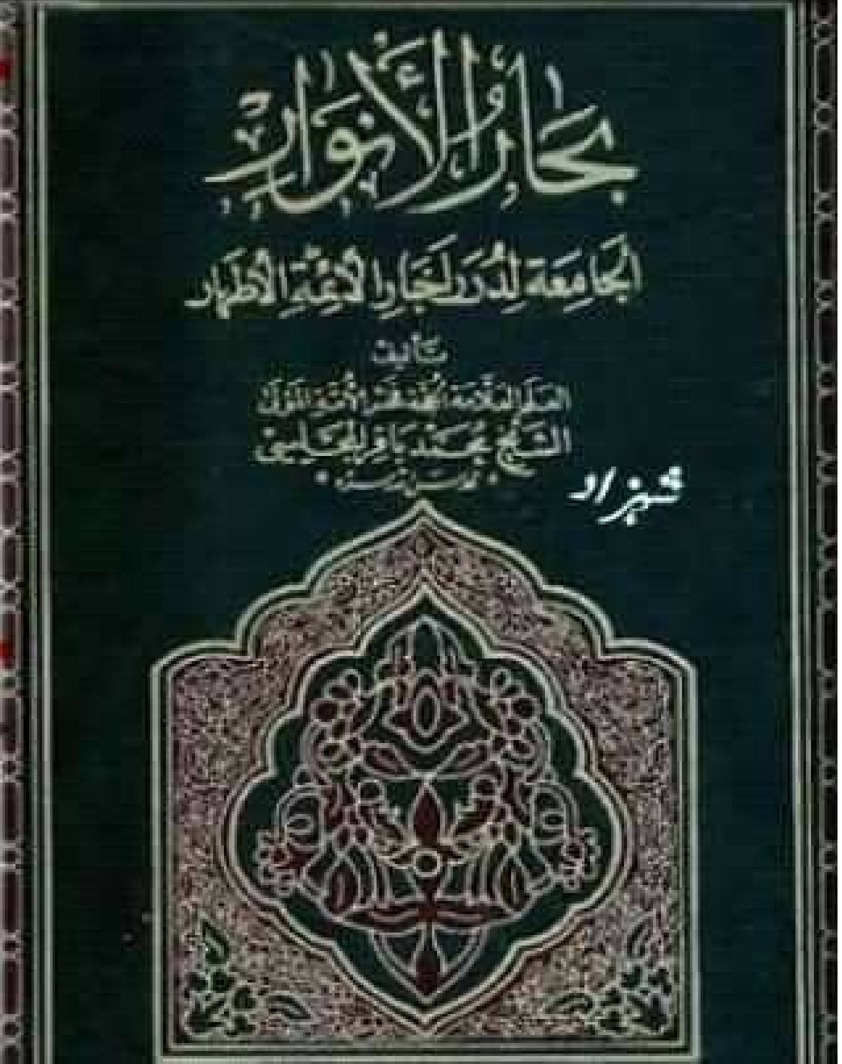

رافضیت کے عجوبہ پر وحی کا آنا

آپ حضرت سلیمان ابن داود کی سیرت پر عمل کریں گے آپ سورج اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونو آپ کی آواز پر لبیک کہیں گے آپ کے لے زمین سمٹ جائے گی آپ کی طرف وحی آئے گی اور آپ بحکم خدا وحی پر عمل فرمائیں گے

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۱

اهل الكهف في كهفهم يملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت ظلماً وجوراً فيفتح الله له شرق الأرض وغربها ويقتل الناس حتى لا يبقى إلا دين محمد (ويسير) بسيرة سليمان بن داود ويدعو الشمس والقمر فيجيبانه، وتطوى له الأرض ويوحى إليه فيعمل بالوحي بأمر الله.

حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا:

" امام قائم علیہ السلام تین سو سال تک حکومت کریں گے اور اس میں نو سال کا اضافہ ہوگا جس طرح اصحاب کہف اپنے غار میں رہے۔

اور وہ زمین کو عدل و قسط سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اللہ تعالیٰ اُن کو شرق و غرب پر فتح و کامرانی عطا فرمائے گا اور وہ (مخالفِ خدا و رسولؐ) لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دینِ محمدؐ کے اور کوئی دین باقی نہ رہیگا

آپ، حضرت سلیمان ابن داؤدؑ کی سیرت پر عمل کریں گے، آپ سورج اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونوں آپ کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ آپ کے لیے زمین سمٹ جائے گی، آپ کی طرف وحی آئے گی اور آپ بحکم خدا وحی پر عمل فرمائیں گے۔

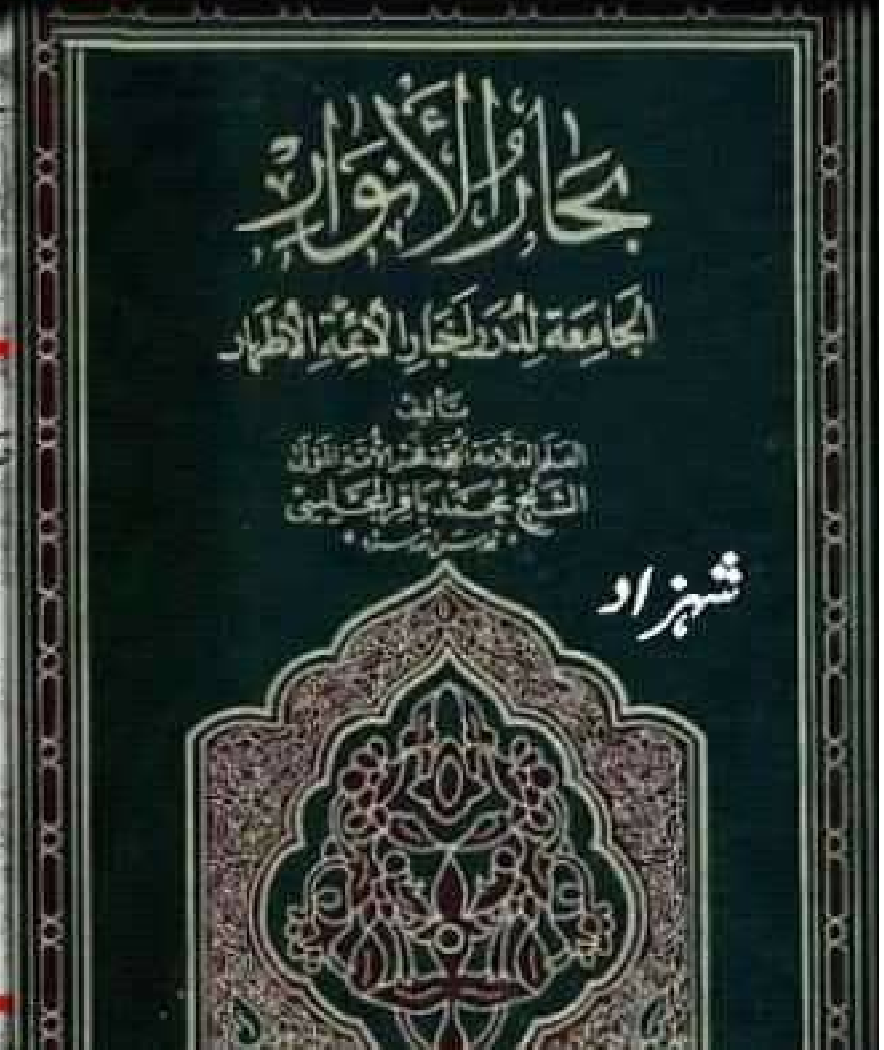

تکیوں کے نیچے رقعہ برآمد ہو گا تب رافضیت کے عجوبے کا ظہور ہو گا

آپ نے فرمایا تم لوگ سو رہے ہو گے کہ تمہارے سرہانے سے تکیوں کے نیچے
سے ایک ایک رقعہ رکھا ہوا برآمد ہو گا جس پہ تحریر ہو گا کہ طاعۃ معروفۃ یعنی
اطاعت کے لیے تیار ہو جاؤ

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۱

(اکمال الدین)

(۳۵) آپ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

ابن ولید نے محمد عطار سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے، انھوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انھوں نے منذر سے، انھوں نے بکار بن ابو بکر سے، انھوں نے عبداللہ بن عجلان سے روایت کی ہے، اور انھوں نے کہا کہ ہم لوگ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے ظہور حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے، اثنائے گفتگو میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ہمیں ان حضرت کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

قال ع: "یصبح احدکم و تحت رأسه صحیفة علیها مکتوب
"طاعة معروفة"

آپ نے فرمایا: "تم لوگ سو رہے ہوگے کہ تمہارے سرہانے سے (تکیوں کے نیچے سے) ایک ایک رقعہ رکھا ہوا (برآمد) ہوگا جس پر تحریر ہوگا کہ: "طاعة معروفة" یعنی اطاعت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

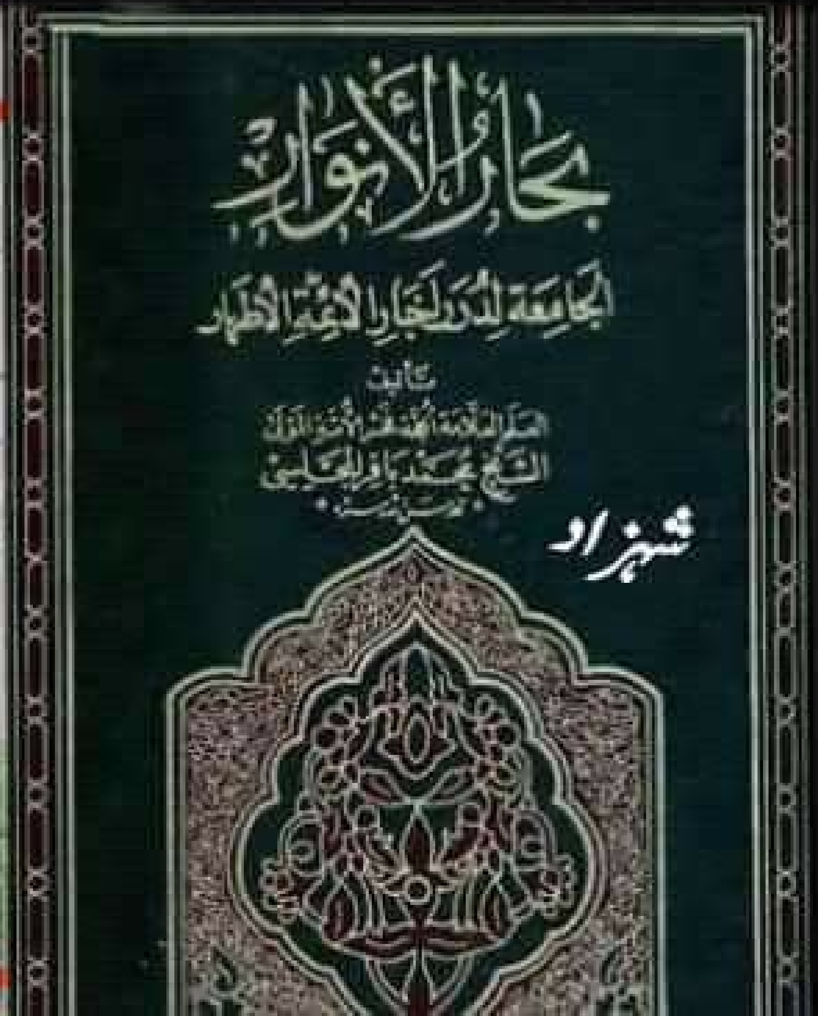

رافضیت کا بارود جو کوفہ کی مسجد کو اس لیے مسمار کرے گا اس کو یزید بن معاویہ نے تعمیر کروایا تھا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پھر امام مہدی سارے مشرق اور مغرب
میں گھوم پھر کر کوفہ اور مسجد کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد
کو مسمار کرا دیں گے جس کو یزید بن معاویہ نے تعمیر کرایا تھا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصادقؑ: یأتی القائم علیہ السّلام بعد ان یطأ شرق الارض وغربہا، الکوفة ومسجدہا ویہدم المسجد الذی بناہ یزید بن معاویة لعنة اللہ لمّا قتل الحسین بن علیؑ علیہ السّلام وھو مسجد لیس للہ ملعون ملعون من بناہ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: پھر امام مہدی علیہ السّلام سارے مشرق اور مغرب میں گھوم پھر کر کوفہ اور مسجد کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد کو مسمار کرا دیں گے جس کو یزید بن معاویہ لعنۃ اللہ علیہ نے تعمیر کرایا تھا، جب امام حسین علیہ السّلام کو قتل کیا گیا تھا۔ وہ مسجد اللہ کے لیے تعمیر نہیں کی گئی تھی ملعون ہے ملعون ہے اس کی تعمیر کرنے والا۔"

مفضل نے عرض کیا: مولا: حضرت امام قائم علیہ السّلام کی مدت حکومت کتنی ہوگی؟

قال ؑ: "قال اللہ عزّ وجلّ:

الآیة: "فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ. فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ. خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ

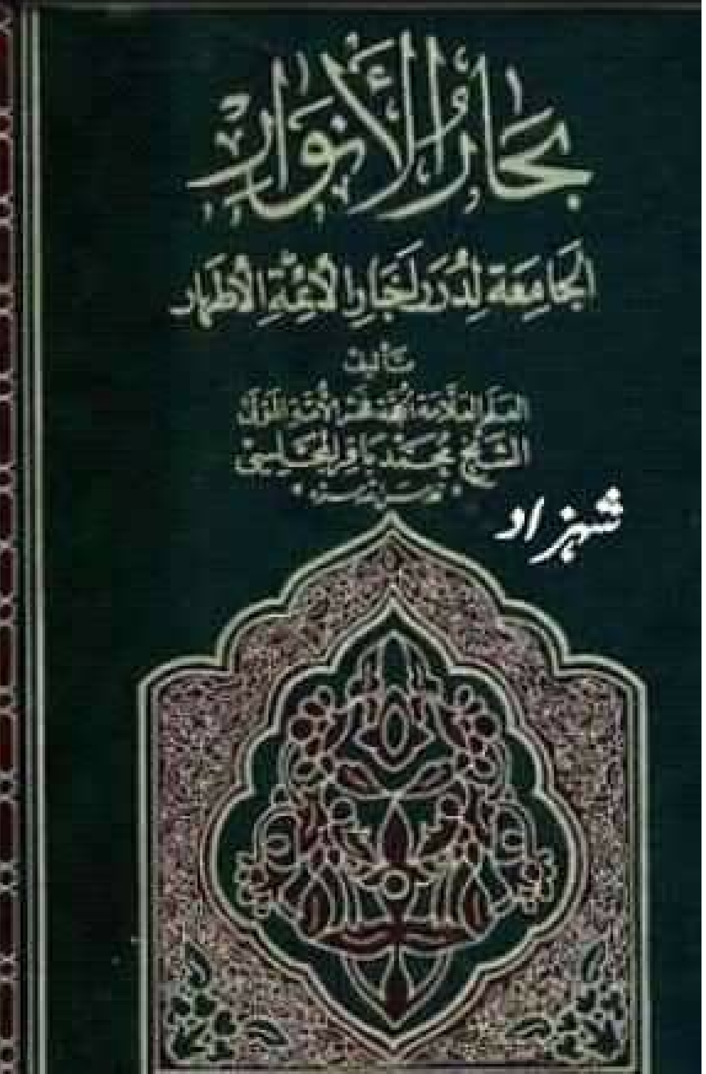

شیعوں کے گناہ آپ محمد ﷺ پر ڈال دیئے جائیں گے

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا رسولؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیا کے شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تا قیامت اگلے اور پچھلے مجھ پر ڈال دینا مگر انبیاء و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نا کرنا تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرما دیا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۳

(الصف: ۹)

ترجمہ آیت: "وہ وہی ذات (اقدس) ہے جس نے اپنے رسولؐ کو دینِ حق کے ساتھ بھیجا "تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔"

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے: "انّا فتحنا لک .... نصراً عزیزاً۔" (فتح: ۱-۳)

ترجمہ آیت: "بیشک ہم نے آپؐ کو فتحِ مبین عطا فرمائی "تاکہ اللہ آپؐ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ اور اپنی نعمت آپؐ پر تمام فرمائے اور آپؐ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ آپؐ کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔"

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا! (اس آیت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کونسا گناہ تھا؟ (جس کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"یا مفضل! انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: اللّٰهم حمّلني ذنوب شيعة اخي و اولادي الاوصياء ما تقدم منها وما تأخر الى يوم القيامة، ولا تفضحني بين النبيين والمرسلين من شيعتنا فحمّله الله ايّاها وغفر جميعاً۔"

ترجمہ روایت: "اے مفضل رسول اللہؐ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیاء کے شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تا قیامت اگلے اور پچھلے مجھ پر ڈال دینا مگر انبیاء و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرمایا۔"

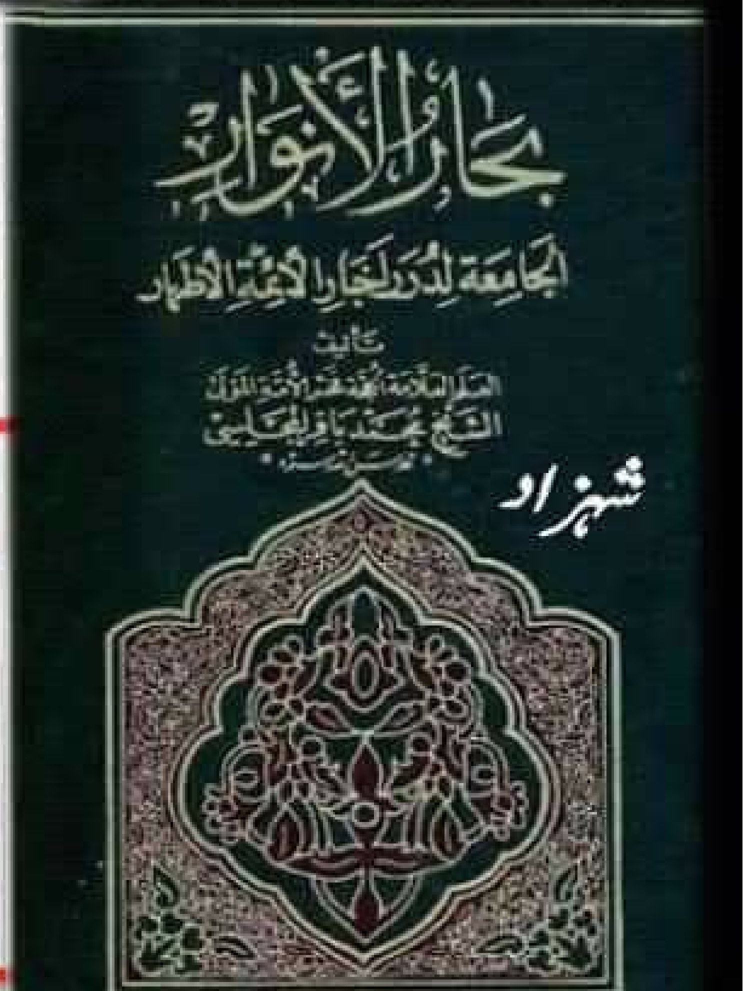

عقائدِ رافضیت کے مطابق ہندوں کے بھگوان کرشن نے حضرت علیؓ سے مدد کی درخواست کی

لفظ ایلا کے مندرجہ بالا تصریح سے ثابت ہوا کہ کرشن جی کا اپنی دعائیہ فریاد میں آہلی یا ایلا کہنا حضرت علیؓ سے مدد کی درخواست کرنا تھا اِس لئے اِنہوں نے بار بار آپ کا اسم مبارک ورد زبان کیا ہے

ایلیا صفحہ نمبر ۸

ایک وِدیارتھی پنڈت جی سے سن لیجئے:

پراچین سے کی پرانی زبانوں میں ایک سنسکرت ہے جس کا یہ دعویٰ ہے وہ سب سے پرانی بولی ہے۔ اس میں کوئی کوئی شاکھیا ایسے بھی ہیں جو آج کل عام لکھنے پڑھنے اور بولنے میں آتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک نام ہے "ایلا" اس کا مطلب ہے بڑے ہی اونچے درجے والا۔ اور آہل یا آہلی یا آلی بھی اسی سے نکلا ہے۔ جیسا کہ عربی زبان میں کہتے ہیں۔ اعلیٰ۔ عالی۔ علی۔ تعالیٰ وغیرہ۔ پراچین ویدوں میں ایسے بہت سے لفظ ملتے ہیں جن کو پڑھنے والے شبہ کر سکتے ہیں کہ وہ عربی کے بگڑے ہوئے یا سنسکرت سے عربی میں چلے گئے۔ (۱)

لفظ "ایلا" کی مندرجہ بالا تصریح سے ثابت ہوا کہ کرشن جی کا اپنی دعائیہ فریاد میں آہلی یا ایلا کہنا حضرت علیؑ سے مدد کی درخواست کرنا تھا۔ اسی لئے انہوں نے بار بار آپ کا اسم مبارک وردِ زبان کیا ہے۔ اگر نہیں تو اہل ہنود عالمان سنسکرت بتائیں کہ آہلی یا ایلا کے کیا معنی ہیں اور سنسار کے سب سے بڑے مندر کا کالا پتھر کہاں ہے اور اس میں کس آہلی یا ایلا نے اپنا چمتکار دکھایا ہے۔

۸

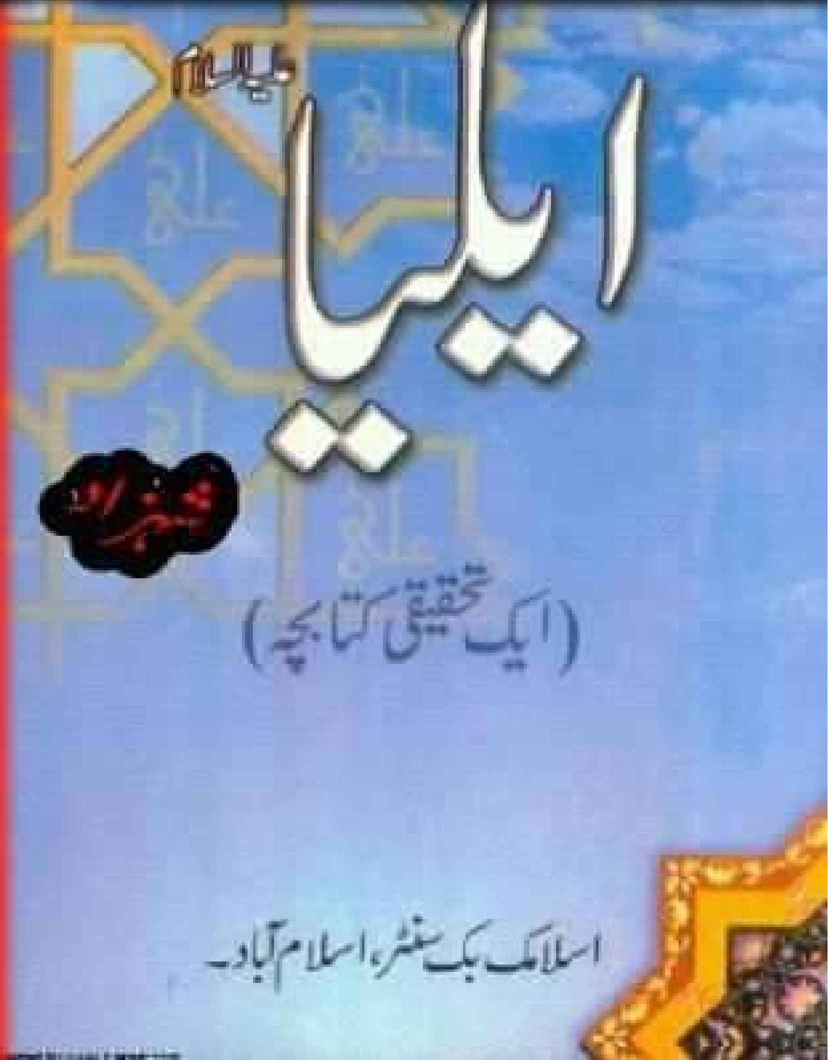

رافضیت کے نزدیک چھپکلی مسخ شدہ حیوانات میں سے ہے اس کی وجہ پیش خدمت ہے

کیا آپ جانتے ہیں کے مصنف صفحہ نمبر ۱۵۴ پر اپنے امام باقر سے روایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

بنی امیہ کا کوئی فرد نہیں مرتا مگر یہ کہ وہ چھپکلی کی شکل میں مسخ ہو جاتا ہے

شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا خطبہ

اما بعد اے اہل کوفہ اے دھوکے باز بے وفا و خودخواہ لوگو ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے زریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم و فہم کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اوراس کی حکمت کے حافظ ہیں

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۶۵

اہل کوفہ سے فاطمہ صغریٰ کا احتجاج

زید ابن موسیٰ ابن جعفر نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کیا ہے جب فاطمہ صغریٰ نے کربلا کی واپسی پر شہر کوفہ ... یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

... چاہتے ہوں۔

...

اما بعد: اے اہل کوفہ، اے دھوکہ باز، بے وفا و خود خواہ لوگو! ہم اس خاندان کے افراد ہیں کہ خدا نے ہماری آزمائش تمہارے ذریعہ کی اور تمہارا امتحان ہمارے وسیلہ سے لیا، ہم امتحان میں کامیاب ہوئے اور اس نے علم ... کو ہمارے لئے قرار دیا ہم خدا کے علم کے رازدار ہیں اور اس کے علم اور اس کی حکمت کے حافظ ہیں ہم ہی ...

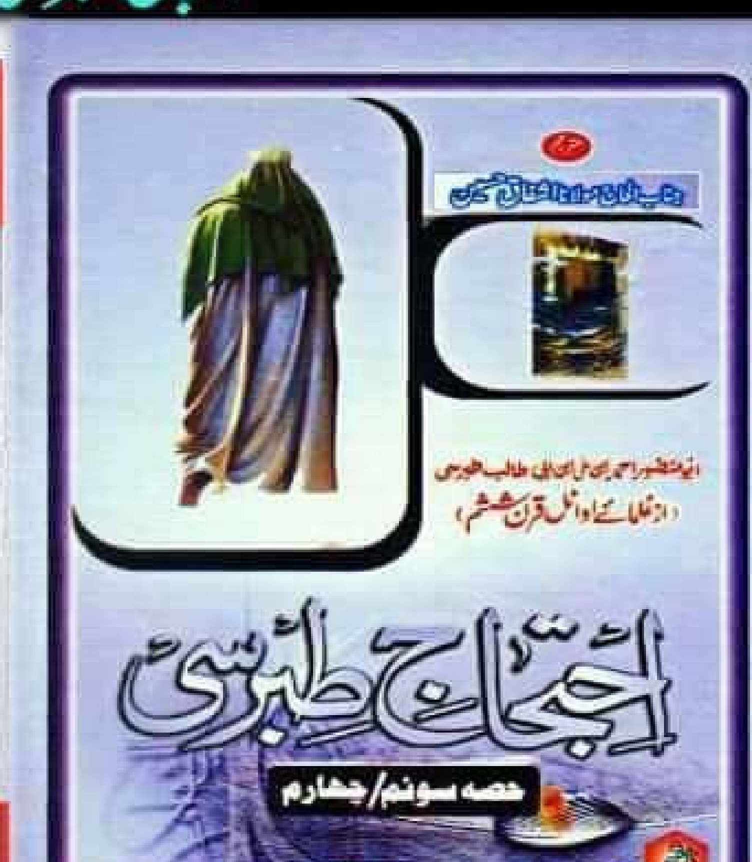

امام حسین رضی اللہ عنہ کا کوفی شیعوں سے دھوکہ کھانے کے بعد سخت ترین رد عمل

ہاں، خدا کی قسم بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غرر و دھوکہ سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو- آگاہ رہو کہ اللہ کی لعنت ان ظالمین عہد شکن پر ہے جو زیادہ تاکید کے بعد بھی عہد و پیمان توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ خدا نے تم کو خود تمہارا ضامن اور وکیل قرار دیا ہے

احتجاج طبرسی صفحہ 41

کربلا میں اہل کوفہ سے امام حسینؑ کا احتجاج

[illegible]

ہاں، خدا کی قسم! بے وفائی و پیمان شکنی تمہاری دیرینہ عادت ہے، تمہاری جڑیں غدر و دھوکہ سے ملی ہوئی ہیں اور تمہاری شاخوں نے اسی پر پرورش پائی ہے، تم ان کے پلید ترین اور خراب ترین میوے ہو جو مالک کے گلے میں اٹکے ہوئے اور غاصب کیلئے خوش ذائقہ ہو۔

آگاہ رہو کہ اللہ کی لعنت ان ظالمین عہد شکن پر ہے جو زیادہ تاکید کے بعد بھی عہد و پیمان توڑ ڈالتے ہیں حالانکہ خدا نے تم کو خود تمہارا ضامن اور وکیل قرار دیا ہے۔

[illegible]

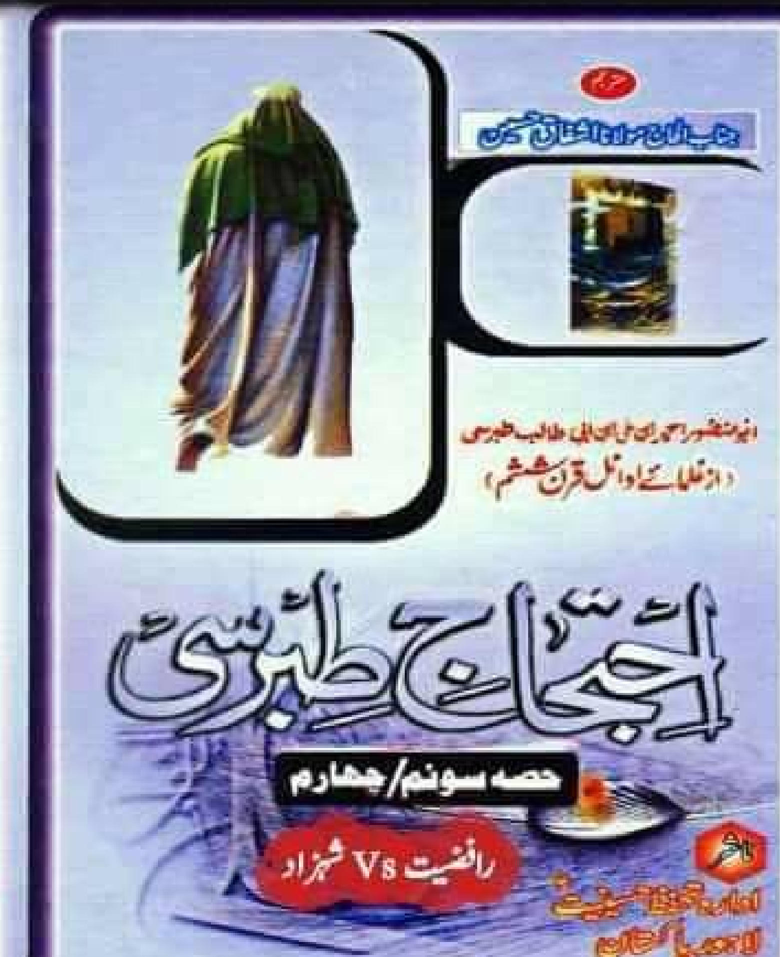

حضرت امام حسینؑ اور حساب خلق

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے روز قیامت سے پہلے ہی حضرت امام حسینؑ
تمام لوگوں کا حساب کتاب کر دیں گے بس قیامت کے دن تو صرف لوگوں
کو جنت میں بھیجنا یا جہنم میں پہنچا دینا باقی رہ جائے گا

بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۷

"جنتان مدھامتان" دو سرسبز و شاداب باغات ظاہر ہوں گے۔" (منتخب البصائر)

(۱۲) حضرتِ امام حسینؑ اور حسابِ خلق

مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ عبداللہ بن القاسم سے۔ اُنھوں نے حسین بن احمد المنقری سے اُنھوں نے یونس بن ظبیان نے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ:

قال۲: انّ الذی یلی حساب الناس قبل یوم القیامۃ الحسین بن علی علیہما السّلام فامّا یوم القیامۃ فانّما هو بعث الی الجنۃ وبعث الی النار؟

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: "روزِ قیامت سے پہلے ہی حضرت امام حسین ابنِ علی علیہما السّلام تمام لوگوں کا حساب کتاب کردیں گے بس قیامت کے دن تو صرف لوگوں کو جنت میں بھیجنا یا جہنم میں پہنچا دینا باقی رہ جائے گا۔" (منتخب البصائر)

(۱۳) سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ رجعت فرمائیں گے

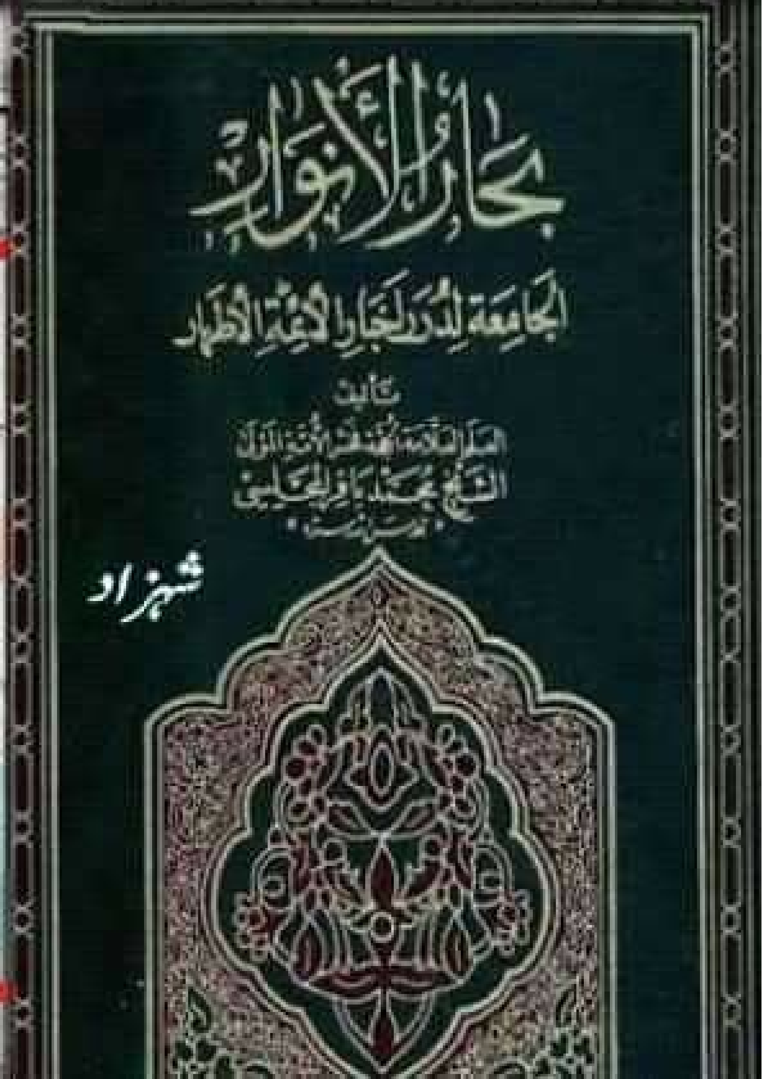

شیعوں پر جتنے قرضے ہوں گے وہ ان کا بار وہ امام ادا کرے گا

میرے آقا و مولا یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مر جائے اور اِس پر اپنوں کا یا غیروں کا قرض ہو تو اِس کا کیا ہو گا

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا امام مہدی سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اعلان کرا دیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا قرض ہے تو وہ بتائے تا کہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ لہسن کی ایک گانٹھ یا رائی کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعہ پر کسی کا قرض ہو گا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا

بحار الأنوار جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۵

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا و مولا! یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مر جائے اور اس پر اپنوں کا یا غیروں کا قرض ہو تو اس کا کیا ہوگا؟

قال الصادق؏: اوّل ما يبتدئ المهدي عليه السلام أن ينادي في جميع العالم: ألا من له عند احد من شيعتنا دَين فليذكره حتى يردّ الثومة والخردلة فضلاً عن القناطير المقنطرة من الذهب والفضة و الاملاك فيوفّيه إياه"

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اعلان کرا دیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا کوئی قرض ہے تو وہ بتائے تا کہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ لہسن کی ایک گانٹھ یا رائی کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعہ پر کسی کا قرض ہوگا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا۔"

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

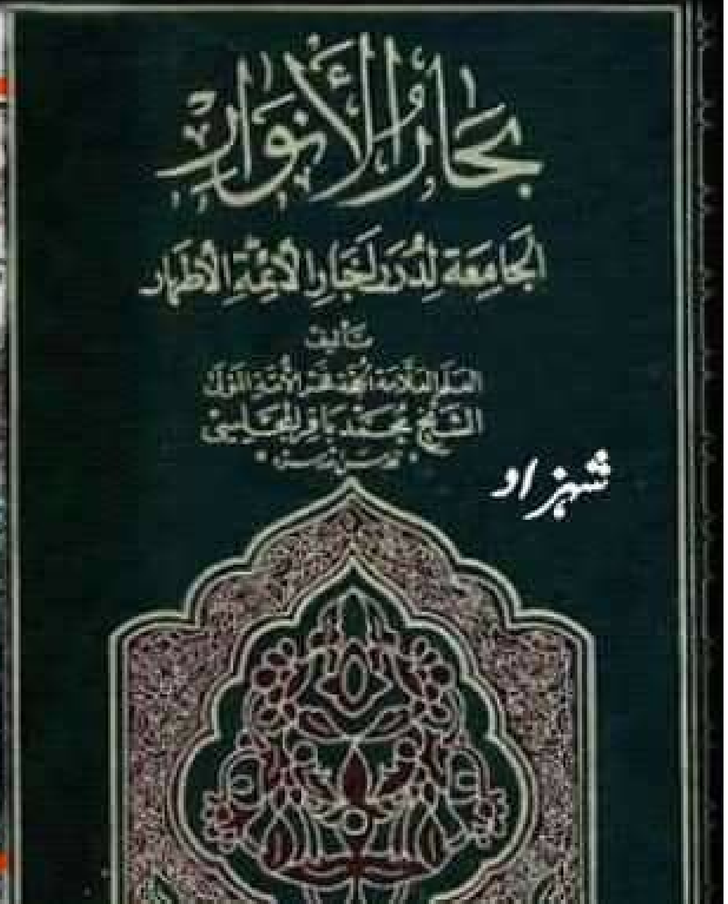

بروز قیامت اور ناک کٹے رافضی

منہج الصادقین نوشتہ ملا فتح اللہ کاشانی جلد ۲ صفحہ نمبر ۴۹۳ پر لکھتا ہے

قال من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیامۃ و ھو اجدع

جو شخص بغیر متعہ کے دنیا سے چلا گیا وہ قیامت کے دن ناک کٹا اٹھایا جائے گا

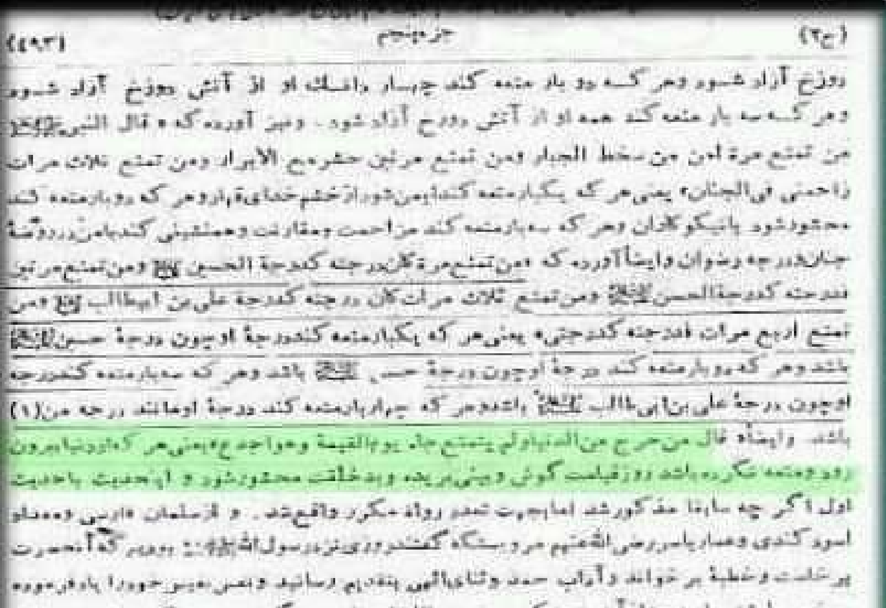
جزء پنجم (۴۹۳)

باشد. و ایضاً قال من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیمة وهو اجدع یعنی هر که از دنیا بیرون رود و متعه نکرده باشد روز قیامت گوش و بینی بریده و بدخلقت محشور شود و این حدیث با حدیث

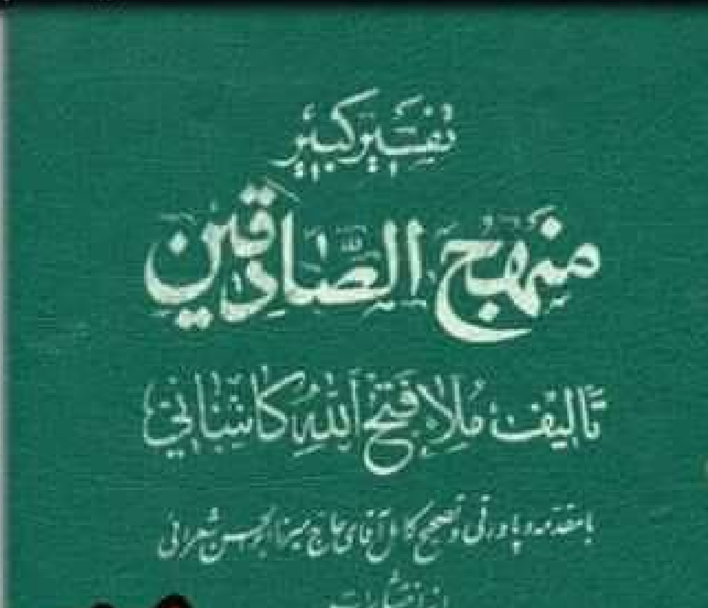

کیا پتہ کب موت آ جائے شیعہ عورتیں ابھی سے تیاری شروع کر دیں ورنہ بروز قیامت ناک کٹا اٹھنا پڑے گا اس نصیحت کے ساتھ شیعہ مجھ سے نفرت کا مظاہرہ نہیں کریں گے

عقائد رافضیت کے مطابق حضرت علیؓ جناب عیسیٰؑ جناب موسیٰؑ سے زیادہ علم رکھتے تھے

امام محمد باقرؒ نے فرمایا اے عبداللہ علیؓ اور حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے میں نے کہا میری کیا جرات کہ میں ان کے بارے میں کوئی بات کر سکوں تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم علیؓ اِن دونوں سے اعلم تھے

رضا الحکیمی سلونی جلد دو صفحہ نمبر 206

تعالیٰ جس پر چاہے اپنا فیض کرے۔

میں کہتا ہوں کہ رسالت مآبؐ نے علم الانبیاء وصول کیا اور پھر سارا علم علیؑ کو عطا فرمایا۔ پس تو کہہ سکتا ہے کہ علیؑ بعض انبیاء سے اعلم تھے۔ پھر حضرتؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: قال الذی عندہ علم من الکتب۔ پھر اپنی انگلیاں اپنے سینے پر رکھیں اور فرمایا: خدا کی قسم ہمارے پاس کتاب کا مکمل علم ہے۔

حضرت علیؑ جناب موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے اعلم ہیں

جناب عبداللہ بن الولید السمان روایت کرتے ہیں: امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے عبداللہ! علیؑ اور حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: میری کیا جرات کہ میں ان کے بارے کوئی بات کر سکوں؟ تو آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! علیؑ ان دونوں سے اعلم تھے۔ پھر فرمایا: کیا تم یہ نہیں کہتے کہ علیؑ کے پاس وہی علم ہے جو رسولؐ پاک کے پاس تھا۔ ہم نے کہا: ہاں! لیکن لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ان کی مخالفت میں یہ فرمان خدا ہے جو موسیٰؑ کے بارے میں فرمایا: وکتبنا فی الالواح من کل شئی۔ جان لو کہ ان کے لیے تمام امور بیان نہ ہوئے تھے اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کے لیے خدا نے فرمایا:

جِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ نحل، آیہ ۸۹)

پھر فرمایا: خدا کی قسم! ہم میں سے علیؑ ہمارے اول اور ہم سب سے افضل اور بہتر ہیں۔

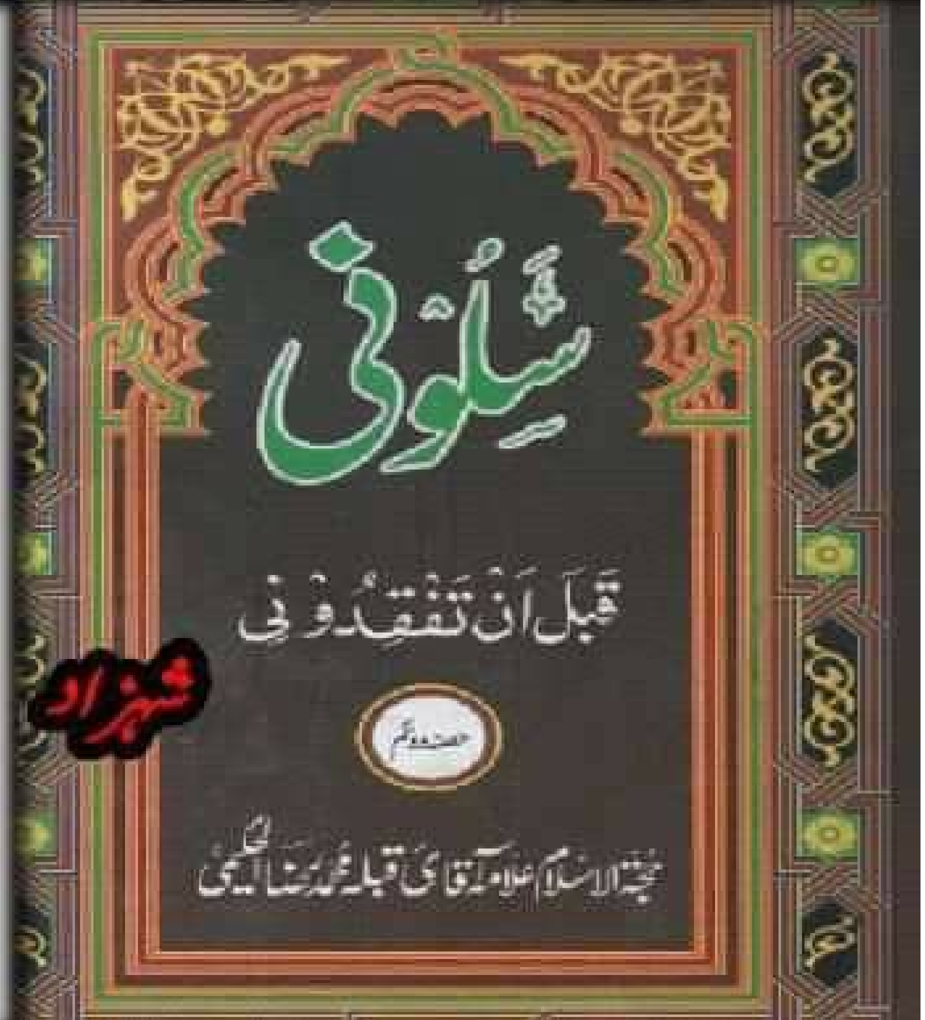

حضرت عمار بن یاسرؓ کا حضرت عائشہؓ کو ماں کہہ کر پکارنا

آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کے اِن بیٹوں نے جو آپ کے گروہ میں نہیں تھے آپ کے مقابلے میں کیسے جنگ کی
بی بی نے کہا اے عمارؓ میں نے غور کیا ہے کہ میرے ہی بدولت تم نے لوگوں پر غلبہ حاصل کیا عمارؓ نے کہا
اے ماں مجھے تو اِس سے بھی زیادہ بصیرت حاصل ہوئی ہے

امالی الشیخ الطوسی جلد اول صفحہ 376

(بحذف اسناد) جناب موسیٰ بن عبداللہ الاسدی نے بیان کیا ہے: جب اہل بصرہ کے
لشکر کو جنگِ جمل میں شکست ہوئی تو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حکم دیا کہ بی بی

nted by Ziaraat.Com

عائشہ کو ابو خلف کے مکان پر ٹھہرایا جائے۔ جب اُم المومنین کو ابو خلف کے مکان میں ٹھہرایا گیا تو
حضرت عمارؓ یاسر اُن کے پاس تشریف لائے اور بی بی سے کہا! آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کے
ان بیٹوں نے جو آپ کے گروہ میں نہیں تھے، آپ کے مقابلے میں کیسے جنگ کی ہے؟

بی بی نے کہا: اے عمارؓ! میں نے غور کیا ہے کہ میری ہی بدولت تم نے لوگوں پر غلبہ
حاصل کیا۔

عمارؓ نے کہا: اے ماں! مجھے تو اس سے بھی زیادہ بصیرت حاصل ہوئی ہے۔ خدا کی قسم
اگر تم لوگوں سے جنگ کرتے کرتے ہمیں بلند چوٹیوں پر جانا پڑتا تو ہم ضرور جاتے کیونکہ ہم
جانتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور تم سب باطل پر ہو۔

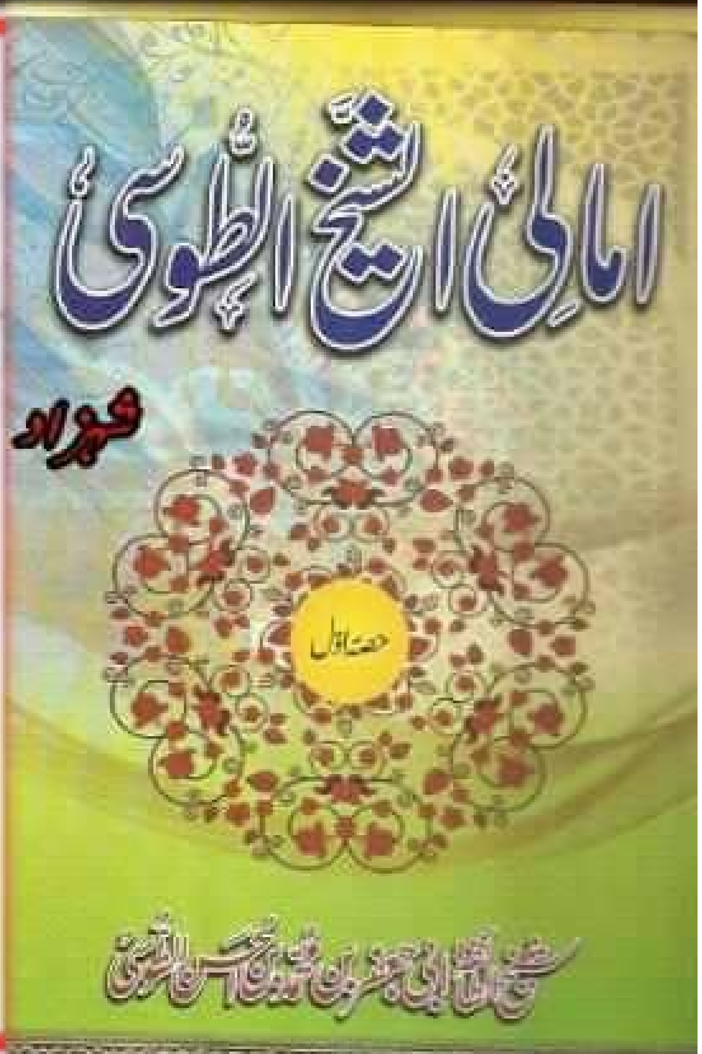

رافضیت کے ذوالجناح کا شجرہ نسب

ایک روایت کے مطابق ذوالجناح کا شجرہ حضرت اسماعیلؑ کے گھوڑے سے جا کر ملتا ہے دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ جس گھوڑے پر فلسطین سے مکے آیا کرتے تھے اس گھوڑے کی نسل میں ذوالجناح تھا

ذوالجناح ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی صفحہ نمبر ۳۳۱

شجرۂ نسب:

ایک روایت کے مطابق ذوالجناح کا شجرہ حضرت اسماعیلؑ کے گھوڑے سے جا کر ملتا ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ جس گھوڑے پر فلسطین سے مکے آیا کرتے تھے اس گھوڑے کی نسل میں ذوالجناح تھا۔

شب معراج حضرت رسولؐ خدا کے لیے آسمان سے ایک سواری آئی تھی جس کا نام "براق" ہے۔

علامہ فخر الدین بن طریحی نجفی نے لکھا ہے کہ:-

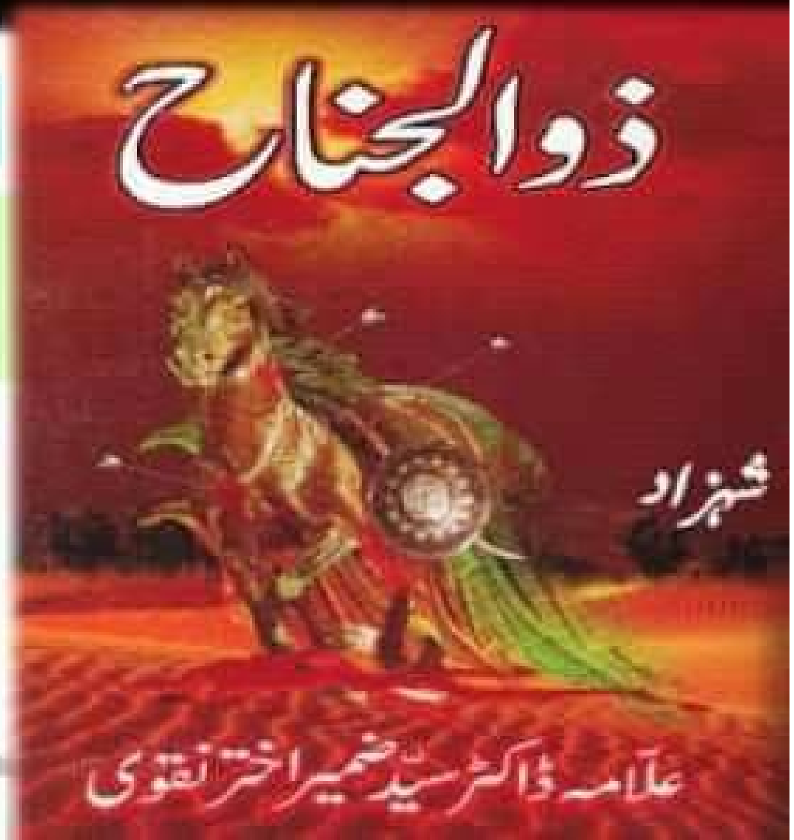

رافضیت کے ذوالجناح کی عمر پچپن اور ساٹھ سال کے درمیان تھی یہ امام حسینؓ کی پیدائش سے پہلے کا تھا

ذوالجناح امام حسینؓ کی پیدائش سے پہلے ہی رسولؐ نے حضرت علیؓ کو عطا کر دیا تھا تاکہ اس کی تربیت اور پرورش ہو سکے اس طرح ذوالجناح حضرت امام حسینؓ کی زندگی شروع ہونے سے پہلے ہی ان کے پاس موجود تھا جنابِ رسالت کے بعد ذوالجناح حضرت علیؓ کے زیرِ تصرف رہا اور ان کے بعد یہ باقاعدہ طور پر حضرت امام حسینؓ کے زیر تصرف رہا اس دور کی مدت تقریباً گیارہ سال بنتی ہے..... عاشور میں ذوالجناح کی عمر تقریباً پچپن اور ساٹھ سال کے درمیان تھی

ذوالجناح ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی صفحہ نمبر ۲۶۹

حضرت امام حسینؑ کی سواری کے گھوڑے

اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ ذوالجناح امام حسینؑ کے پاس کس طرح یا کہاں سے آیا؟ اس کا جواب گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ ذوالجناح کو امام حسینؑ کی پیدائش سے پہلے ہی رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ کو عطا کر دیا تھا تاکہ اس کی تربیت اور پرورش ہو سکے۔ اس طرح ذوالجناح حضرت امام حسینؑ کی زندگی شروع ہونے سے پہلے ہی ان کے پاس موجود تھا جنابِ رسالتمآبؐ کے بعد ذوالجناح حضرت علیؑ کے زیرِ تصرف رہا اور ان کے بعد یہ باقاعدہ طور پر حضرت امام حسینؑ کے زیرِ تصرف رہا اس دور کی مدت تقریباً گیارہ سال بنتی ہے بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ میدان کربلا میں یوم عاشور کو ذوالجناح کی عمر کتنی تھی ان سے عرض یہ ہے کہ اس وقت ذوالجناح کی عمر پچپن اور ساٹھ سال کے درمیان تھی اس پر بعض نکتہ دان یہ بات کرتے ہیں کہ کیا گھوڑے کی عمر اتنی ہو سکتی ہے اگر اتنی عمر ہو سکتی ہے تو کیا وہ اس قدر چستی اور پھرتی

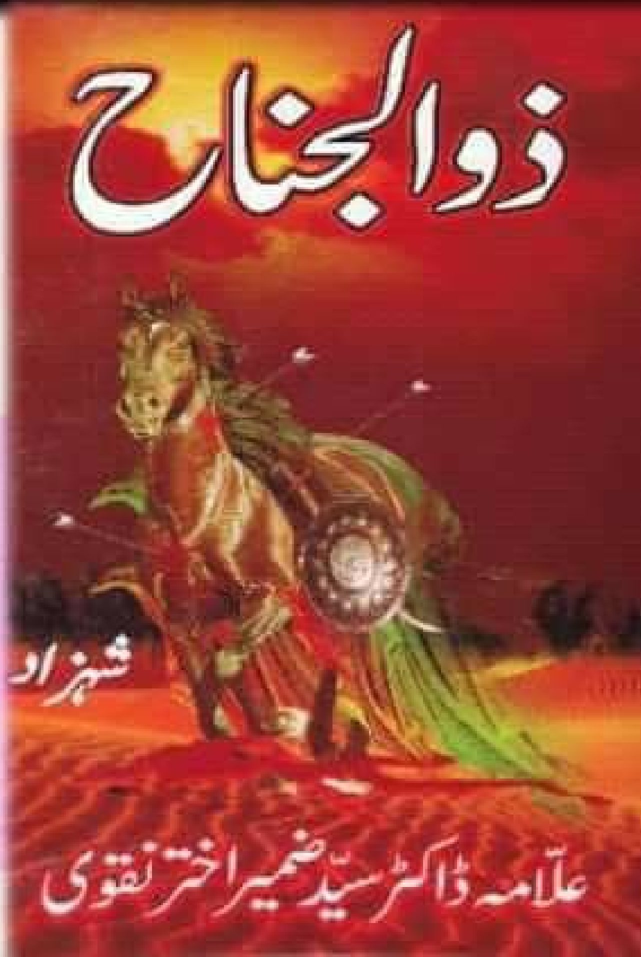

زوالجناح پر سوار ہو کر حضرت محمد ﷺ نے پہلی جنگ میں شرکت کی

زوالجناح پر سوار ہو کر حضرت محمد ﷺ نے جس پہلی جنگ میں شرکت فرمائی تھی وہ جنگ اُحد تھی

زوالجناح ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی صفحہ نمبر ۳۴۳

ذوالجناح کی طولانی عمر کا راز:

ذوالجناح پر سوار ہو کر حضرت سرورِ کائنات نے جس پہلی جنگ میں شرکت فرمائی تھی وہ جنگ اُحد تھی۔ (از شرات الاعواد، ج اول، ص ۵۹)

ذوالجناح کی خریداری ولادت امام حسین سے قبل ہوئی تھی۔ پھر جب آپ کا ظہور نور ہو گیا اور کچھ پیروں چلنے لگے تو اس گھوڑے پر سواری کی خواہش کی۔ نانا نے اپنے محبوب نواسے کو گھوڑے پر سوار کیے جانے کا حکم دیا۔ اصحاب کرام شاہزادے کو جیسے ہی گھوڑے کے سامنے لائے تو وہ فوراً ادب سے بیٹھ گیا۔ اصحاب نے نواسۂ رسول اللہ کو اُس پر سوار کیا اور حضورؐ کی خدمت میں مبارک باد دینے لگے مگر آنحضرتؐ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ صحابۂ کرام گھبرا گئے۔ عرض کی ہم سے کیا گستاخی ہوئی۔ فرمایا میں اس پر رو رہا ہوں کہ جس طرح آج یہ گھوڑا حسین کے لیے بیٹھا ہے جب کربلا میں یہ

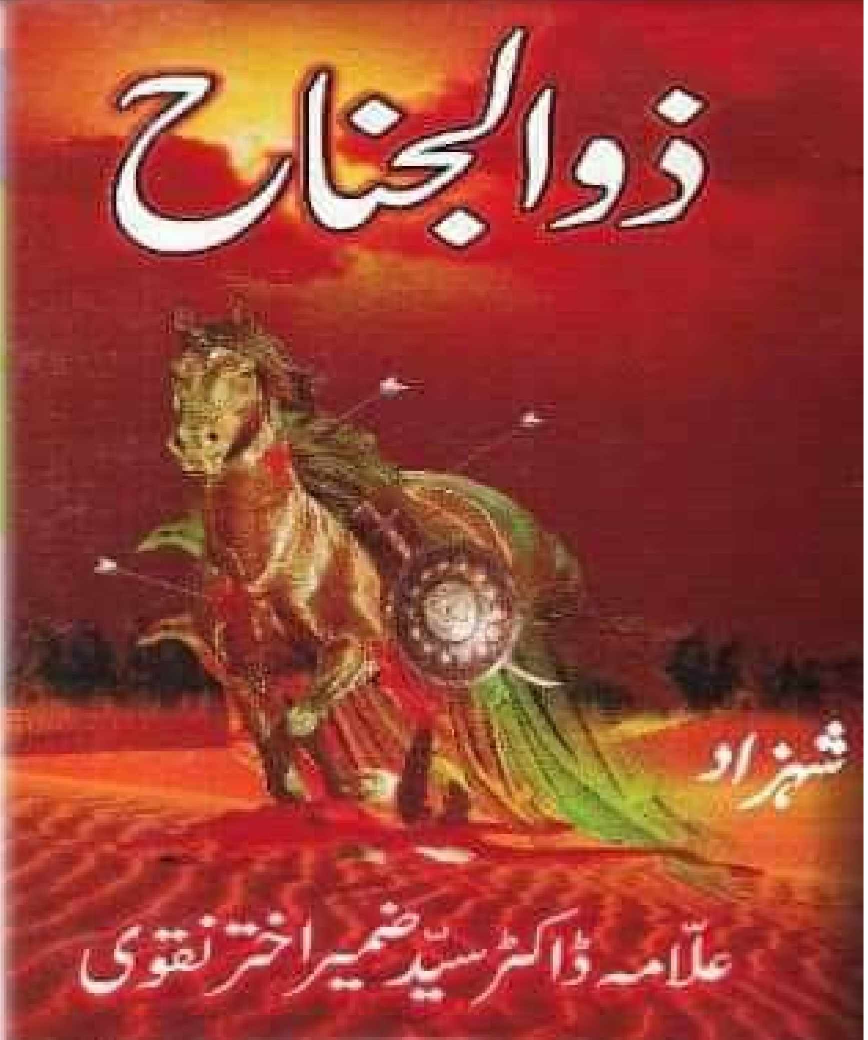

تاریخ رافضیت بتاتی ہے حضرت علیؓ، حسنؓ، حسینؓ کو ان کے قریبی ساتھیوں نے دھوکہ دیا

ایک چھوٹی سی مثال بیت الاحزان کے صفحہ ۱۴۴ عباس قمی

راوی کہتا ہے کہ جب وہ دن گزرا اور رات ہوئی تو تین سو ساٹھ افراد نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی (یعنی وہ مرتے دم تک آپ کی حمایت و نصرت کرتے رہیں گے) آپ نے ان کے امتحان کے قصد سے فرمایا تم لوگ کل سر منڈوا کر محلہ اجار الزیت میں مجھے ملو

امیر المومنین نے خود بھی سر منڈوا اور اس مقام پر جا کر ۳۶۰ افراد کے انتظار میں بیٹھ گے لیکن صرف پانچ افراد سر منڈوا کر وہاں آئے سب سے پہلے ابوزرؓ پھر مقدادؓ پھر حزیفہ بن یمانؓ پھر عمار یاسرؓ اور آخر میں سلمان فارسیؓ

دوستوں کا امتحان اور ان کی عدم توجہی

راوی کہتا ہے کہ جب وہ دن گزرا اور رات ہوئی تو تین سو ساٹھ افراد نے حضرت علی کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی (یعنی وہ مرتے دم تک آپ کی حمایت و نصرت کرتے رہیں گے)۔

آپ نے ان کے امتحان کے قصد سے فرمایا: تم لوگ کل سر منڈوا کر محلہ "اجار الزیت" میں مجھے ملو۔

امیر المومنینؑ نے خود بھی سر منڈوایا اور اس مقام پر جا کر ان ۳۶۰ افراد کے انتظار میں بیٹھ گئے لیکن صرف پانچ افراد سر منڈوا کر وہاں آئے سب سے پہلے ابوذرؓ پھر مقدادؓ پھر حذیفہؓ بن یمان پھر عمار یاسرؓ اور آخر میں سلمان فارسیؓ۔

بیعت کرنے والوں کی یہ حالت دیکھ کر آپ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے کہا: اللّٰھم ان القوم استضعفونی کما استضعفت بنو اسرائیل هارون، اللّٰھم انک تعلم ما نخفی وما نعلن وما یخفیٰ علیک شیٔ فی الارض ولا فی السماء توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔

پروردگارا لوگوں نے مجھے کمزور کر دیا جیسا کہ بنی اسرائیل نے ہارونؑ کو کمزور کر دیا تھا۔ خدایا! ہم جو کچھ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں تو اس سے واقف ہے اور زمین و آسمان کی کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ مجھے فرمانبرداری کی حالت میں موت دے اور مجھے صالحین کے ساتھ شامل کر۔

۱۔ روضۃ الکافی طبع جدید۔ صفحہ ۳۳

بيت الأحزان

في ذكر أحوال سيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء عليها السلام

شہزاد

الشيخ الجليل، المحدث البصير الحاج الشيخ عباس القمي طاب ثراه

دار زينب الكبرى

ایک ہندو ماتم حسینؑ کرتا تھا مرنے کے بعد اس کی شفاعت

ایک ہندو آدمی یوم عاشور کو عزائے حسینؑ میں ماتم کیا کرتا تھا اور ہاتھ سینے پر مارا کرتا تھا جب وہ مر گیا ہندو رسم کے مطابق آگ میں (چتا میں) رکھ کر آگ لگا دی گی تمام بدن جل کر راکھ ہو گیا مگر سیدھا ہاتھ اور سینہ نہیں جلا ان دونوں حصوں کو لے کر ہندو لوگ شیعوں کے قبرستان گے اور شیعوں سے کہا حسینؑ کا ماتم کرنے کی وجہ سے ہاتھ اور سینہ نہیں جلا

غم امام حسینؑ اور عزاداروں کی شفاعت صفحہ ۱۳۴

[illegible]

۹۷۔ ایک ہندو ماتم حسینؑ کرتا تھا مرنے کے بعد اس کی شفاعت

سید جلیل مرحوم ڈاکٹر اسماعیل مجاب جنہوں نے مجاورت ہندوستان کے زمانے میں عجیب واقعہ دیکھا اور وہ نقل کرتے ہیں کہ ایک ہندو آدمی یوم عاشورہ کو عزائے حسینؑ میں ماتم کیا کرتا تھا اور ہاتھ سینے پر مارا کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو ہندو رسم کے مطابق آگ میں (چتا میں) رکھ کر آگ لگا دی گئی تمام بدن جل کر راکھ ہو گیا مگر سیدھا ہاتھ اور سینہ نہیں جلا۔ ان دونوں حصوں کو یعنی (ہاتھ، سینہ) دونوں حصوں کو لے کر ہندو لوگ شیعوں کے قبرستان آگئے اور شیعوں سے کہا کہ حسینؑ کا ماتم کرنے کی وجہ سے ہاتھ اور سینہ نہیں جلا۔ ہم ہندو لوگ ہر سال یوم عاشورہ کو ایک آدمی آگ میں سے گزرتے ہیں اور دوسری طرف کو نکل جاتے ہیں۔ آتش ہم کو نہیں جلاتی۔ یہ سب برکت و معجزہ امام حسینؑ ہے اور یہ کرامات ہندوؤں کو معلوم ہوگی ہے اور اگر کوئی یہ چاہے کہ آتش جہنم سے نجات ملے تو عمل صالح کے ساتھ ایمان لانا شرط ہے۔

(داستان ہائے شگفت، ص ۸۹)

بعض ایماندار ہیں لیکن عمل صالح نہیں رکھتے۔ بعض عمل صالح رکھتے ہیں لیکن اہل ایمان نہیں ہیں۔

بعض ایسے ہیں کہ نہ ایماندار ہیں لیکن اور نہ ان سے انسانوں کو کوئی فائدہ پہنچا ہے اور چوتھی قسم وہ ہے کہ ان کا ایمان قوی ہے اور بہت سے نیک کام کرتے ہیں۔ فقط اور

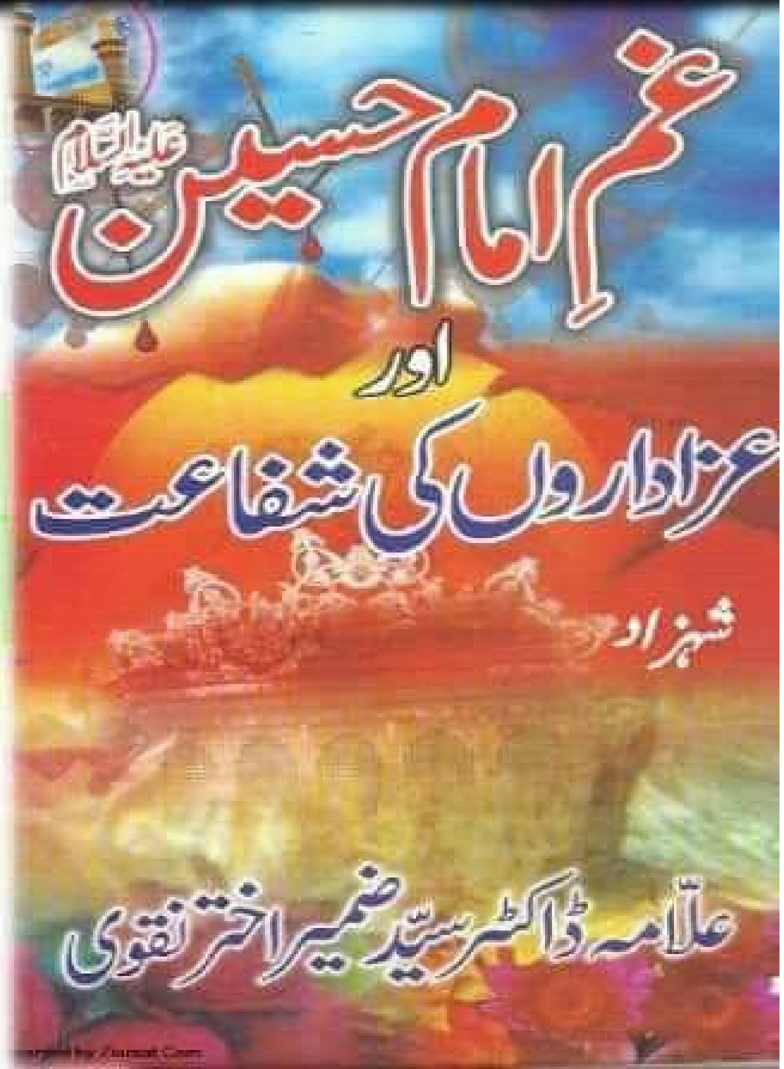

ایک ہندو عورت کے شوہر کو قتل کر دیا گیا اس نے امام حسینؑ کو پکارا آپ نے شوہر زندہ کر دیا

وہ ہندو عورت بے چارگی کے عالم میں تھی اپنا سر آسمان کی جانب بلند کر کے کہنے لگی اے مہاراج بڑے دیوتا اے شیعوں کے امام، امام حسینؑ میں نے تو آپ کی قسم پر بھروسہ کر کے اپنے شوہر کو آپ کی ضمانت میں دیا تھا پھر میرے ساتھ کیا ہوا کہ اسے قتل کر دیا گیا ناگاہ آقا مولا آگے اور دو انگلیوں کا اشارہ کیا دونوں ڈاکوؤں کے سر کٹ گے بدن سے الگ ہوئے اور زمین پر لاشے گر گے پھر آقا نے ہندو کے سر کو بدن سے ملایا تو ہندو فوراً زندہ ہو گیا اور آقا اچانک نظروں سے غائب ہو گے

غم امام حسینؑ اور عزاداروں کی شفاعت صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۴

شوہر ابھی گھر میں کیسے آیا ہے۔ ان ڈاکوؤں نے عورت پر تشدد کیا مارا پیٹا عورت کہنے لگی کہ اگر تم لوگ امام حسینؑ کی قسم کھا کر اقرار کرو کہ تم میرے شوہر کو نہیں مارو گے تو میں ابھی بتاتی ہوں۔ ان دونوں بے حیا بے دین ڈاکوؤں نے امام حسینؑ کی قسم کھائی کہ ہم تیرے شوہر کو کچھ نہیں کہیں گے۔ فقط ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کہاں چلا گیا کہاں چھپا ہوا ہے۔ ہندو عورت نے درخت کی طرف اشارہ کیا تا کہ شوہر نیچے آ جائے۔ ہندو درخت سے نیچے آ گیا اسے مارا پیٹا اور رقم بھی چھین لی اور ہندو کو قتل کر کے بدن سے سر کو کاٹ لیا۔ وہ ہندو عورت بے چارگی کے عالم میں تھی اپنا سر آسمان کی جانب بلند کر کے کہنے لگی اے مہاراج بڑے دیوتا۔ اے شیعوں کے امام۔ امام حسینؑ میں نے تو آپکی قسم پر بھروسہ کر کے اپنے شوہر کو آپ کی ضمانت میں دیا تھا پھر میرے ساتھ کیا ہوا کہ اسے قتل کر دیا گیا ناگاہ آقا مولا آ گئے اور دو انگلیوں کا اشارہ کیا دونوں ڈاکوؤں کے سر کٹ گئے بدن سے الگ ہو گئے اور زمین پر لاشے گر گئے۔ پھر آقا نے ہندو کے سر کو

by Ziaraat.Com

(۱۲۳)

بدن سے ملایا تو ہندو فوراً زندہ ہو گیا اور آقا اچانک نظروں سے غائب ہو گئے۔

اس قسم کے معجزے دیکھ کر عوام الناس متعجب (حیران) ہوئے اگر لوگ اپنے

میں اتنا پکا اعتقاد قائم کر لیں جیسے ہندو عورت نے کیا تھا اور لوگوں کو محرم میں (

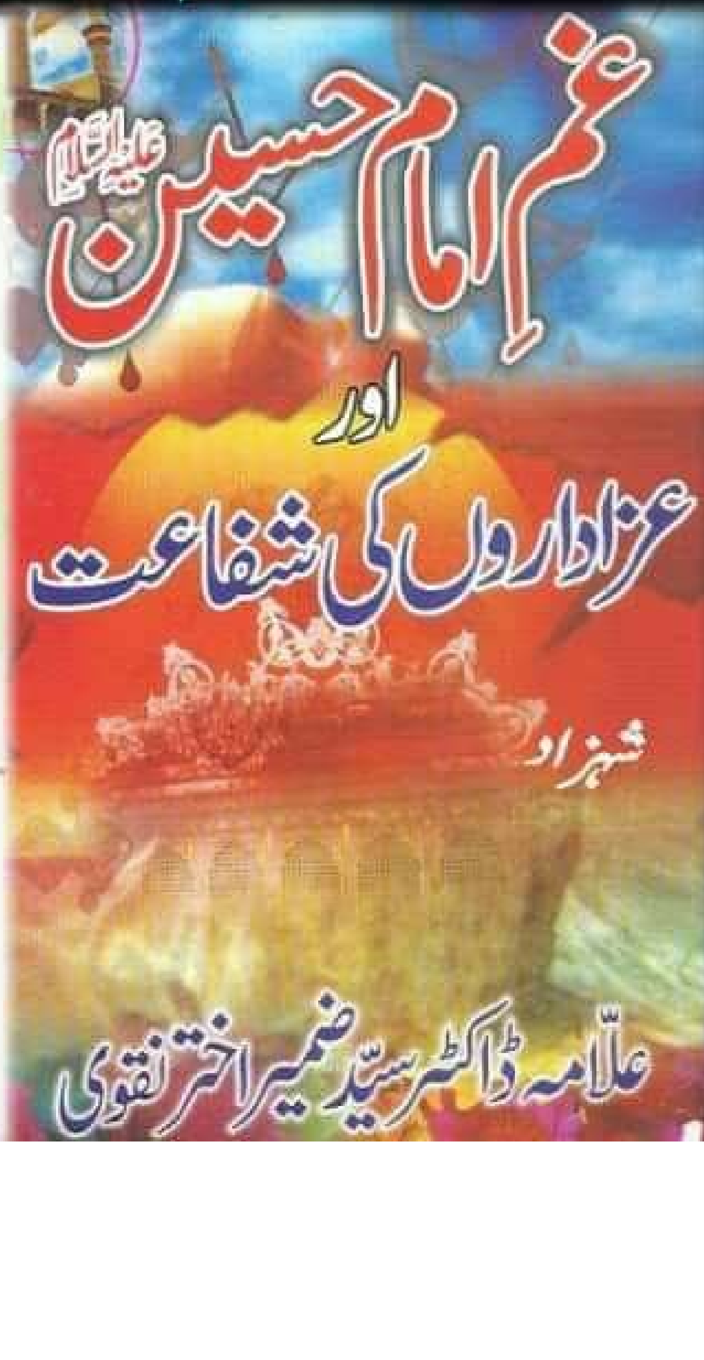

خاک شفاء کی برکت سے بدکار عورت کو قبر نے قبول کر لیا

امام جعفر صادقؑ کے زمانے کا ذکر ہے کہ ایک بہت ہی زیادہ بدکار عورت تھی جب بھی حمل ظاہر ہوتا تو فوراً بچہ ضائع کر دیتی جب وہ مر گی اور قبر میں رکھنا چاہا تو قبر نے اسے قبول نہ کیا اور قبر نے اس کو باہر پھینک دیا یہ معاملہ حضرت امام جعفر صادقؑ تک پہنچا آپ نے فرمایا اس کی لاش کے ساتھ تھوڑی سی خاک شفاء رکھ دو پھر دفن کر دو چنانچہ دستور امام پر عمل کیا گیا قبر نے اسے قبول کر لیا اور پھر قبر سے باہر لاش کو نہ پھینکا

غم امام حسینؑ اور عزاداروں کی شفاعت صفحہ نمبر ۹۲

۶۸۔ خاک شفاء کی برکت سے بدکارہ عورت کو قبر نے قبول کر لیا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانے کا ذکر ہے کہ ایک بہت ہی زیادہ بدکارہ عورت تھی جب بھی حمل ظاہر ہوتا تھا تو فوراً بچہ ضائع کر دیتی تھی۔ جب وہ مر گئی اور قبر میں رکھنا چاہا تو قبر نے اسے قبول نہ کیا اور قبر نے باہر پھینک دیا۔ یہ معاملہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تک پہنچا آپ نے فرمایا: **واجعلو معها شيء من تربة الحسين** اس کی لاش کے ساتھ تھوڑی سی خاک شفاء رکھ دو پھر دفن کر دو۔ چنانچہ دستور امام پر عمل کیا گیا قبر نے اسے قبول کر لیا اور پھر قبر سے باہر لاش کو نہ پھینکا۔ (وسائل، ج ۱۰)

۶۹۔ خاک شفا کی بے حرمتی کرنے کا برا انجام ہوتا

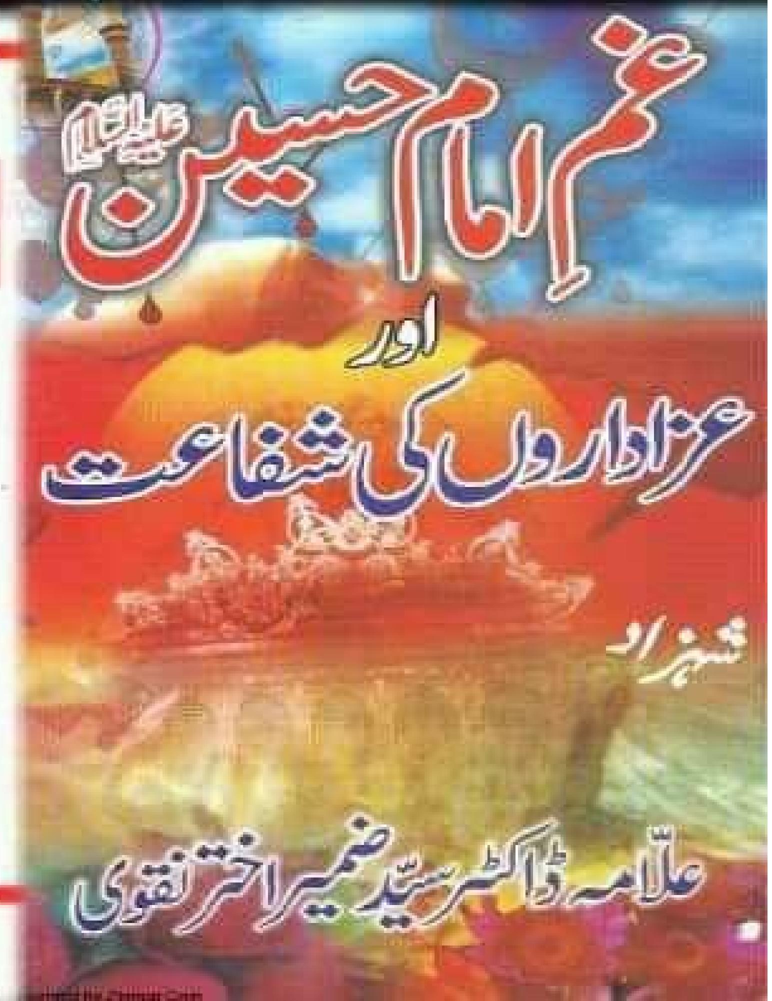

یومِ محشر دوسرا گواہ ذوالجناح ہو گا

یوم محشر کو جب زات عدل کے سامنے کربلا کا مقدمہ پیش ہو گا تو امام حسینؑ کے ساتھ دوسرا گواہ ذوالجناح معجود ہو گا

زوالجناح ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی صفحہ نمبر ۳۳۰

ذوالجناح کا تعارف اور وجہ تخلیق:

جس طرح بعض افراد کا نظریہ ہے کہ ذوالجناح کوئی عام گھوڑا نہ تھا بلکہ ایک جن تھا جو حکم ربی کی اطاعت میں گھوڑے کی شکل میں جناب رسولؐ مقبول اور ان کے خاندان کی خدمت پر مامور تھا ۶۱ ھ میں اپنے فرض کی تکمیل کے بعد اپنی دنیا میں لوٹ گیا۔ اسی طرح بہت سے لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ ذوالجناح دراصل ایک فرشتہ تھا جو اللہ کی طرف سے خاندان رسالت کی خدمت پر مامور تھا اس کا خدمت کے علاوہ ایک اور مقصد بھی تھا کہ اس کو یوم عاشور کے واقعات کا گواہ بننا تھا کیونکہ قانون قدرت ہے کہ عدل کے لیے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے مثال کے طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ حجر اسود دراصل ایک فرشتہ ہے جو عہد الست کا گواہ ہے اور اس کو پتھر کی صورت میں اس دنیا میں اس لیے بھیجا گیا ہے تا کہ وہ اس دنیا میں بھی اس بات کی گواہی درج کر سکے کہ کون سے لوگ عہد الست پر قائم رہے۔ عہد الست کا دوسرا گواہ خود باری تعالیٰ ہے اسی طرح جب کربلا میں انصار حسینؑ کے بعد دیگرے شہید ہوتے رہے اور امام مظلومؑ اپنے انصار کی جرات، بہادری، جانثاری، وفاداری اور مظلومیت کے علاوہ قاتلان کی شقی القلبی، بے رحمی، سنگ دلی اور ظلم کے گواہ بنتے رہے وہاں ذوالجناح قانون قدرت کے مطابق دوسرے گواہ کی صورت میں موجود تھا۔ یوم محشر کو جب ذات عدل کے سامنے کربلا کا مقدمہ پیش ہوگا تو امام حسینؑ کے ساتھ دوسرا گواہ ذوالجناح موجود ہوگا اگر کوئی یہ کہے کہ

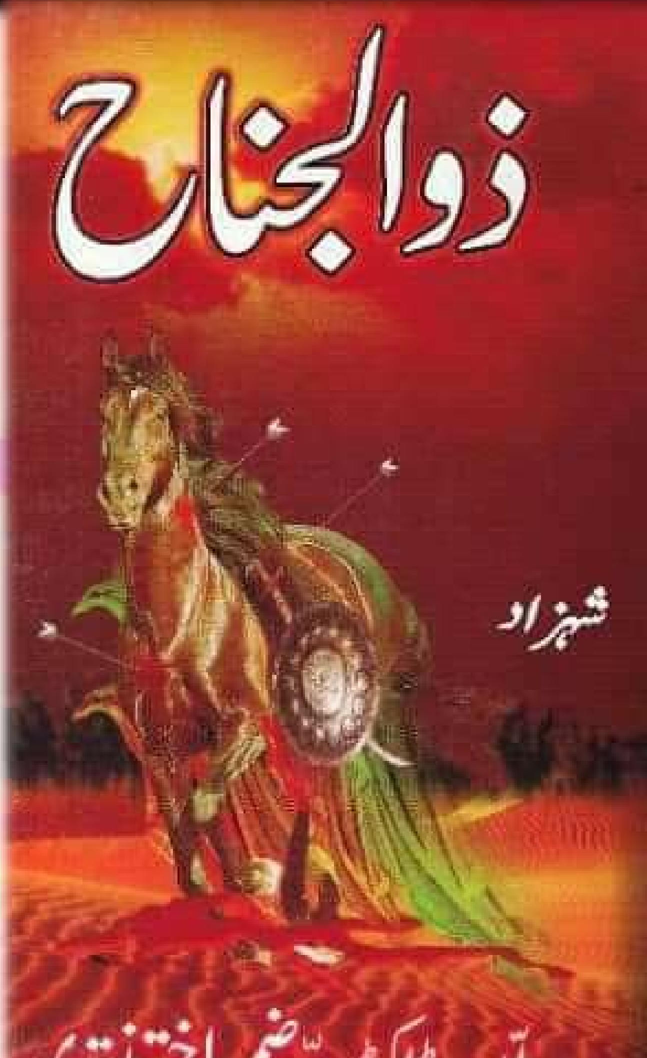

رافضیت کے ذوالجناح نے چالیس پیادوں کو واصل جہنم کیا

اس وقت عمر بن سعد ملعون کے لشکر کے چالیس پیادے نظر آئے اور انہوں نے چاہا کے امام حسینؓ کو قتل کریں اس وقت ذوالجناح نے آپ کی از خد حمایت کی کس طرح کہ ذوالجناح جست لگاتا تھا اور اپنے دانتوں سے پیادوں کو پکڑتا تھا اور زمین پر پھینک دیتا تھا اور سموں سے پائمال کرت تھا اس طرح اس نے چالیس پیادوں کو واصل جہم کیا

ذوالجناح ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی صفحہ ۴۰۵

ابن شہر آشوب اپنی کتاب مناقب میں، ابی مخنف سے روایت کرتے ہیں اور ابی مخنف جلودی سے روایت کرتا ہے کہ لما اصرع الحسینؑ فحمل فرسه یحامی عنه و یثیب علی الفارس فیه هبطه عن برمه ویدوسه حتی قتل الفرس اربعین رجلا ۔یعنی جب امام حسین علیہ السلام سرنگوں ہوئے اور گھوڑا بغیر سوار ہو گیا تو اس وقت عمر بن سعد ملعون کے لشکر کے چالیس پیادے نظر آئے اور انہوں نے چاہا کہ امام حسینؑ کو قتل کریں۔اس وقت ذوالجناح نے آپ کی از خود حمایت کی، کس طرح کہ ذوالجناح جست لگاتا تھا اور اپنے دانتوں سے پیادہ کو پکڑتا اور زمین پر پھینک دیتا تھا اور سموں سے پامال کرتا تھا اس طرح اس نے چالیس پیادوں کو واصل جہنم کیا اور امام حسینؑ کے ساتھ رہ کر ثواب جہاد حاصل کیا اور روز قیامت ذوالجناح محشور ہوگا حالانکہ [illegible] حشر سے تعلق نہیں ہے۔اگر خدا نے چاہا تو مقام شفاعت میں ذوالجناح [illegible] شفاعت کرے گا۔خدا اس کی شفاعت پر حریت امام حسینؑ قبول کرے گا اور اگر خدا قبول نہ کرے تو حضرت امام حسین علیہ السلام جو اللہ کے نزدیک ہے اہل محشر پر کس طرح ظاہر ہوگی [illegible] ذوالجناح کی تین دن بھوکا و پیاسا رہا!

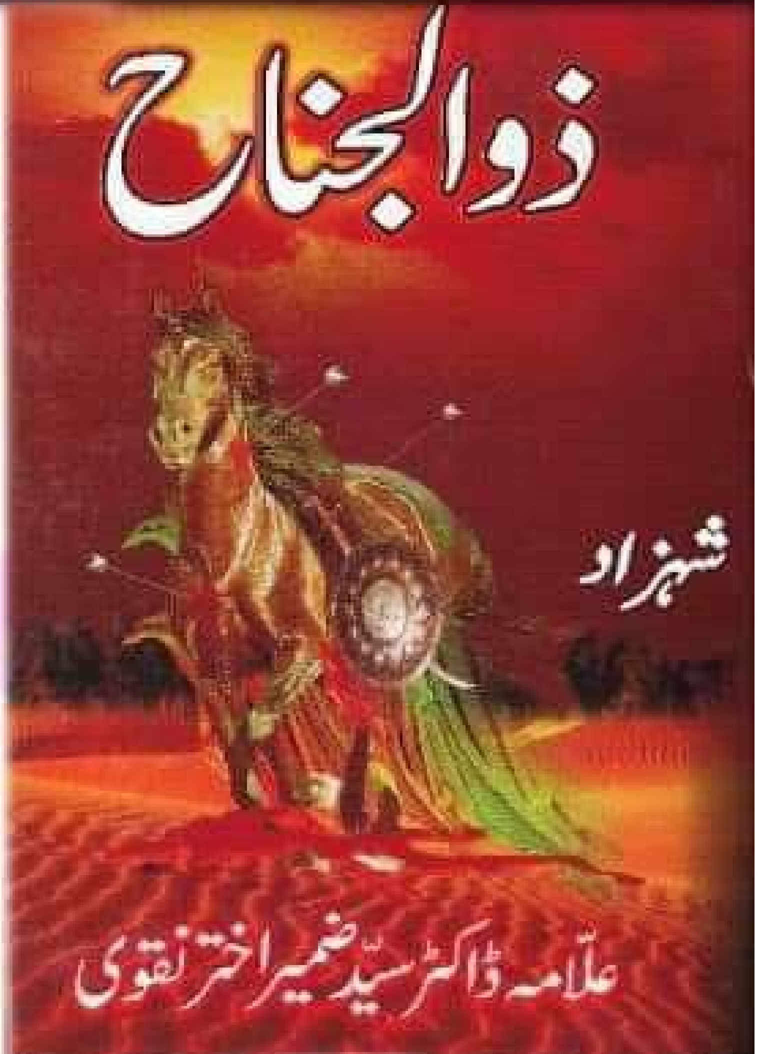

امام علیؑ کا اسلام کی حفاظت کرتے ہوئے خلافت کا خیال چھوڑ دینا

امام علیؑ نے اسلام کی حفاظت کے خیال سے تعاون کی راہ اختیار کی اور خلافت (حکومت) کا خیال چھوڑ دیا مشکلات کو دور کیا اور اسلام کے پیچیدہ مسائل کو حل کیا اس طرح آپ نے اسلام کی بنیاد کو مستحکم کر دیا

تاریخ فقہ جعفری صفحہ ۱۶۸

اسلام نے ابھی تازہ تازہ ترقی شروع کی تھی۔ اتنے میں ان خطرات نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ایسے میں امام علی علیہ السلام نے یہی بہتر سمجھا کہ خلافت پر اپنے حق سے چشم پوشی کریں اور دوسرے فریق کے ساتھ متحدہ محاذ بنا کر ان زبردست خطرات کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

امام علی علیہ السلام نے اس بارے میں حضرت ابوبکرؓ سے کھل کر گفتگو کی اور واضح کر دیا کہ اگر میں اپنا حق مانگتا ہوں تو اسلام کی خاطر اور اگر اس سے چشم پوشی کرتا ہوں تو وہ بھی اسلام ہی کی خاطر۔

بہرحال امام علی علیہ السلام نے اسلام کی حفاظت کے خیال سے تعاون کی راہ اختیار کی اور خلافت (حکومت) کا خیال چھوڑ دیا، مشکلات کو دور کیا اور اسلام کے پیچیدہ مسائل کو حل کیا۔ اس طرح آپ نے اسلام کی بنیادوں کو مستحکم کر دیا۔

بانی اسلامؐ دنیا سے رحلت کر گئے تھے مگر ابھی لوگ اسلام کے بنیادی احکام

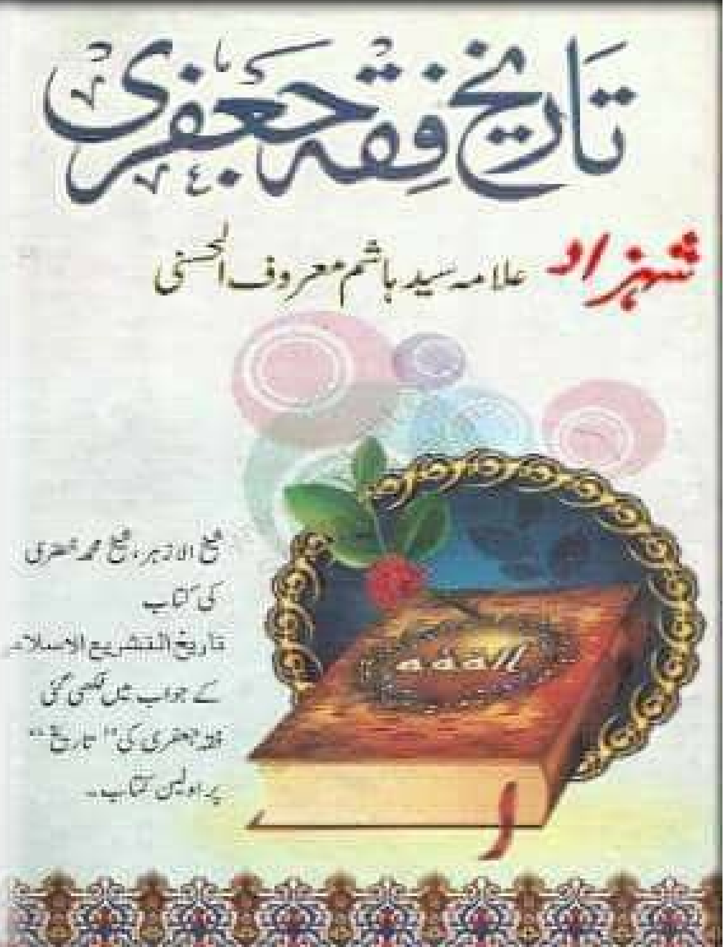

خدا کی مصلحت کے تحت قرآن میں حضرت علیؑ کا نام بیان نہیں ہوا

آیت اللہ سید محمد علی ابن الرضا خوانساری اپنی کتاب تجلیات عصمت صفحہ نمبر 285 پر فرماتا ہے

خدا کی مصلحت کے تحت قرآن میں حضرت علیؑ کا نام بیان نہیں ہوا ہے اگرچہ متعدد آیات میں رمزی طور پر امیر المومنین کی امامت کی طرف اشارہ ہوا ہے لیکن صریح طور پر آپ کا نام بیان نہیں ہوا ہے

روایت ہے کہ سورۂ مائدہ کی ایک آیت اس طرح تھی:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ فِي عَلِيٍّ ۚ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (سورۂ مائدہ آیت ۶۷ ...)

ظاہر ہے کہ "فی علی" اس آیت میں اضافہ ہوا ہے اور موجودہ قرآن سے حذف کر دیا گیا ہے لیکن جو علمائے کرام قرآن میں کسی کی تحریف کے قائل نہیں ہیں وہ کہتے ہیں: "فی علی" تفسیر ہے نہ قرآن کا جز تھا جو حذف ہو گیا ہے۔

خدا کی مصلحت کے تحت قرآن میں حضرت علی علیہ السلام کا نام بیان نہیں ہوا ہے اگرچہ متعدد آیات میں رمزی طور پر امیر المومنین علیہ السلام کی امامت کی طرف اشارہ ہوا ہے لیکن صریح طور پر آپ کا نام بیان نہیں ہوا ہے کیوں کہ ممکن تھا کہ مخالفین اسی بہانہ سے قرآن میں تحریف کرتے۔

قرآن صرف فصاحت و بلاغت ہی کے لحاظ سے معجزہ نہیں ہے بلکہ ...
معجزہ ہے مثلاً قرآن غیب کی خبر دیتا ہے، مستقبل کے حالات بیان کرتا ہے، الٰہیات، اخلاقیات،

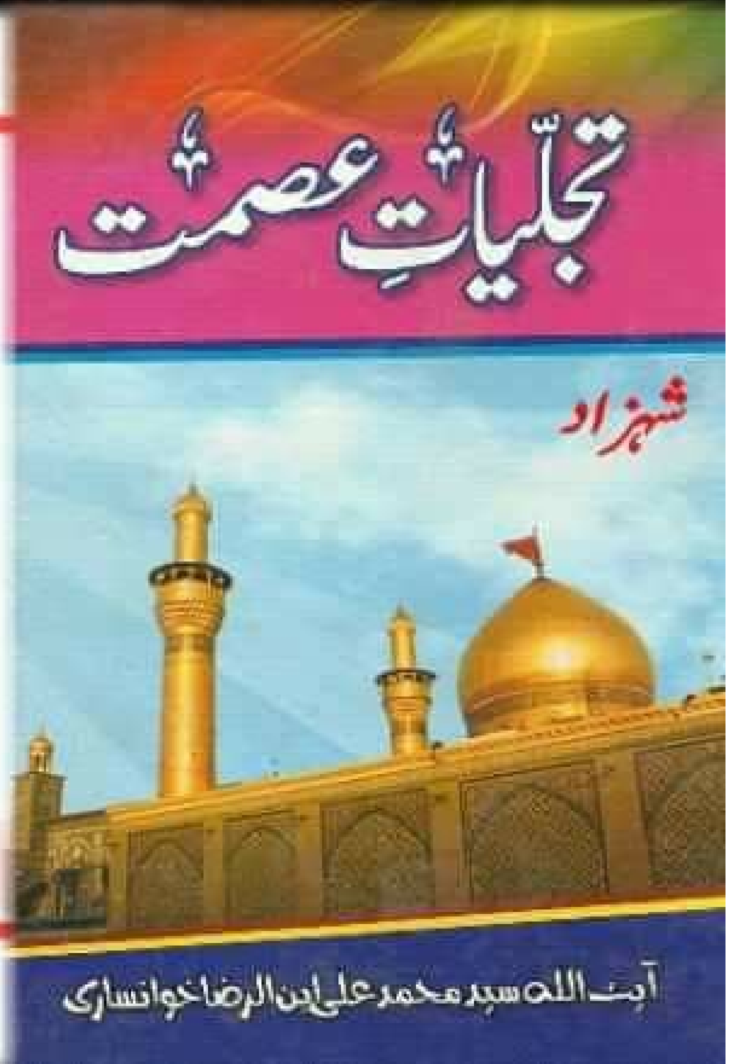

ہمارے پاس مصحف فاطمہؑ معجود ہے خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن کا ایک لفظ معجود نہیں

شیخ عباس قمی بیت الاحزان کے صفحہ نمبر ۳۸ پر امام جعفر صادقؑ کو نقل کرتے فرماتا ہے

ہمارے پاس مصحف فاطمہؑ معجود ہے لوگوں کو کیا پتہ کہ مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟ میں نے پوچھا مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا! وہ ایک ایسا مصحف ہے جو تمہارے ہاتھوں میں معجودہ قرآن مجید سے تین گنا بڑا ہے خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن مجید کا ایک بھی حرف نہیں ہے

آپ نے فرمایا: وہ چمڑے کا ایک مخزن ہے جس میں سابقہ انبیاء و اوصیاء و علمائے بنی اسرائیل کا علم ہے۔

میں نے عرض کیا: یہ علم کامل ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ علم ہے لیکن علم کامل نہیں ہے۔ پھر آپ کچھ دیر تک خاموش رہے اور فرمایا: وان عندنا لمصحف فاطمة عليها السلام: ہمارے پاس مصحف فاطمہؑ موجود ہے لوگوں کو کیا پتہ کہ مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟

میں نے پوچھا: مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ ایک ایسا مصحف ہے جو تمہارے ہاتھوں میں موجود قرآن مجید سے تین گنا بڑا ہے۔ خدا کی قسم اس میں تمہارے قرآن مجید کا ایک بھی حرف نہیں ہے۔[1]

میں نے عرض کیا: یہ کامل علم ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ بھی علم ہے لیکن کامل علم نہیں ہے پھر کچھ دیر تک آپ خاموش رہے اور فرمایا: ہمارے پاس گزشتہ اور قیامت کے دن تک آنے والے حالات کا علم موجود ہے۔

میں نے کہا: یہ کامل علم ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ بھی علم ہے لیکن کامل علم نہیں ہے

میں نے پوچھا کہ کامل علم کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: علم کامل وہ علم ہے جو روزانہ دن رات میں ایک موضوع کے بعد

بيت الأحزان

في ذكر أحوال سيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء عليها السلام

شہزاد

الشيخ الجليل، المحدث الشهير الحاج الشيخ عباس القمي دام ظله

دار زينب الكبرى

رافضیت کی مصحف فاطمہؓ کو قرآن پر فضیلت

ابو بصیر امام جعفر صادقؒ سے روایت کرتا ہے ہمارے پاس مصحف فاطمہؓ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے میں نے کہا کہ وہ کیا ہے فرمایا تمہارے اس قرآن سے بلحاظ (تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم کتاب الحجت صفحہ ۱۲۳

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا 82 سورة النساء

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے حضرت نے [illegible] فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے [illegible] واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ [illegible] انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علماء کے علم کا [illegible] میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا صرف یہی نہیں ہے پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ما کان و ما یکون ہے تا قیامت [illegible] میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں [illegible] فرمایا جو حادثے رات اور دن میں [illegible] اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی رہے گی قیامت تک [illegible] اس کا علم ہے

۲ ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

شہزاد

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام [illegible] الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن [illegible] سید ظفر حسن صاحب [illegible] امروہوی

[illegible]

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

قرآن پاک کے مدمقابل مصحف فاطمہؓ اور عقائد رافضیت

راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادقؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسولؐ نے لکھوایا حضرت نے لکھا اس میں حلال حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم کتاب الحجت صفحہ ۱۲۶

عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِبٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عِنْدَنَا مَا لَا نَحْتَاجُ مَعَهُ إِلَى النَّاسِ وَ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَيْنَا وَ إِنَّ عِنْدَنَا كِتَاباً إِمْلَاءُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ خَطُّ عَلِيٍّ عليه السلام، صَحِيفَةٌ فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَ حَرَامٍ وَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَا بِالْأَمْرِ، فَنَعْرِفُ إِذَا أَخَذْتُمْ بِهِ وَ نَعْرِفُ إِذَا تَرَكْتُمُوهُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھوایا اور حضرت نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ زُرَارَةَ أَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: إِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَ الْمُعْتَزِلَةَ قَدْ أَطَافُوا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ؟ فَقَالَ: وَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي لَكِتَابَيْنِ فِيهِمَا تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَ كُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ، لَا وَ اللهِ مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا.

۷۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ فرقہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن [illegible] کے گرد جمع ہوگئے ہیں کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا، واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

شہزاد

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام [illegible] الشیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

[illegible]

مفسر قرآن [illegible] السید ظفر حسن صاحب [illegible]

[illegible]

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

رافضیت کی مصحف فاطمہؓ کو قرآن پر فضیلت

ابو بصیر امام جعفر صادقؒ سے روایت کرتا ہے ہمارے پاس مصحف فاطمہؓ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے میں نے کہا کہ وہ کیا ہے فرمایا تمہارے اس قرآن سے بلحاظ (تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم کتاب الحجت صفحہ ۱۲۳

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۸۲ سورۃ النساء

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیا ہے۔ میں نے کہا حضور بتائیں جامعہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ لمبا رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے حضرت نے میری دونوں آنکھوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ کہتے ہوئے آپ نے غضبناک ہو کر کہا میں نے کہا یہ خدا کی قسم علم ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جفر کیا ہے میں نے پوچھا حضور جفر کیا ہے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علماء کے علم کا جو بنی اسرائیل میں ہو چکے ہیں میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیا ہے میں نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا صرف یہی نہیں ہے پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ماکان و مایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا اس کے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا جو حادثے رات اور دن میں ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی یہی اس کا بھی علم ہے

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

شہزاد

کتاب الحجۃ

خلافت و رسالت و امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام ... مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن ... مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ ... امروہوی

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

کیا حضرت عباسؓ لالچی اور ڈرپوک تھے کتاب رافضیت سے حضرت عباسؓ کا حضرت علیؓ سے اپنے حصہ مانگنا اور جو ہوا (استغفر اللہ)

بہار میں جابر انصاری سے مروی ہے کہ سرور انبیاء کی وفات کے بعد جناب عباس حضرت علیؓ کے پاس آئے اور کہا

یا علیؓ مجھے میراث محمد ﷺ میں سے اپنا حصہ دے

چچا جان آپ کو معلوم ہے کہ جو زمین تھی اس پر ارباب اقتدار نے قبضہ کر لیا اور اس کے علاوہ ایک آپ کی یہ سواری ہے ایک زرہ ہے ایک عمامہ ہے اور ایک تلوار ہے میں آپ کو اس بات سے کبھی الگ سمجھتا ہوں کہ آپ ایسی چیزوں کا مطالبہ کریں جو آپ کا حق نہیں ہے آپ کی بیٹی موجود ہے اور بیٹی کے ہوتے ہوئے کوئی بھی متوفی کا وارث نہیں ہوتا

عباسؓ نے کہا میں محمد ﷺ کا چچا ہوں اور میں لے کر رہوں گا

حضرت علیؓ اٹھے آپ کے ساتھ آپ کے موالی بھی تھے آپ مسجد نبوی میں آئے اور آپ نے حکم دیا کہ زرہ، عمامہ، تلوار، اور سواری رسول ﷺ لائی جائے جب سب کچھ آگیا تو آپ نے فرمایا چچا جان میں آپ کو بتا دوں یہ چیزیں جو اس وقت آپ کے سامنے موجود ہیں تبرکات انبیاء سے ہیں اور یہ نبی یا وصی نبی کے پاس رہتی ہیں آپ ان چیزوں کو اپنے جسم سے لگا کر سواری پر سوار ہو کر چلے گئے تو یہ آپ کا مال ہے اور اگر آپ ایسا نہ کر سکے تو پھر آپ کو اور کسی دوسرے کو آج کے بعد بھی ان چیزوں کا حق نہیں ہوگا عباسؓ نے کہا مجھے منظور ہے حضرت علیؓ نے زرہ رسولؐ عباس کو پہنائی عمامہ رسولؐ عباس کے سر پر رکھا اور تلوار عباسؓ کی کمر میں لٹکا کر فرمایا بسم اللہ اٹھیے در مسجد پر آپ کی سواری موجود ہے اس پر سوار ہو کر تشریف لے جائیں عباسؓ نے ہر چند کوشش کی لیکن اٹھ تک نہ سکے تمام اہل مسجد دیکھ کر انگشت بدندان ہوگئے پھر آپ نے تلوار اتاری اور کہا چلیں اب اٹھ جائیں عباسؓ نا اٹھ سکے آپ نے سر سے عمامہ اتارا ایک طرف رکھا اور فرمایا زرہ لے کر اٹھیں عباسؓ نہ اٹھ سکے آپ نے پھر زرہ بھی اتار لی اور فرمایا اٹھیے اب عباسؓ اٹھ گے اور بیرونی مسجد جانے لگے عباسؓ کا خیال تھا کہ اب سواری کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے لیکن بنی عدی میں سے ایک شخص آپ کے ساتھ تھا اس نے کہا زرہ تلوار اور عمامہ میں کچھ ہو سواری تو دروازے پر تھی اس سے کوئی کچھ نہیں کر سکتا آپ سواری رسولؐ تو لے جائیں عباسؓ اس کے کہنے میں آگئے جب آپ سواری کے قریب پہنچے تو اس نے دولتیاں جھاڑ کر ایک وحشت ناک آواز نکالی کہ عباسؓ غش کر گے جب غش سے افاقہ ہوا تو کہنے لگے علیؓ بس میں کچھ نہیں لیتا

اللمعۃ الساکبہ جلد اول صفحہ نمبر ۲۷۴ ۲۷۵

۴۔ جناب عباس اور حضرت علیؑ:

۵۔ معاویہ اور حضرت علیؑ:

بقول رافضیت کے جنابِ عباسؓ نے ہجرت نہ کی اس لیے محمد ﷺ کی وراثت سے محروم رہے

ہارون نے امام سے کہا مجھے عباسؓ و علیؓ کے بارے میں بتائیں کہ کس لیے امام علیؓ رسولؐ کے ارث کے زیادہ وارث تھے جبکہ عباسؓ ان کے چچا ان کے باپ کے بھائی تھے امام نے فرمایا مجھے اس سے معاف رکھیں ہارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کو معاف نہیں کرتا جب تک جواب نہ دیں امام نے فرمایا اگر معاف نہیں کرتا تو امان دے دے ہارون نے کہا ہاں امان دیتا ہوں امام نے فرمایا رسولؐ نے اس کو وراثت کا حصہ نہیں دیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی آپ کے باپ عباسؓ رسولؐ پر ایمان لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی امام علیؓ سب سے پہلے رسولؐ پر ایمان لائے اور ہجرت بھی کی... پس ہجرت کی قدرت رکھتے تھے ہجرت نہیں کی لہذا وہ رسولؐ کے وارث نہیں

الدّمعۃ السّاکبہ جلد سوم صفحہ نمبر ۸۰ تا ۸۱

حضرت عباس رسول کے چچا نے ہجرت نہ کی

[illegible]

و اللذین امنوا ولم یھاجروا مالکم من ولا یتھم من شی حتی یھاجروا...(۱)

[illegible]

[illegible]

اللذین امنوا ولم یھاجروا مالکم من ولایتھم من شی ء حتی یھاجروا وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر . (۱)

[illegible]

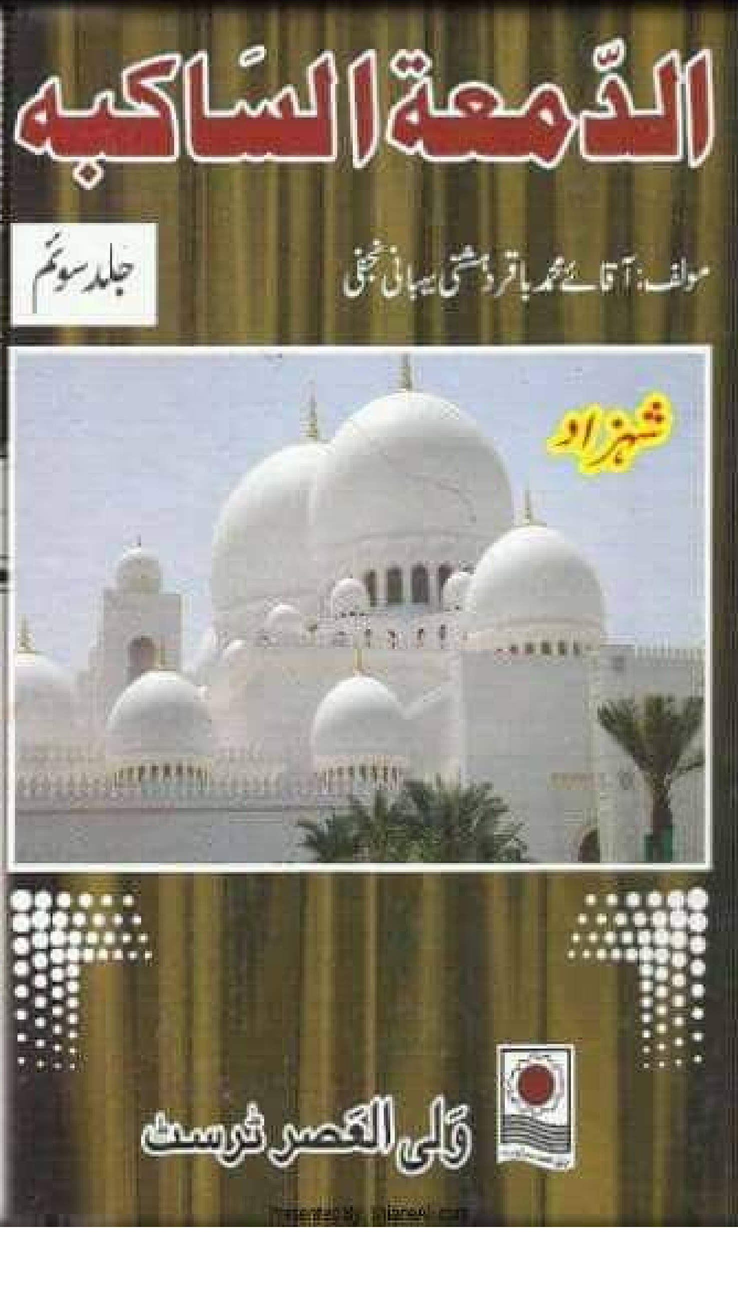

رافضیوں شیخین پر تو الزام لگاتے ہو کیا بی بی فاطمہؓ جناب عباسؓ سے بھی ناراض تھی جو آخری وقت میں ملنے کی اجازت نہ دی

شیخ عباس قمی بیت الاحزان کے صفحہ نمبر ٢٨١ طوسی سے نقل کرتا ہے

حضرت زہرا کی بیماری میں روز بروز شدت پیدا ہوتی گئی عباس بن عبدالمطلب عیادت کے لئے آئے تو انہیں کہا گیا کہ بی بی کی طبیعت سخت ناساز ہے وہ کسی سے بات نہ کر سکیں گی اس لیے کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہے یہ سن کر عباس اپنے گھر چلے آئے

اور مذکورہ خواتین کی مدد سے مجھے غسل دینا اور مجھے رات کے وقت دفن کرنا اور عوام الناس کو میری موت کی اطلاع نہ دینا کہ وہ میری قبر پر آ کر کھڑے ہوں۔

عباسؓ کا مشورہ

شیخ طوسی لکھتے ہیں:

حضرت زہراؑ کی بیماری میں روز بروز شدت پیدا ہوتی گئی۔ عباسؓ بن عبدالمطلب عیادت کے لئے آئے تو انہیں کہا گیا کہ بی بی کی طبیعت سخت ناساز ہے۔ وہ کسی سے بات نہ کر سکیں گی اس لئے کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔

یہ سن کر عباسؓ اپنے گھر چلے آئے اور حضرت علیؑ کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ انہوں نے قاصد سے کہا کہ تم علیؑ سے ملاقات کرو اور میری طرف سے ان سے جا کر کہو کہ عباسؓ کہہ رہے ہیں۔ پیارے بھتیجے! آپ کا چچا آپ کو سلام کہتا ہے اور سلام کے بعد کہتا ہے کہ مجھے حیرت

بيت الأحزان

في ذكر أحوال سيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء عليها السلام

الشيخ الجليل المحدث الخبير الحاج الشيخ عباس القمي طاب ثراه

شہزاد

دار زينب الكبرى

عقائد رافضیت کے مطابق امام حسین ؓ کا مرد کو عورت اور عورت کو مرد بنانا

اگر تم لوگ اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو مجھے عورت بنا دے اور یہ میری بیوی ہے اسے مرد بنا دے.... امام حسین ؓ نے زیر لب کچھ پڑھا پھر اس کی طرف دیکھ کر فرمایا.... پہلے تو وہ ہنس رہا تھا پھر جو ہی اس نے اپنی طرف توجہ کی عورت کہ طرح منہ کو چھپا لیا اور باہر دوڑ گی اس کہ بیوی نے بتایا کہ میں مرد ہوں آپ نے فرمایا جا اپنی عورت کو تلاش کر وہ باہر نکلا تلاش کیا اور گھر لایا **ایک بچہ پیدا ہوا** سال کے بعد میاں بیوی امام حسین ؓ کے پاس آئے توبہ کی معافی مانگی اور درخواست کی ہمیں اپنی حالت پر واپس لائیں امام حسین ؓ نے دست دعا بلند کر کے عرض کیا...... وہ دونوں اپنی حالت پر واپس آگئے اور گھر چلے گئے

الدّمعۃ الساکبہ جلد اول صفحہ ۵۲۱ تا ۵۲۲

۱۔ مجھے عورت بنا دے:

آپ نے فرمایا:

۲۔ کون ایسا کر سکتا ہے:

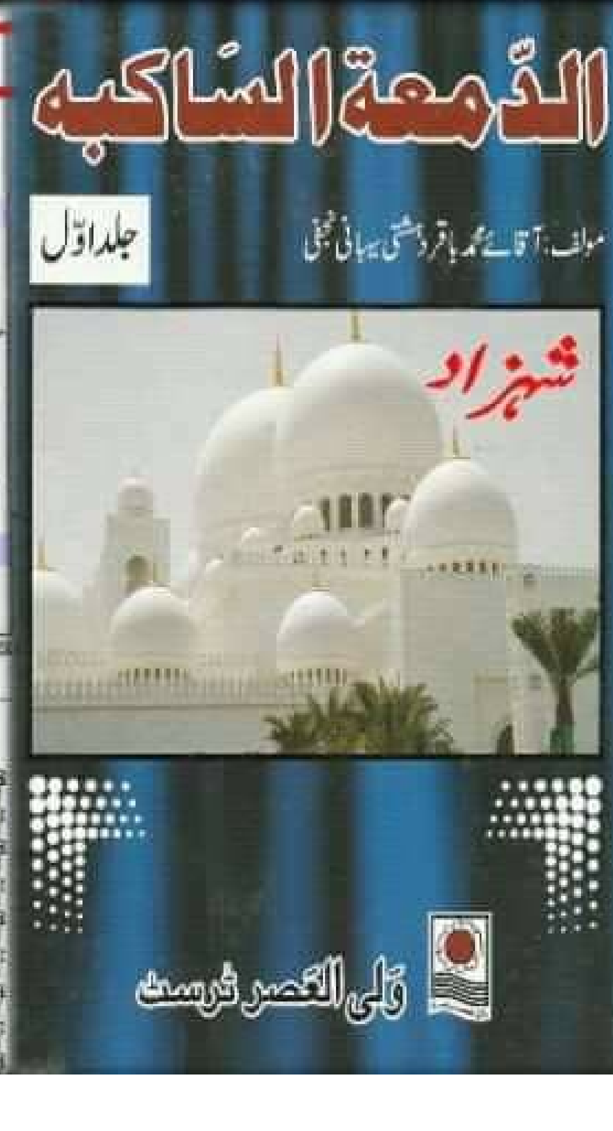

حضرت علیؓ کے سپاہیوں نے آپ کو تنہا چھوڑ دیا

امیر معاویہؓ کے مقابلہ کے لیے صفین کی طرف روانگی ہونا تھا لیکن حضرت علیؓ کے سپاہیوں نے سستی کی ان کی کثرت کوفہ چلی گی اور آپ کو انہوں نے تنہا چھوڑ دیا اپنے سپاہیوں کے اس طرز عمل پر حضرت بہت خفا ہوئے

بیت الاحزان صفحہ ۱۳۲

یہ خط حضرت کو اس وقت ملا جب آپ اپنے لشکر کو حکم صادر کر چکے تھے کہ وہ "نخیلہ" کی عسکرگاہ میں جمع ہوں جہاں سے معاویہ کے مقابلہ کے لئے صفین کی طرف روانگی ہونا تھی۔ لیکن حضرت علیؑ کے سپاہیوں نے سستی کی، ان کی کثرت کوفہ چلی گئی اور آپ کو انہوں نے تنہا چھوڑ دیا۔

اپنے سپاہیوں کے اس طرز عمل پر حضرت بہت خفا ہوئے۔ مجھے جب ان حالات کا علم ہوا تو میں رات کے وقت امیرالمومنین علیہ السلام کے دروازے پر پہنچا اور حضرت کے خادم قنبر سے پوچھا: امیرالمومنین کا کیا حال ہے؟

قنبر نے کہا: وہ اس وقت سوئے ہوئے ہیں۔

حضرت نے قنبر کی بات سن لی اور فرمایا: کون ہے؟

قنبر نے کہا: امیرالمومنین یہ ابن عباسؓ ہے۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ امامؑ نے مجھے داخل ہونے کی اجازت دی۔ میں اندر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ بستر کے ایک کنارے پر بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے جسم پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا ہے اور انتہائی بے چین دکھائی دے رہے تھے۔

یہ حالت دیکھ کر میں نے ان سے کہا: امیرالمومنینؑ! آج رات آپ بہت پریشان محسوس ہوتے ہیں آپ کو نیند نہیں آئی؟

آپ نے فرمایا: ابن عباسؓ تجھ پر افسوس! جب دل ہی بے قرار ہو تو آنکھوں میں نیند

بیت الأحزان

في ذكر أحوال سيدة نساء العالمين **فاطمة الزهراء** عليها السلام

شہزا

الشيخ الجليل، المحدث البصير الحاج الشيخ عباس القمّي طاب ثراه

دار زينب الكبرى

عقائد رافضیت میں شیطان حضرت علیؓ سے بے پناہ محبت کرتا ہے

رافضیت نے علیؓ کے غلو میں شیطان کو بھی علیؓ کا مرید بنا دیا

ارشادِ الٰہی ہے سورت فاطر آیت 6

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ

بے شک شیطان تو تمہارا دشمن ہے سو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنی جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں

159

یہ ابلیس لعین ہے۔

حضرت علیؑ نے فرمایا :۔

یہ سن کر میں اس کے تعاقب میں دوڑا ، یہاں تک کہ میں نے اسے پالیا اور میں نے اسے زمین پر پٹک دیا اور اس کے سینے پر جا بیٹھا اور میں نے اس کی گردن دبوچنے کے لیئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو اس نے مجھ سے کہا :۔

ابوالحسنؑ ! ایسا نہ کرنا کیونکہ مجھے وقت معلوم تک مہلت ملی ہوئی ہے۔ خدا کی قسم ! یا علی میں آپؑ سے بے حد محبت کرتا ہوں اور جو بھی آپؑ سے بغض رکھتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اس کے باپ کے ساتھ جماع میں شریک ہوتا ہوں اور وہ ولد الزنا ہوتا ہے یہ سن کر میں ہنس پڑا اور اسے چھوڑ دیا“۔

فاطمہؑ کی وجۂ تسمیہ

۳۳۷۔ ہم سے محمد بن احمد بن حسین بن یوسف بغدادی نے بیان کیا ، انہوں نے علی بن محمد بن عیینہ سے سنا ، انہوں نے دارم بن قبیصہ نہشلی سے سنا ، انہوں

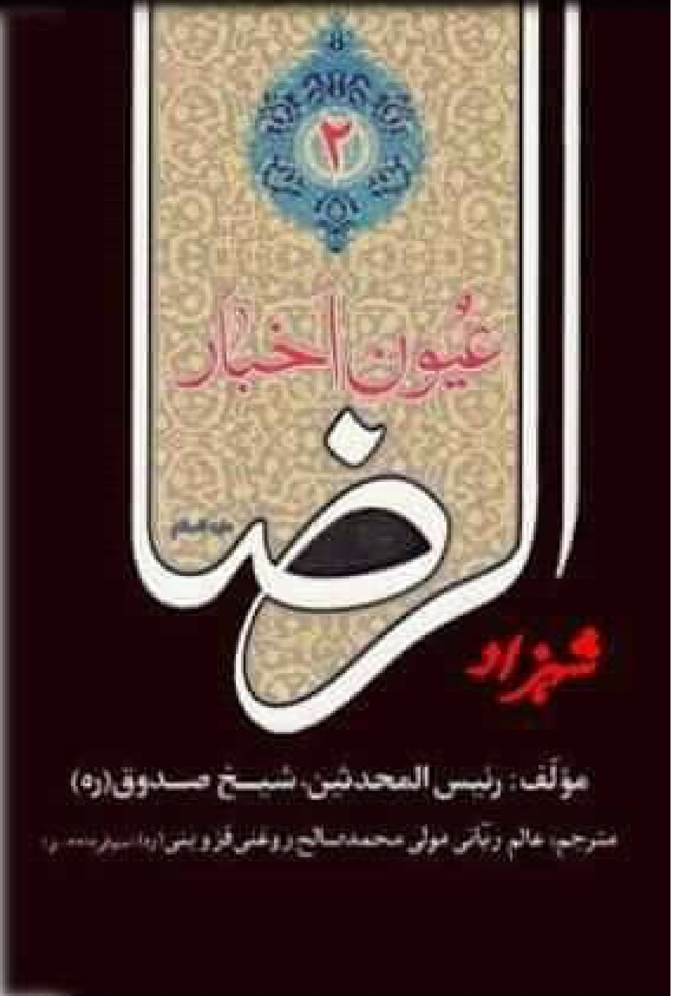

عقائد رافضیت کے مطابق اللہ نے قرآن میں علیؓ کے گھوڑے کی قسم کھائی

اللہ تعالیٰ علیؓ کے گھوڑے کی قسم کھاتا ہے اس گھوڑے کی مختلف حالتوں کی قسم کھاتا ہے اور قرآن کی آیات بنا دیتا ہے تاکہ تم طوعاً یا کرھاً نماز میں قرآن پڑھو تو علیؓ کے گھوڑے کا بھی ذکر کرو

طوبیٰ السید ابو محمد نقوی صفحہ 174

میں تو فرعون نمرود اور یزید ملعون بھی ہے اللہ ان سب کی قسم کیسے اٹھا سکتا ہے۔

182. علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کی قسم:

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے ہانپتے (فراٹے بھرتے) گھوڑوں کی پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں۔ پھر صبح کے وقت چھاپا (اچانک حملہ) مارتے ہیں تو اس کے گرد و غبار بلند کرتے ہیں پھر (دشمنوں کے) گروہ میں جا گھسے ہیں۔

(العٰدیٰت 1-5)

یہ سورۃ جنگ ذات السلاسل کے وقت 8 ہجری میں نازل ہوئی۔ دشمنان اسلام بارہ ہزار لشکر کے ساتھ سرزمین یابس میں جمع تھے اور عہد کیا کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کو قتل کر کے رہیں گے۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی جماعت صحابہ بھیجی مگر ناکام واپس لوٹے پھر مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی قیادت میں لشکر بھیجا آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت کے مطابق تیز رفتاری سے سفر کر کے راتوں رات وہاں فجر کے وقت جا پہنچے اور محاصرہ کر کے اسلام پیش کیا۔ مگر انہوں نے قبول نہ کیا تو آپ (صلوٰۃ اللہ علیہ) نے ابھی فضا تاریک ہی تھی کہ حملہ کر کے فتح پالی۔ ادھر مسجد نبوی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو مولا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کی تمام نقل و حرکت بتا رہے تھے پھر نماز فجر میں یہ سورۃ تلاوت کی۔

اللہ تعالیٰ علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کی قسم کھاتا ہے اس گھوڑے کی مختلف حالتوں کی قسم کھاتا ہے اور قرآن کی آیات بنا دیتا ہے تاکہ تم طوعاً یا کرھاً نماز میں قرآن پڑھو تو علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) کے گھوڑے کا بھی ذکر کرو۔

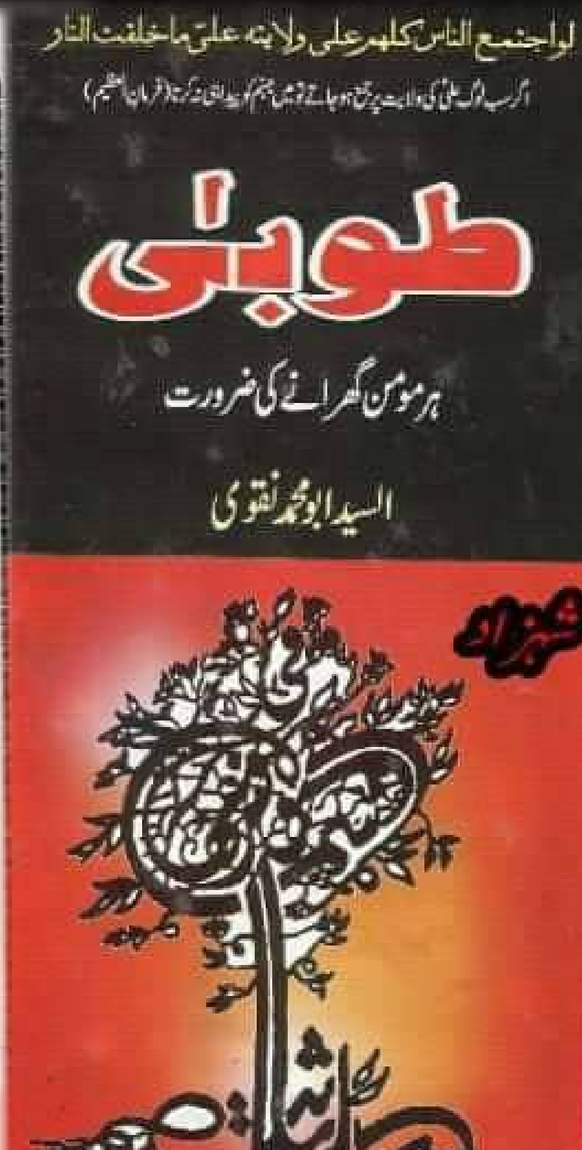

حضرت حسینؓ نے فاطمہؓ یا کسی اور کا دودھ ہرگز نہیں پیا بلکہ محمد ﷺ اپنی زبان چسواتے تھے

رسولؐ خدا ہر روز حسینؓ کے پاس آتے اور اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں رکھ دیتے اور وہ چوستے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جاتے اس طرح ان کا گوشت رسولؐ خدا کے گوشت سے بنا ہے انہوں نے فاطمہؓ یا کسی اور کا ہرگز دودھ نہ پیا

فضائل اہل بیت جلد اول صفحہ 286

يا ابي والذي بعثني بالحق نبيا ان الحسين بن علي في السماء اكبر منه في الارض وانه لمكتوب عن يمين عرش الله: حسين مصباح هدى وسفينة نجاة

"اے ابی! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے بے شک امام حسینؑ کا مرتبہ زمین سے کہیں زیادہ آسمان پر ہے اور خدا کے عرش کے دائیں طرف لکھا ہوا ہے حسینؑ چراغ ہدایت اور نجات کی کشتی ہے۔"

([illegible])

حسینؑ کی خوراک

([illegible]) شیخ صدوق علل الشرائع اور کلینی کافی میں امام صادق سے نقل کرتے ہیں:

كان رسول الله يأتي الحسين في كل يوم فيضع لسانه في فمه فيمصه حتى يروى فانبت الله عز وجل لحمه من لحم رسول الله ولم يرضع من فاطمة ولا من غيرها لبنا قط

"رسولؐ خدا ہر روز حسینؑ کے پاس آتے اور اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں رکھ دیتے اور وہ چوستے، یہاں تک کہ وہ سیر ہو جاتے۔ اس طرح ان کا گوشت رسولؐ خدا کے گوشت سے بنا ہے۔ انہوں نے فاطمہؑ یا کسی اور کا ہرگز دودھ نہ پیا۔"

([illegible])

ابن شہر آشوب کتاب مناقب میں کہتے ہیں۔ رسولؐ خدا نے چالیس دن رات تک یہ کام جاری رکھا۔ یہاں تک کہ امام حسینؑ رسولؐ خدا کے گوشت سے پروان چڑھے۔

(مناقب ابن شہر آشوب [illegible])

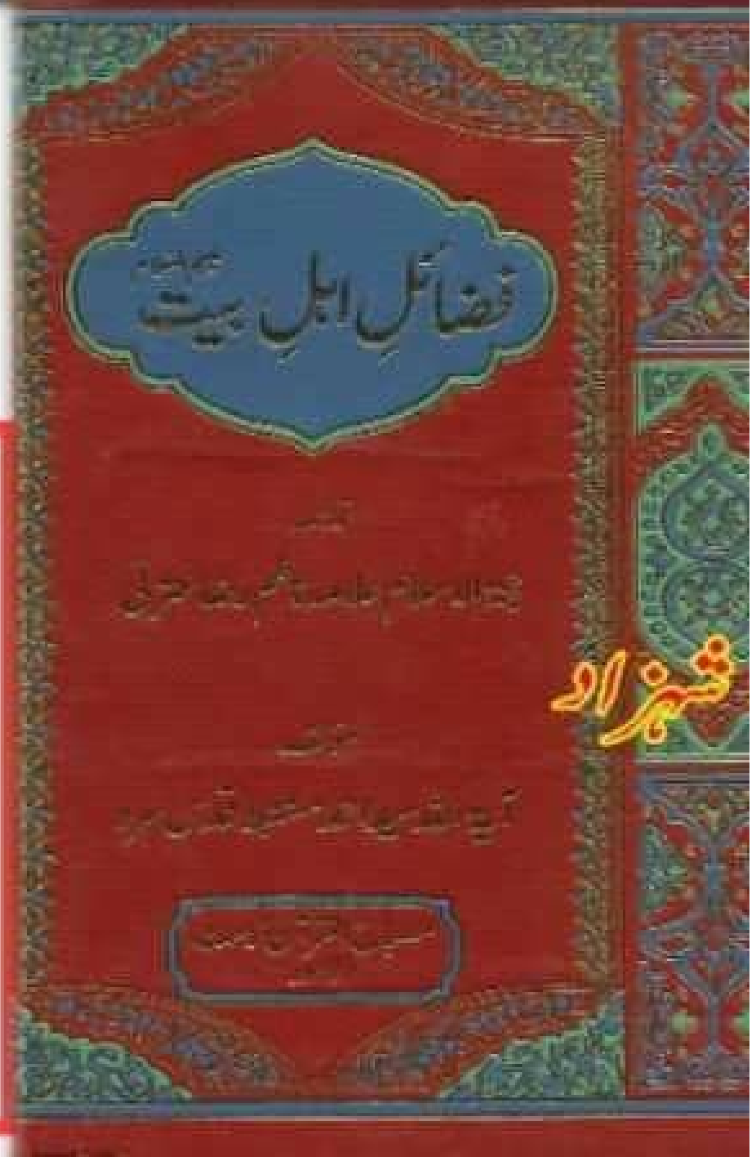

علیؑ اور زبیر کا بیعت کرنا فاطمہؑ کا راضی ہونا

بیت الاحزن شیخ عباس قمی ۱۶۳ تا ۱۶۴

راوی کہتا ہے کہ جب علیؑ اور زبیر نے بیعت کر لی تو تمام قسم کی شورش تھم گی ابو بکرؓ حضرت فاطمہؑ کے پاس آئے اِن سے عمرؓ کی سفارش کی اور حضرت فاطمہؑ سے درخواست کی کہ وہ اِس سے درگزر فرمائیں حضرت فاطمہؑ راضی ہو گیں

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا "ابوبکر! تم نے بڑی جلدی خاندان محمدؐ پر یورش کی ہے اور تم نے بہت بڑی جسارت کی ہے۔ خدا کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گی، عمر سے گفتگو نہیں کروں گی۔"

راوی کہتا ہے کہ جب علیؑ اور زبیر نے بیعت کر لی تو تمام قسم کی شورش تھم گئی۔ ابوبکر حضرت فاطمہؑ کے پاس آئے، ان سے عمر کی سفارش کی اور حضرت فاطمہؑ سے درخواست کی

۱۔ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ۹ صفحہ ۴۹

۱۶۳

کہ وہ اس سے درگزر فرمائیں۔ حضرت فاطمہؑ راضی ہو گئیں۔۱

ابن ابی الحدید مذکورہ روایات نقل کر کے لکھتے ہیں

بيت الأحزان

في ذكر أحوال سيدة نساء العالمين فاطمة الزهراء سلام الله عليها

شہزاد

الشيخ الجليل، المحدث البصير الحاج الشيخ عباس القمّي قدس سره

دار زينب الكبرى

رافضیت کا محمد ﷺ پر بہتان عظیم حضرت ابو بکرؓ کی بیعت سب سے پہلے شیطان نے کی

ابلیس اس واقعہ سے بہت مایوس ہوا کچھ دنوں بعد حضرت محمد ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے علیؓ میرے منبر پر سب سے پہلے ابو بکرؓ کی بیعت ابلیس کرے گا جو ایک بڑھے کی شکل میں ہو گا اور بیعت کے بعد شیطان کو اپنے گرد جمع کرے گا

ابلیس نامہ جلد دوم صفحہ ۱۶۹

حضرتؑ نے فرمایا: وہ ابلیس تھا۔

کیوں کہ ابلیس اور اس کے حواری سوالی غدیر خم کے دن (جب رسول خداؐ نے مجھے ولایت و امامت کے عہدہ پر منصوب کیا تھا) موجود تھے۔ اس موقع پر شیاطین باہم باتیں کر رہے تھے کہ: یہ امت اب رحمت الٰہی کی سزاوار بن گئی ہے اب اس کے بعد ان پر ہمارا بس نہ چلے گا کیوں کہ پیغمبرؐ نے ان کے لیے امام اور پیشوا مہیا کر دیا ہے۔

ابلیس اس واقعہ سے بہت مایوس ہوا۔ کچھ دنوں بعد حضرت رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا:

اے علی میرے منبر پر سب سے پہلے ابو بکر کی بیعت ابلیس کرے گا جو ایک بوڑھے کی شکل میں ہوگا اور بیعت کے بعد شیاطین کو اپنے گرد جمع کرے گا شیاطین اس پر سجدہ کریں گے اور شیطان ان سے کہے گا: یہ جو تم نے سوچ لیا تھا کہ اس امت کی گمراہی کا اب کوئی راستہ نہیں ہے غلط تھا۔

تم نے دیکھ لیا کہ میں نے ان سے اور ان کی امت سے کیا سلوک کیا میں نے وہ حرکت کی ہے کہ وہ خدا کے حکم سے انحراف کرتے ہوئے اس کی اطاعت سے نکل گئے ہیں جس کی اطاعت کا حکم رسول خداؐ نے انھیں دیا تھا۔۱

خداوند عالم نے اسی سلسلہ میں آیت نازل فرمائی:

ولقد صدّق علیهم ابلیس ظنّه فاتّبعوه الاّ فریقا من

۱۔ کتاب سلیم بن قیس ہلالی، مناقب اہل بیت جلد ۱ ص ۱۲۹، روضہ کافی حدیث ۵۴۱، اثبات الہداۃ جلد ۱ ص ۵۳، جلد ۲ ص ۷۴۔

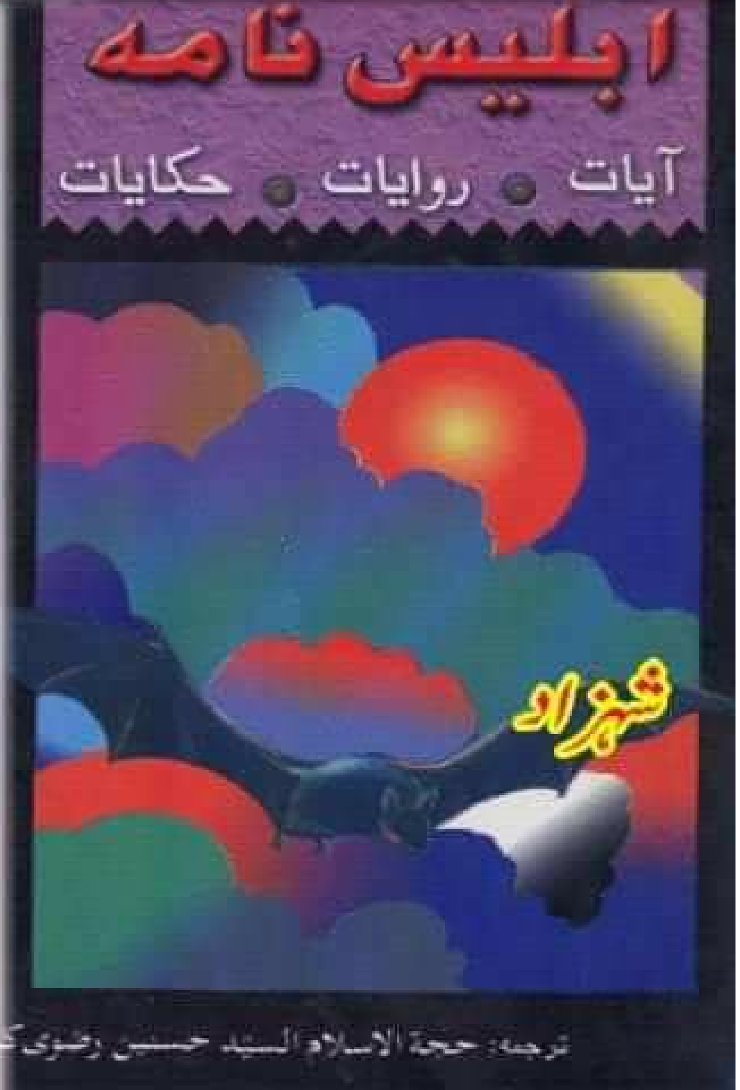

امام کا ہندی میں بات کرنا اپنے مرید کو تہتر زبانوں کا علم بخشا

سید احمد مستنبط مناقب اہل بیت جلد دوم صفحہ 179 تا 180 پر ابن شہر آشوب سے نقل کرتا ہے

میں امام ہادی کی خدمت میں شرفیاب ہوا آنحضرت نے میرے ساتھ ہندی میں گفتگو کی میں اچھی طرح جواب نہ دے سکا آپ کے سامنے سنگریزوں سے بھرا ہوا ایک تھال پڑا تھا آنحضرت نے ان سنگریزوں میں سے ایک سنگریزہ اٹھایا اور منہ میں رکھ کر تھوڑا سا چبایا اس کے بعد وہ مجھے دے دیا میں نے اسے اپنے منہ میں رکھ لیا خدا کی قسم میں ابھی حضرت کے حضور میں اٹھا نہیں تھا کہ مجھے تہتر زبانوں پر عبور حاصل ہوگیا اور ان میں سے ایک ہندی تھی (یعنی اردو)

[illegible]

امام اردو جانتے تھے

(۳/۱۷۸) ابن شہر آشوب مناقب میں اور قطب راوندی الخرائج میں ابو ہاشم جعفری سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے:

میں امام ہادیؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا آنحضرت نے میرے ساتھ ہندی میں گفتگو کی میں اچھی طرح جواب نہ دے سکا آپ کے سامنے سنگریزوں سے بھرا ہوا ایک تھال

Presented by Ziaraat.Com

پڑا تھا آنحضرت نے ان سنگریزوں میں سے ایک سنگریزہ اٹھایا اور منہ میں رکھ کر تھوڑا سا چبایا اس کے بعد وہ مجھے دے دیا میں نے اسے اپنے منہ میں رکھ لیا خدا کی قسم میں ابھی حضرت کے حضور میں اٹھا نہیں تھا کہ مجھے تہتر زبانوں پر عبور حاصل ہوگیا اور ان میں سے ایک ہندی تھی (یعنی اردو)

[illegible]

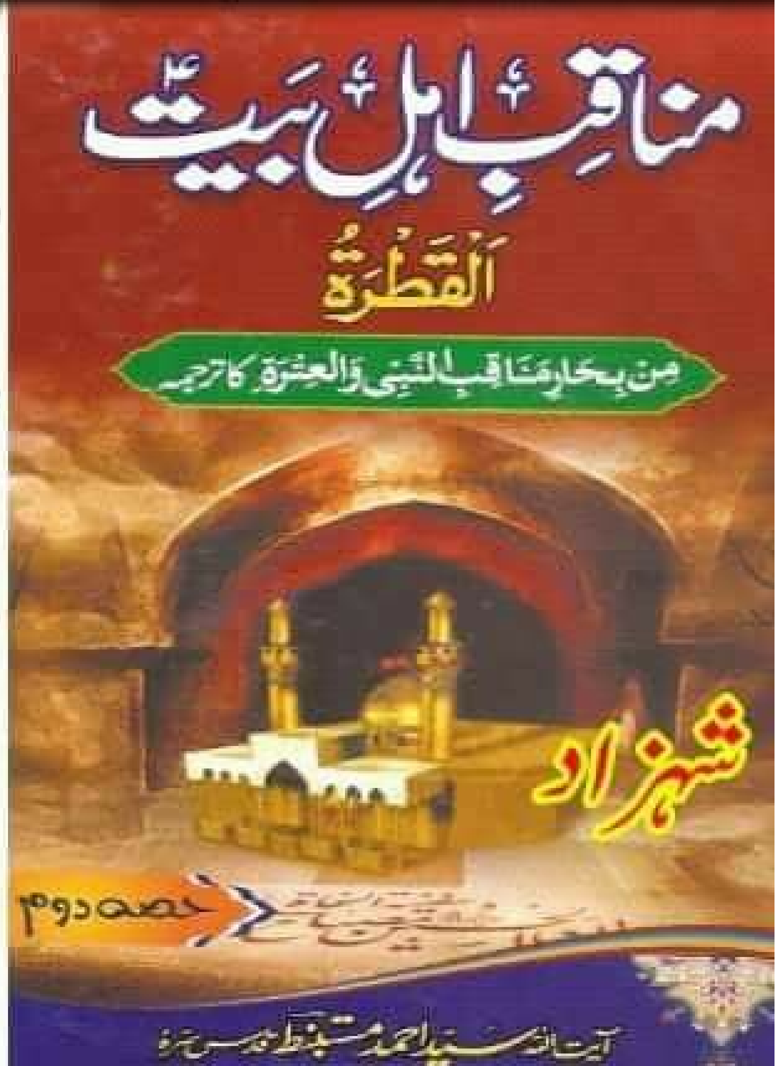

علی جس کو چاہئے گا جنت میں اور جس کو چاہئے گا جہنم میں داخل کرے گا

جنابِ رسولؐ خدا کا ارشاد ہے کہ روز قیامت لوائے حمد علی کے ہاتھ میں ہو گا جو میرے آگے چل رہے ہوں گے اسی اثناء دو فرشتے آئیں گے ایک خازنِ جنت رضوان اور دوسرا خازنِ جہنم مالک دونوں فرشتے جنت اور جہنم کی چابیاں میرے حوالے کریں گے میں وہ چابیاں علی کے سپرد کر دوں گا

علی جس کو چاہیں گے جنت میں اور جس کو چاہیں گے جہنم میں داخل کریں گے پھر علی باختیار خود دو سنداران محمد و آل محمد کو جنت میں اور مخالفین کو واصل جہنم کریں گے

ملا باقر مجلسی روح الحیات صفحہ ۲۳۶

دوبارہ زندہ کیے جائیں گے تاکہ اُن اعمالِ نیک و بد کا محاسبہ کیا جائے۔

فشارِ قبر، سوالاتِ منکر و نکیر اسی بدن کو دوبارہ زندہ کرکے کیے جائیں گے۔ بعد ازاں مومنوں کی روحوں کو بدنِ مثالی میں منتقل کرکے دنیاوی بہشت میں بھیجا جائے گا جہاں وہ نعمتہائے خداوندی سے متنعم ہوں گے اور گاہے وادی السلام میں، جو نجفِ اشرف کے صحرا میں ہے حاضر ہوں گے۔ اور لوگ ان کی قبور پر زیارت کے لیے جائیں گے صاحبانِ قبور کو اطلاع ہو جائے گی۔ اور کافروں کی ارواح کو بدنِ مثالی میں مقید کرکے عذاب کیا جائے گا۔ اور وادیٔ برہوت میں بھیج دیا جائے گا جہاں ان پر تا قیامت عذاب ہوتا رہے گا۔ اور یہی زمانہ برزخ ہوگا جس کا ذکر [illegible]

○ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزِ قیامت لوائے حمد علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا جو میرے آگے چل رہے ہوں گے اسی اثناء دو فرشتے آئیں گے۔ ایک خازنِ جنت رضوان اور دوسرا خازنِ جہنم مالک دونوں فرشتے جنت اور جہنم کی چابیاں میرے حوالے کریں گے۔ میں وہ چابیاں علیؑ کے سپرد کر دوں گا۔ علیؑ جس کو چاہیں گے جنت میں اور جس کو چاہیں گے جہنم میں داخل کریں گے۔ پھر علیؑ باختیارِ خود دوستدارانِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کو جنت میں اور مخالفین کو واصلِ جہنم کریں گے۔

○ پھر آنحضرت نے ارشاد فرمایا اے ابوذر! روزِ قیامت اللہ کے نزدیک

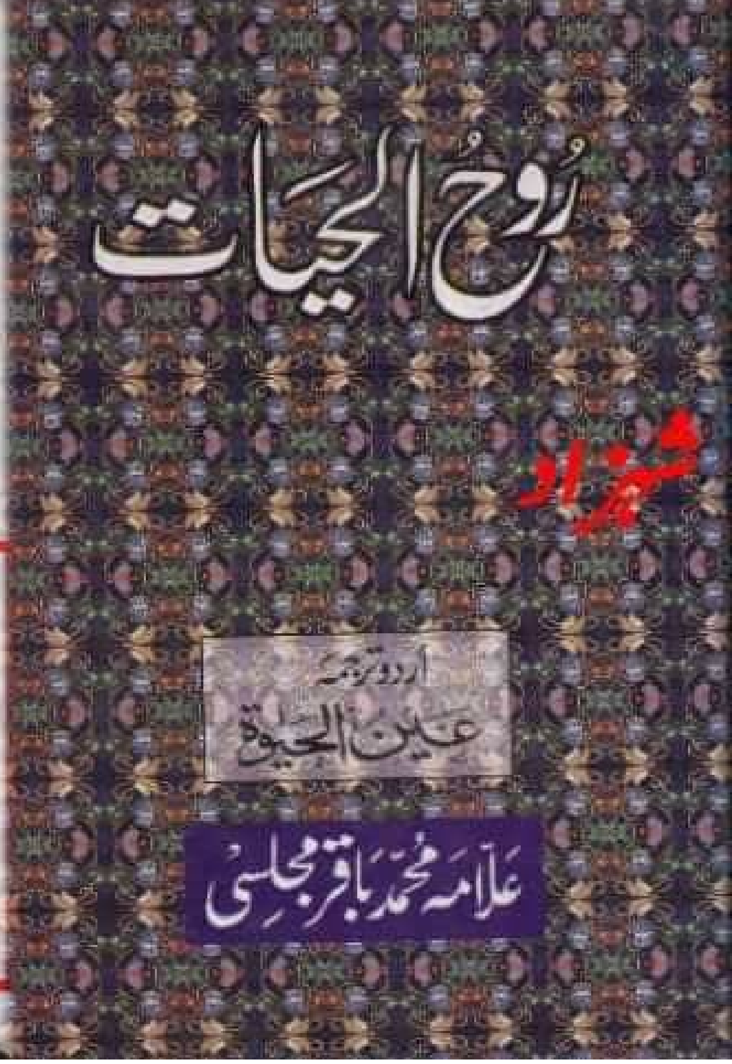

امام اپنے بیٹے کی پیدائش پر خوش نہ تھے کیونکہ لوگ اس کے وسیلے سے گمراہ ہوں گے

شیخ صدوق اپنی کتاب کمال الدین میں تحریر کرتے ہیں فاطمہ بنت محمد بن ہیثم کہتی ہیں

جس وقت حضرت امام ہادی کے فرزند جعفر کی پیدائش کا وقت تھا میں حضرت کے گھر میں موجود تھی میں نے دیکھا کہ تمام گھر والے اس بچے کے متولد ہونے پر خوش و خرم و مسرور ہیں لیکن حضرت امام ہادی خوش نہیں تھے میں نے عرض کیا اے میرے آقا و مولی آپ کیوں اس بچے کی ولادت پر خوش حال و مسرور نہیں ہیں آپ نے فرمایا اس کا امر تیرے اوپر آسان ہے کیونکہ اس کے وسیلہ سے بہت لوگ گمراہ ہوگے

آیت اللہ سید احمد مستنبط فضائل اہل بیت جلد دوم صفحہ 537

آخرت میں کسی کا محتاج نہیں ہوں۔

آپ نے فرمایا:

هو كذلك هم معدودون معلومون لا يزيد رجل ولا ينقص.

"ہاں ایسے ہی ہے، ہمارے شیعہ گنے چنے اور شناخت شدہ لوگ ہیں کہ نہ تو ان میں سے کوئی شخص کم ہوگا اور نہ زیادہ"

(الخرائج جلد ۱ صفحہ ۴۱۵، بحار الانوار جلد ۵۰ صفحہ ۱۵۶)

امام اپنے بیٹے جعفر کی پیدائش پر خوش نہیں ہوئے

شیخ صدوق اپنی کتاب "کمال الدین" میں تحریر کرتے ہیں فاطمہ بنت محمد بن ہیثم کہتی ہیں:

جس وقت حضرت امام ہادی علیہ السلام کے فرزند جعفر کی پیدائش کا وقت تھا، میں حضرت کے گھر میں موجود تھی، میں نے دیکھا کہ تمام گھر والے اس بچے کے متولد ہونے پر خوش و خرم اور مسرور ہیں۔ لیکن حضرت امام ہادی علیہ السلام خوش نہیں تھے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے آقا و مولی! آپ کیوں اس بچے کی ولادت پر خوش حال و مسرور نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا:

يهون عليك امره فانه سيضل خلقا كثيرا

"اس کا امر تیرے اوپر آسان ہے، کیونکہ اس کے وسیلے سے بہت لوگ گمراہ ہوں گے"

(کمال الدین جلد ۱ صفحہ ۳۲۱، بحار الانوار جلد ۵۰ صفحہ ۲۳۱، کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۳۸۵)

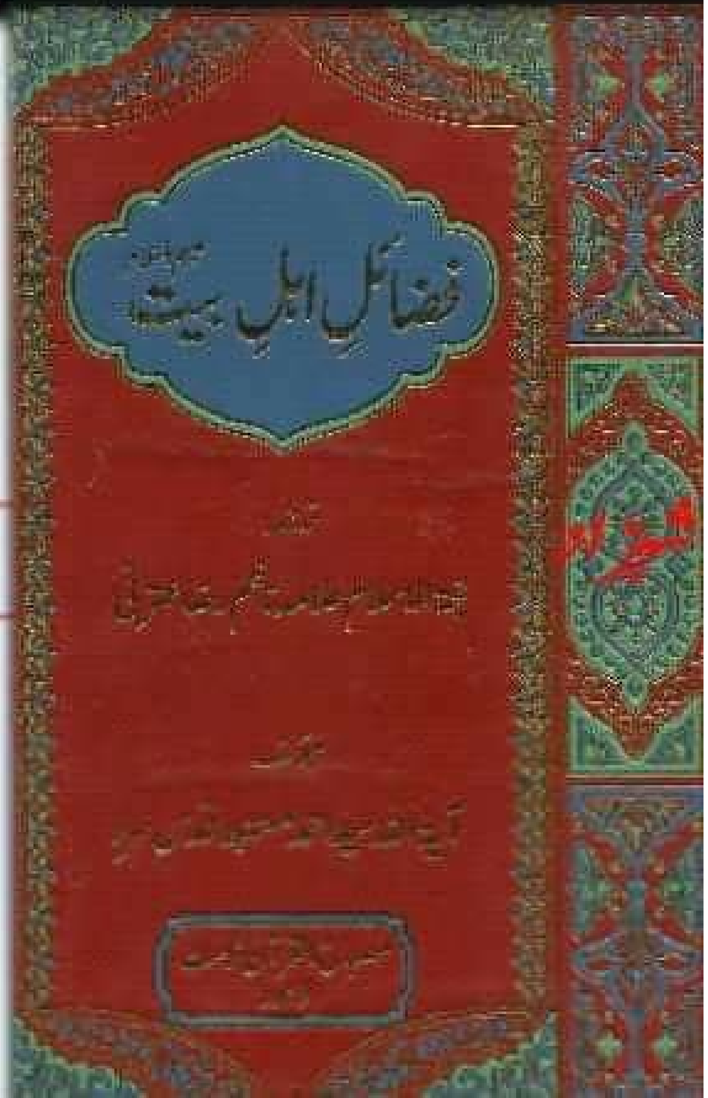

رافضیوں کے امام نبیوں اور رسولوں سے افضل ہیں

یا علیؑ خدا نے اپنے رسولؑ کو اپنے مقرب فرشتوں پر فضیلت دی ہے اور مجھے سب نبیوں اور رسولوں پر فضیلت بخشی ہے، میرے بعد فضیلت یا علیؑ تیرے لیے اور تیرے بعد والے اماموں کے لیے ہے

آیۃ اللہ سید احمد مستنبط فضائل اہل بیت جلد اول صفحہ 63

پہلا باب

روایات در فضائل محمدؐ و اہلبیتؑ

اقرار عبودیت

کتاب "عیون اخبار الرضا" میں ابا صلت ہروی امام رضا علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے اپنے آباؤ اجداد سے اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

خدا نے مجھ سے افضل کسی کو پیدا نہیں کیا اور خدا کے نزدیک مجھ سے بڑھ کر کوئی عزیز نہیں ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ افضل ہیں یا جبرائیل؟ آپ نے فرمایا:

علیؑ دوسرے انبیاء سے افضل

یا علی ان اللہ تبارک و تعالی فضل انبیاءہ المرسلین علی ملائکتہ المقربین و فضلنی علی جمیع النبیین و المرسلین و الفضل بعدی لک یا علی و الائمۃ من بعدک و ان الملائکۃ لخدامنا و خدام محبینا

"یا علیؑ! خدا نے اپنے رسولوں کو اپنے مقرب فرشتوں پر فضیلت دی ہے اور مجھے سب نبیوں اور رسولوں پر فضیلت بخشی ہے، میرے بعد فضیلت یا علیؑ تیرے لیے اور تیرے بعد والے اماموں کے لیے ہے۔ بے شک فرشتے ہمارے اور ہمارے محبین کے خدمت گزار ہیں۔"

یا علیؑ! وہ فرشتے جو خدا کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ فرشتے جو عرش کے اطراف میں خدا کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں جو ہماری ولایت پر ایمان رکھتے ہیں۔

اگر آلِ محمدؐ نہ ہوتے

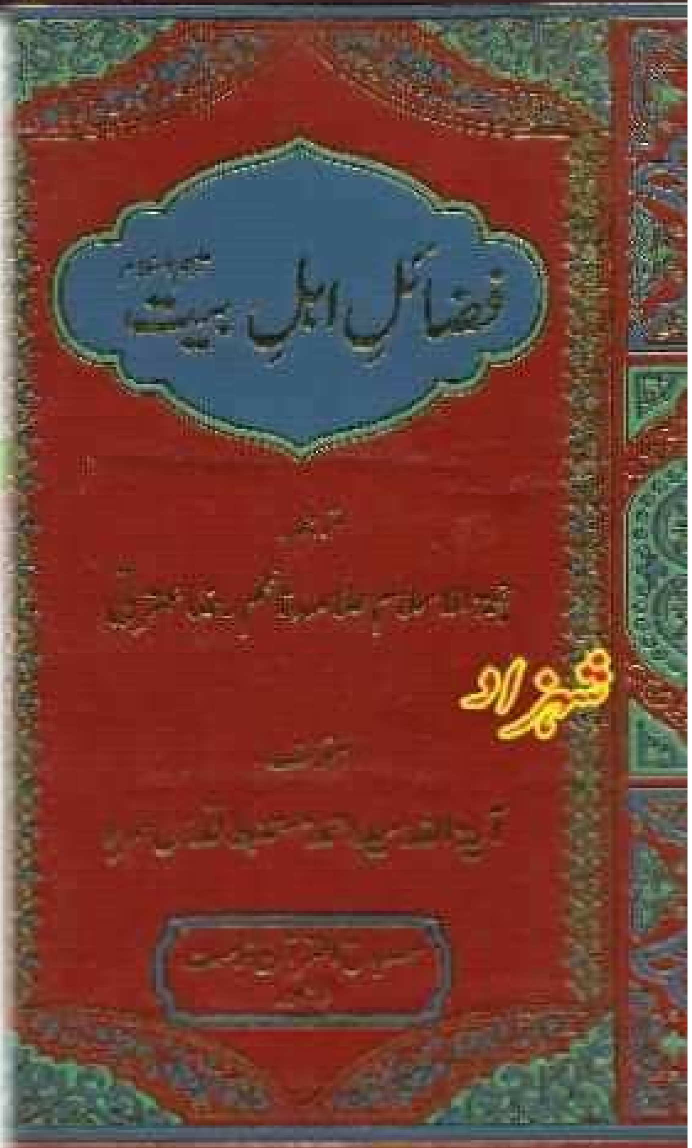

رافضیت کی آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدترین گستاخی

آیت اللہ حسن رضا غدیری (فاطمہؑ اپنے باپ کی ماں) کے صفحہ نمبر 51 پر بی بی کی کنیت بیان کرتا ہے

ام ابیھا، اپنے باپ کی ماں اس میں "اب" سے مراد سید الانبیاء ہیں یہ کنیت سیدہ کائنات کے ساتھ مخصوص و مختص ہے کہ بی بی کے علاوہ کسی کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہوا کہ حقیقی باپ ان کے بارے میں حقیقی ماں جیسے اظہارات و احترامات کے عملی مظاہرے کرے

۴۔ **ام ابیھا،** اپنے باپ کی ماں اس میں "اب" سے مراد سید الانبیاء ہیں۔ یہ کنیت سیدہ کائنات کے ساتھ مخصوص و مختص ہے کہ بی بی کے علاوہ کسی کو یہ اعزاز حاصل نہیں ہوا کہ حقیقی باپ ان کے بارے میں حقیقی ماں جیسے اظہارات و احترامات کے عملی مظاہرے کرے۔ اس عظیم و منفرد کنیت میں کہ جو لقب و اعزاز کی صورت میں ہے سیدہ سلام اللہ علیہا کی وجودی نورانی فضیلتیں اور حسی عملی کمالات و اعلیٰ صفات کی صورتگری اور ترجمانی کی جاندار علامتیں پائی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ سیدہ کی کنیات معتبر کتب میں مذکور ہیں مثلاً: **ابنة الصفوة، ابنة المصطفیٰ، ام الابرار، ام الاخیار، ام الانوار، ام الازهار، ام الاطهار، ام البررة، ام البریة، ام التقی، ام الخیرة، ام الرافة، ام الریحانتین، ام العطیة، ام الفضائل، ام النجباء، ام العلاء،**

ولادت باکرامت:

۲۰ جمادی الثانی سنہ ۵ بعثت (۶۱۳ ء)۔ کتب معتبرہ میں ہے کہ سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی ولادت با سعادت کے وقت مکہ گھر کی روحانی فضا نورانی ہوگئی، پورے شہر میں روشنی پھیلی اور مکہ کے باسیوں نے نومولود کے چہرہ

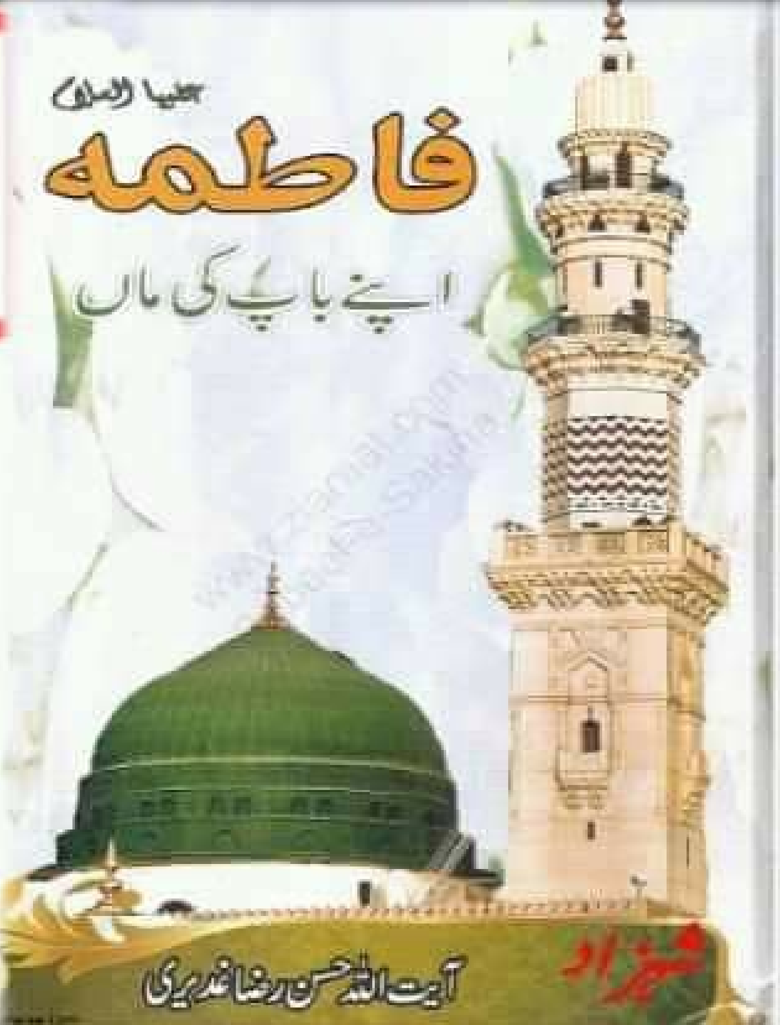

حضرت امام حسینؑ کا بعد وفات کلام کرنا

جب میں اِس نشیب کے پاس پہنچی تو لاش کے ہاتھ بلند ہوئے اور حلقوم بریدہ سے آواز آئی اِلَیَّ اِلَیَّ یا سکینہ اِلَیَّ اے بیٹی سکینہ اِدھر آؤ اِدھر آؤ تمہارے بابا کا لاشہ یہاں پڑا ہوا ہے پھوپھی اماں جب بابا نے مجھے آواز دی میں لاشہ سے آکر لپٹ گئی بابا نے دونوں ہاتھ میری گردن میں ڈال دیئے اور میں رو رو کر بین کرنے لگی اسی طرح امام حسینؑ بعد شہادت اپنی بیٹی سکینہ خاتون سے کلام کیا پیار کیا اور تسلی و تشفی دی

انوار خمسہ المعروف کلیات مفتاح الجنہ صفحہ ۵۷۵

جب کہا کہ اے ضعیفہ میں نے روتے ہوئے تو نہیں دیکھا البتہ میرا گزر ایک نشیب کی طرف سے ہوا تو ایک بچی کے رونے کی آواز آرہی تھی۔ میں اس کے رونے کی آواز سن کر خود بے تاب ہو گیا۔ جناب زینبؑ و ام کلثومؑ اور فضہ نے نشیب کا رُخ کیا۔ دیکھا کہ ایک لاش بے سر زمین پر پڑی ہے اور سکینہ اس لاش سے لپٹی ہوئی رو رہی ہیں۔ جناب زینبؑ نے سکینہ کا بازو پکڑا اور فرمایا بیٹی سکینہ بس رو چکیں خیمہ میں چلو اور یہ تو بتلاؤ تم نے کیونکر سمجھا کہ یہ تمہارے بابا کی لاش ہے۔ سر جدا ہو چکا ہے لباس بھی دشمن لے گئے ہیں۔ سکینہ نے کہا پھوپھی اماں جب خیمے جل رہے تھے میں خیمہ سے نکل فریاد کرتی ہوئی مقتل کا رُخ کیا۔ کہہ رہی تھی یا ابتاہ اور کہتی۔ اے بابا میری مدد کیجئے۔ جب میں اس نشیب کے پاس پہنچی تو لاش کے ہاتھ بلند ہوئے اور حلقوم بریدہ سے آواز آئی اِلَیَّ اِلَیَّ یا سکینہ اِلَیَّ۔ اے بیٹی سکینہ ادھر آؤ ادھر آؤ تمہارے بابا کا لاشہ یہاں پڑا ہوا ہے۔ پھوپھی اماں جب بابا نے مجھے آواز دی میں لاشہ سے آکر لپٹ گئی۔ بابا نے دونوں ہاتھ میری گردن میں ڈال دیئے اور میں رو رو کر بین کرنے لگی۔ اس طرح امام حسینؑ نے بعد شہادت اپنی بیٹی سکینہ خاتون سے کلام کیا۔ پیار کیا اور تسلی و تشفی دی۔

انوارِ خمسہ

المعروف

کلیاتِ مفتاح الجنہ

مصنف

الحاج محمد بن محمد الشہیر المقدس نجفیؒ

ترتیب و نظر ثانی

شہزاد

سید محمد شبر عباس

پیشکش

ولی العصرؑ ٹرسٹ رجسٹرڈ ضلع جھنگ

اللہ غضب ناک ہوا شیعوں پر امام نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اللہ غضب ناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے
اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم صفحہ ۱۵۶

تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِلَا سِلَاحٍ وَ قَدْ عَرَفَ ﷺ أَنَّ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللَّهُ قَاتِلُهُ بِالسَّيْفِ كَانَ هَذَا مِمَّا لَمْ يَجُزْ تَعَرُّضُهُ؛ فَقَالَ: ذَلِكَ كَانَ وَلَكِنَّهُ خُيِّرَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِتَمْضِيَ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کیے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں ان کی چیخ و پکار بھی سن کر فرمایا کہ یہ بعد نوحہ خوانی ہوگی اور ام کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر ہی پر نماز پڑھ لیجئے کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے۔ مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جاتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بجا لانا ہی بہتر تھا۔

فرمایا۔ ٹھیک ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بجا لانا ہی بہتر تھا۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ؑ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَضِبَ عَلَى الشِّيعَةِ فَخَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْ هُمْ، فَوَقَيْتُهُمْ وَاللَّهِ بِنَفْسِي.

۵- امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر (بہ سبب ترک تقیہ) پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام ... محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن ... السید ظفر حسن صاحب قبلہ ...

شہزاد

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

رافضیوں کے شب و روز کے اعمال ان کے اماموں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

راوی کہتا ہے میں نے امام رضاؑ سے کہا میرے اور میرے گھر والوں کے لئے دعا فرمایئے، فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا تمہارے اعمال شب و روز میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی عمل کرو پس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اس کا رسولؐ اور مومنین پھر فرمایا

واللہ اِس سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام

الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم صفحہ ۹۵

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ رسول اللہ کو آزردہ کرتے ہو۔ ایک شخص نے کہا ... آزردہ کرتے ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضور پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ... رسول اللہ کو آزردہ نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

٤۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبَانَ الزَّيَّاتِ وَ كَانَ مَكِيناً عِنْدَ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام: ادْعُ اللهَ لِي وَ لِأَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ: أَوَ لَسْتُ أَفْعَلُ وَ اللهِ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ لَتُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ قَالَ: فَاسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ، فَقَالَ لِي: أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَ قُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ» قَالَ: هُوَ وَ اللهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے اور میرے گھر والوں کے لئے دعا فرمایئے۔ فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا۔ تمہارے اعمال ہر شب و روز میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی "عمل کرو پس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اس کا رسول اور مومنین" پھر فرمایا۔ واللہ اس سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ ذَكَرَ هَذِهِ الْآيَةَ: «فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُولُهُ وَ الْمُؤْمِنُونَ» قَالَ: هُوَ وَ اللهِ عَلِيٌّ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام ... الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ

مفسر قرآن ... سید ظفر حسن صاحب قبلہ ... امروہوی

ناشر

شہزاد

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

حضرت فاطمہ ؑ کا بعد وفات کلام کرنا

حسین ؑ بھرائی ہوئی آواز میں کہا بابا اماں جان بلائیں گی تب آئوں گا عزادار و لاش سیدہ عالم تڑپ گئی بند کفن کھل گے اور آواز دی اے بیٹا حسین ؑ آئو حسین آئو ماں تمہاری منتظر ہے حسین ؑ آگے بڑھے اور ماں کے سینے پر سر رکھ دیا اور فرمایا اماں اب ہمیں چھوڑ کے جا رہی ہیں آسمان سے ہاتف غیبی کی ندا آئی ابوالحسن شہزادوں کو ان کی ماں کے لاشہ سے جدا کر لو

انوار خمسہ المعروف کلیات مفتاح الجنہ صفحہ ٥٦٧

حسرت مٹنے والی نہیں۔ ہمارے نانا پہلے ہی ہم سے جدا ہو گئے اور اب ہماری مادرِ گرامی بھی ہمیں چھوڑ کر جا رہی ہیں۔

بعض روایات میں ہے کہ زینب و ام کلثوم ماں کے جنازہ پر آئیں ماں کی آخری صورت دیکھیں۔ امام حسنؑ آگے بڑھے اور ماں کی زیارت کی۔ امیر المومنین نے دیکھا کہ جنازہ پر سب موجود ہیں مگر حسینؑ نہیں ہیں۔ کیا بات ہے۔ حسینؑ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا بابا۔ اماں جان بلائیں گی تب آؤں گا۔ عزادارو لاش سیدۂ عالم تڑپ گئی۔ بندِ کفن کھل گئے اور آواز دی اے بیٹا حسینؑ آؤ۔ حسینؑ آؤ ماں تمہاری منتظر ہے۔ حسینؑ آگے بڑھے اور ماں کے سینہ پر سر رکھ دیا۔ اور فرمایا اماں اب ہمیں چھوڑ کے جا رہی ہیں۔ آسمان سے ہاتفِ غیبی کی ندا آئی ابوالحسن شہزادوں کو ان کی ماں کے لاشہ سے جدا کر لو۔ سلام ہو اس پارۂ جگرِ رسولِ خدا پر کہ جو زنانِ عالمین کے لئے مثلِ رسول تھی۔

انوارِ خمسہ

المعروف

کلیاتِ مفتاح الجنہ

مصنف

الحاج محمد بن محمد الشہیر المقدس نجفی

ترتیب و نظرثانی

شہزاد

سید محمد شبر عباس

پیشکش

ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

جناب عباسؓ محمد ﷺ کی میراث کے حق دار نہیں کیونکہ وہ مہاجر نہیں تھے

محمد باقر دمشقی بہبانی نجفی الدمعۃ الساکبہ جلد سوم صفحہ نمبر ۷۹ تا ۸۰ پر اپنے ساتویں امام سے عجیب منطق تحریر کرتا ہے

پھر ہارون نے کہا پھر آپ کے قول کے مطابق کہ حضرت عباسؓ رسول ﷺ کے چچا تھے ان کی صلب سے تھے ان کی میراث نہیں ہے امام نے فرمایا اللہ و رسولؐ کے حق کا واسطہ مجھے اس آیت کی تاویل سے معافی دو یہ علماء کے نزدیک مستور و مخفی ہے اس نے کہا میں آپ کو امان دیتا ہوم مجھے اس سوال کا جواب دو میں دوبارہ امان دیتا ہوں میں نے کہا مہاجر نبیؐ کا وارث ہو سکتا ہے پھر حضرت عباسؓ تو مہاجر نہیں تھے

ونسائنا ونساء کم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔(۱)

عباس رسول کے چچا وراثت کے حق دار نہیں

[illegible]

ہارون نے امام کی اس دلیل کو قبول کیا [illegible]

پھر ہارون نے کہا پھر آپ کے قول کے مطابق کہ حضرت عباس رسول کے چچا تھے ان کی صلب سے تھے ان کی میراث نہیں ہے۔

[illegible]

امام نے فرمایا اللہ و رسول کے حق کا واسطہ مجھے اس آیت کی تاویل سے معافی دو یہ علماء کے نزدیک مستور و مخفی ہے اس نے کہا میں آپ کو امان دیتا ہوں مجھے اس سوال کا جواب دو میں دوبارہ امان دیتا ہوں میں نے کہا مہاجر نبی کا وارث ہو سکتا ہے پھر حضرت عباس تو مہاجر نہیں تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم